فتنے علاماتِ قیامت
اور نبوی ہدایات

مرتب

مولانا سید سعادت علی معدنی

(استاذ مدرسہ مدینۃ العلوم، نالاسوپارہ، پالگھر مہاراشٹر)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاتَّقُوۡا فِتۡنَۃً لَّا تُصِیۡبَنَّ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡکُمۡ خَآصَّۃً

اور ڈرو اس فتنے سے جو خاص انھیں لوگوں پر واقع نہ ہوگا جنھوں نے تم میں سے ظلم کیا۔ (انفال: ۸/ ۲۵)

فتنے، علاماتِ قیامت اور نبوی ہدایات

مرتب

سید سعادت علی معدنی حفظہ اللہ

استاذ مدرسہ مدینۃ العلوم، وازہ محلہ، سوپارہ گاؤں، نالا سوپارہ (ویسٹ)، پالگھر

ناشر

دار الافتاء جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم

انصاری نگر، نالا سوپارہ (ایسٹ)، پالگھر

رابطہ نمبر:

97731 12710 - 99302 37460

پہلا ایڈیشن

ماہِ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ مطابق ماہِ نومبر ۲۰۲۵ء

ڈی ٹی پی: طوبیٰ گرافکس، ممبئی: 9987841281

مقدمہ

اگر ہم آج کے پر آشوب حالات پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں تو یہ بات کسی ذی عقل وشعور شخص سے مخفی نہیں ہے کہ آج ہر سو فتنے اپنے عروج پر ہیں، گناہوں کا ایک سیلِ رواں ہے؛ جس نے ہر کس و ناکس کو اپنے لپیٹ میں لے رکھا ہے، قتل وغارت گری، ظلم و عدوان کا دور دورہ ہے، فرقہ بندیوں نے مسلمانوں کی اتحادی اور اجتماعی طاقت کا شیرازہ بکھیر رکھا ہے، نفسانی خواہشات اور لذاتِ دنیوی کا انہماک بڑھتا جارہا ہے، یہ سارے احوال دیکھ کر ہمیں یہ یقین کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہوتا کہ یہ وہی دورِ فتن ہے جس کی جانب نبی آخر الزماں محمد عربی ﷺ نے صاف انداز میں پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، جو چودہ سو سال بعد حرف بحرف صادق آرہی ہیں، آپ نے اس سے حفاظت کے لیے رہنما خطوط مقرر کیے ہیں، محدثینِ عظام نے مکمل صحت اور شرح و بسط کے ساتھ ابواب الفتن یا کتاب الفتن کے عنوان سے ان تمام احادیث کو ذکر کر دیا ہے۔

وقوعِ قیامت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے، قیامت کے وقوع کے وقت کو اللہ تعالی نے تمام مخلوقات سے مخفی رکھا ہے، البتہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی امت کے لیے قیامت کی رہنما علامات ذکر کر دی ہیں؛ تا کہ امت قیامت سے باخبر اور فکرمند رہے، احادیث نبوی میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ جب قیامت کا وقت قریب آئے گا، تو یکے بعد دیگرے فتنوں کی برسات ہوگی، ہر آنے والا زمانہ اپنے پہلے والے زمانے سے زیادہ برا اور شر کا حامل ہوگا، دجالی فتنوں کی شر انگیزیاں زوروں پر ہوں گی، مسلمان ابتلا و آزمائش کی انتہائی دشوار گزار گھاٹی سے گزریں گے، ایمان کی حفاظت مشکل تر امر بن جائے گا، اس کے بعد حضرت مہدی کا ظہور اور عیسی علیہ السلام کا نزول ہوگا؛ اور وہ دجال اور دجالی فتنوں کا قلع قمع کریں گے۔

قربِ قیامت کے ان تمام حوادث اور آفات سے بچنے کے لیے آپ ﷺ نے واضح اور فکر انگیز الفاظ و اسلوب میں امت کے لیے تدابیر مہیا فرمائی ہیں، یہ تمام تدابیر اور رہنمائیاں اس دورِ پرفتن میں

ہمارے لیے مشعل راہ اور انوارِ ہدایت ہیں؛ جن سے ابتلا اور آزمائش کی ہر راہ میں روشنی کا انتظام ہوتا رہے گا۔

ہمارے لیے نہایت خوشی اور مسرت کا موقع ہے کہ ہمارے باذوق اور فاضل دوست مولانا سید سعادت علی صاحب معدنی نے فتنوں اور علاماتِ قیامت سے متعلق روایات اور نبوی ہدایات کو بڑی تفصیل، خوش اسلوبی اور حسنِ ترتیب کے ساتھ ایک رسالے میں جمع کر دیا ہے، یہ کتاب ہمارے لیے ایک رہبر کا کام کرے گی، فتنوں سے آگاہی اور اس کی حفاظت کا سامان فراہم کرے گی، اللہ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کو خاص و عام کے لیے مفید بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ازمفتی سرفراز احمد قاسمی

استاذ فقہ و ادب

جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم

انصاری نگر، نالاسوپارہ، پالگھر

کلامِ صدیق

جیسے جیسے زمانہ گزر رہا ہے نئے نئے فتنے وجود میں آرہے ہیں اور قیامت قریب سے قریب تر ہورہی ہے، رحمت دو عالم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے امت مسلمہ کو آنے والے فتنوں سے آگاہ کر دیا تھا اور محدثین عظام نے کتب حدیث میں کتاب الفتن کے عنوان سے فتن سے متعلق احادیث اور نبوی ہدایات جمع کر دی ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جائے، تاکہ امت فتنوں سے آگاہ ہو اور نبوی ہدایات کی روشنی میں اپنے آپ کو فتنوں سے بچائے۔ اسی بات کے پیش نظر رفیق مکرم جناب مولانا سید سعادت علی معدنی (حفظہ اللہ من الفتن) نے احباب کے مشورے اور رہنمائی سے شام، فتن اور علامات قیامت سے متعلق احادیث؛ شروحات حدیث اور سلف صالحین کی کتابوں سے مرتب کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد طیب غفرلہ

۱۲/۱۱/۱۴۴۶ ہجری، ۱۱/۰۵/۲۰۲۵ شمسی

خادم جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم

انصاری نگر، نالاسوپارہ، پالگھر

تقریظ

الحمد اللہ لو لیہ و الصلوۃ علی نبیہ و علی 'الہ و صحبہ اجمعین.

حضرت نبی کریم ﷺ نے جس طرح عقائد و ایمانیات، عبادات، اخلاق و معاشرت و معاملات، امر بالمعروف، نہی عن المنکر وغیرہ کے بارے میں ہدایت دیں اور امت کی رہنمائی فرمائی اسی طرح مستقبل میں واقع ہونے والے دینی زوال و انحطاط، تغیرات اور فتنوں کے بارے میں بھی امت کو آگاہی دی ہیں اور ہدایت فرمائی ہیں۔

اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر یہ واضح فرمایا تھا کہ جس طرح اگلی امتوں میں دینی زوال و انحطاط آیا اور وہ طرح طرح کی گمراہیوں اور غلط کاریوں میں مبتلا ہو کر اللہ تعالی کی نظر عنایت اور نصرت سے محروم ہوئیں ایسے ہی حالات آپ کی امت پر بھی آئیں گے اس انکشاف اور اطلاع کا مقصد یہی تھا کہ آپ امت کو آنے والے اس خطرہ سے آگاہ کریں اور اس بارے میں ہدایت دیں۔

چنانچہ حدیث کی کتابوں میں 'کتاب الفتن' یا 'ابواب الفتن' کے زیر عنوان جو حدیثیں روایت کی گئی ہیں وہ آپ کے اسی سلسلہ کے ارشادات ہیں ان کی حیثیت صرف پیشینگوئیوں کی نہیں ہے بلکہ ان کا مقصد و مدعا امت کو آئندہ آنے والے فتنوں سے باخبر کرنا اور ان کے اثرات سے تحفظ کا داعیہ پیدا کرنا ہے۔

لہذا مذکورہ بالا مقصد سے متاثر ہو کر میرے علمی دوست عزیز گرامی جناب مولانا سید سعادت علی صاحب معدنی زید مجدہم ”نے اپنی سابقہ تالیفات کی طرح قرب قیامت کے فتنے سے متعلق احادیث کو کتب حدیث کی متعدد کتابوں سے چن چن کر حوالجات کے ساتھ یکجا کرنے کی کوشش کی ہے سرسری مطالعہ سے محسوس ہوا کہ موصوف نے کافی محنت و مشقت سے زیر نظر کتاب ”فتنے، علامت قیامت اور نبوی ہدایات“ میں مرتب فرما کر امت پر احسان فرمایا ہے۔

مجھے توقع ہے کہ موصوف کی یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی جائے گی اور پڑھی جائے گی اور مسلمانوں کے

لیے یہ کتاب رہبری کا فرض ادا کرے گی، فتنوں سے بچنے کا ذریعہ بنے گی، اللہ تعالی اس محنت کو قبول فرمائے، امت کے لیے نافع و مفید بنائے اور مؤلف موصوف کو ترقیات سے نوازے، نجات کا ذریعہ بنائے۔ ایں دعااز من و جملہ جہاں آمین باد۔

اخیر میں خاکسار موصوف کی خدمت میں اس گراں قدر اور مخلصانہ محنت پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور تہ دل سے مؤلف موصوف کا ممنون و مشکور ہے۔

طالب دعا

عبداللہ نور قاسمی

قاضی شریعت

دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ،

تھانے (مہاراشٹر)

تقریظ

الحمدللہ رب العالمین والصلواۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی اٰلہٖ واصحابہٖ اجمعین

یہ زمانہ بُعد نبوت اور قرب قیامت کا ہے ،ایمان سوز باتیں اور الحاد و ارتداد کے واقعات دن بدن کثرت سے سننے اور دیکھنے میں آرہے ہیں اس قسم کے فتنوں کی پیشینگوئی خود سرورِ دوعالم ﷺ نے فرمارکھی ہے، آپ ﷺ کاارشاد گرامی ہے۔

بادرو بالأعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا ویمسی مومنا ویصبح کافرا یبیع دینہ بعرض من الدنیا.

(رواہ مسلم عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: سیدناابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ نیک اعمال میں جلدی کرو فتنوں کے آنے سے پہلے پہلے صبح کو ایک شخص مومن ہوگا شام ہوتے ہوتے کافر ہوجائے گا اورشام کو ایک شخص مومن ہوگا صبح ہوتے ہوتے کافر ہوجائے گا وہ اپنے دین کو دنیاکے عوض بیچ دے گا

اس قسم کے فتنوں سے عموماوہی مسلمان متاثر ہوتا ہے جن کے سامنے اسلامی عقائد اور دینی معلومات نہیں ہوتی ہے۔

اس لیے ہرزمانے میں علماء کرام نے دین اسلام کی اشاعت وحفاظت کی غرض سے چھوٹی اور بڑی کتابیں تصنیف وتالیف فرمائی ہیں۔

قیامت اور علامات قیامت کو صحیح طور سے تسلیم کرنا ایمان کالازمی جزو ہے اگر اس میں ذرابھی کجی اختیار کی گئی توعنداللہ اس کا ایمان معتبر نہیں ہوگا۔

اس عنوان پرحضرت مولانا سیدسعادت علی صاحب زیدمجدہ نے بہت اچھا کام کیاہے ،بندہ کوکئی مقامات سے کتاب کے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ماشاءاللہ موصوف نے بہت سلیقے سے مضامین کو مرتب فرمایا ہے دیکھ کر پڑھ کر بہت مسرت ہوئی ، اللہ پاک ان کی اس کاوش کو اور آئندہ جو بھی علمی خدمات انجام دیں اس کو شرفِ قبولیت عطافرمائے۔

امت مسلمہ کے عقائد کے محفوظ رہنے اورتمام باطل نظریات اورفتنوں سے بچے رہنے کاذریعہ بنائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

از محمد شاہد قاسمی

ناظم مجلسِ تحفظ ختم نبوت ممبئ

تقریظ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد

حضرت مولانا سید سعادت صاحب مد اللہ ظلہ کی تالیف آج نالاسو پارہ حاضری پر نظر نواز ہوئی، فتنوں کا دور ہے علامات قیامت ظاہر ہوتی جارہی ہیں نبوی ہدایات بھی احادیث مبارکہ میں بکھری پڑی ہیں ان مواقع میں امت کی پوری رہنمائی قرآن و سنت میں درخشاں ہیں مختلف ادعیہ بھی منقول ہیں۔

ان تمام جواہر پاروں کی یکجا کر کے امت کی بروقت رہبری کے لیے حضرت مولانا نے قلم اور قدم اٹھایا تا آنکہ یہ بہترین رسالہ تیار ہو گیا جو چشم کشا ہے۔

مولانا نے مواد بڑی عرق ریزی سے بالترتیب جمع فرمایا احقر طائرانہ نظر ڈال سکا لیکن اللہ جل شانہ کی ذات سے قوی امید ہے کہ اس مخلصانہ کاوش شرف قبولیت سے نوازا جاویگا اور یہ رسالہ عوام و خواص کے لیے یکساں مفید ہو کر دونوں جہاں کی کامیابی کا وسیلہ بنے گا ان شاء اللہ

مولانا کی کوشش کو اللہ بار آور بنا کر نجات اخروی کا ذریعہ بنائے آمین۔

این دعاء از من واز جملہ جہاں آمین باد

احقر (قاری) رشید احمد اجمیری
خادم التفسیر والحدیث دار العلوم اشرفیہ
راندیر، سورت، گجرات

عرضِ مُرتّب

الحمد للہ ربِّ العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین، اما بعد!

زیرِ نظر کتاب میں فتنوں کے سلسلے میں وہ اہم احادیث جمع کی گئی ہیں جو علاماتِ صغریٰ، ملکِ شام کے حالات، اور علاماتِ کبریٰ سے متعلق ہیں۔ ہر حدیث کے ساتھ اس کا ترجمہ اور مختصر تشریح درج کی گئی ہے تاکہ قاری فتنوں کے بارے میں صحیح اور جامع فہم حاصل کر سکے۔

اس مجموعے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ موجودہ دورِ فتن میں ہم احادیثِ نبویہ کی روشنی میں اپنا طرزِ عمل متعین کر سکیں، اور اپنے ایمان کو مضبوط بنانے کے لیے کیا راستہ اختیار کرنا چاہیے — یہ بات قاری کے سامنے واضح ہو جائے۔

مزید یہ کہ یہ احادیث ایسی ہیں جن سے امت کو بیداری، بصیرت اور فتنوں کے مقابلے کی قوت ملتی ہے۔ اس لیے مناسب سمجھا گیا کہ مکتب و مدرسہ میں یہ احادیث طلبہ کو یاد کرائی جائے، اور عوام کے لیے نمازوں کے بعد مختصر تعلیم و تذکیر کے طور پر بیان کیا جائے، تاکہ یہ مضامین صرف کتابوں تک محدود نہ رہیں بلکہ عملی زندگی میں آئیں۔

یہ کام محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ بندہ علم کا ایک ادنیٰ طالب، بلکہ حقیقت میں علم سے عاری ہے، مگر اللہ نے اپنی توفیق سے یہ خدمت کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

یہ کاوش اُن والدین کی تربیت کا نتیجہ ہے جو اب اس دنیا میں نہیں رہے، مگر جن کی دعاؤں اور محنت نے مجھے اس راہ کے قابل بنایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی قبور کو نور سے بھر دے اور ان کے درجات کو بلند فرمائے۔

میں اپنے اساتذہ، معاونین اور مخلص احباب کا بھی دل کی گہرائی سے شکر گزار ہوں جن کی رہنمائی، تعاون اور حوصلہ افزائی اس کام کی تکمیل میں اہم سبب بنی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

آخر میں باری تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو نافع و مقبول بنائے، اسے میرے لیے صدقۂ جاریہ اور امتِ مسلمہ کے لیے ہدایت و بصیرت کا ذریعہ بنا دے۔

آمین یا رب العالمین

سید سعادت علی

مضامین	صفحہ نمبر
لفظ فتن کی تحقیق	۱۵
قیامت کا منظر	۱۶
علامات قیامت کی قسمیں	۱۶
علامات قیامت کا جاننا کیوں ضروری ہے	۱۸
فتنے اور نصیحتیں قران کی روشنی میں	۲۲
غفلت اور دین سے دوری	۲۲
خیالات و اوہام کی اتباع نہ کرنا	۲۲
لوگوں کا دین کو کھیل تماشا بنانا	۲۲
اللہ کی یاد سے جان بوجھ کر اعراض ----	۲۳
نفس پرستی اور خواہشات کی پیروی	۲۳
دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینا	۲۳
دنیا کی محبت اور حرص میں مشغول ہو کر-----	۲۴
ہر طرح کے محرمات سے پرہیز کرنا	۲۴
بدکاری اور بے حیائی پھیلانے سے پرہیز کرنا	۲۵
مال و دولت کی حرص میں مبتلا ہونا	۲۵
نماز ہی سے بے پرواہی اختیار کرنا	۲۵
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت	۲۶
مال اور اولاد کا فتنہ	۲۶

مضامین	صفحہ نمبر
اپنے آپ کو فتنے میں ڈالنا	۲۶
علامات صغریٰ	
(۱) قیامت کی پہلی علامت	۲۷
(۲) فتنہ انگیز شخص کی نشاندہی	۲۷
(۳) یہود و نصاری کی نقالی	۲۹
(۴) تمام معاملات کا باہمی مشوروں ---	۳۰
(۵) امت مسلمہ کا بے وقعت ہو جانا	۳۰
(۶) لوگ حلال کو حرام کرنے لگیں گے	۳۲
(۷) قتل و غارت گری کی بھرمار	۳۲
(۸) مسلمانوں کا یہودیوں پر غالب آنا	۳۳
(۹) مدینے میں محاصرہ	۳۴
(۱۰) مسلمانوں اور عیسائیوں کے بارے---	۳۴
(۱۱) درندوں کا ہم کلام ہونا	۳۵
(۱۲) علامتوں کا ظہور	۳۶
(۱۳) دجال کی اطاعت کرنے والے لوگ	۳۶
(۱۴) دو تلواروں کا اکٹھا ہونا	۳۷
(۱۵) قتل و خونریزی کا عام ہو جانا	۳۷
(۱۶) فتنوں کے زمانے میں کنارہ کشی	۳۸

مضامین	صفحہ نمبر
(۱۷) فتنوں کا مشرق سے آنا	۳۸
(۱۸) قحطانی قائد	۳۹
(۱۹) فتنوں کے زمانے میں تھوڑا عمل ۔۔۔	۳۹
(۲۰) پے در پے فتنوں کا آنا	۴۰
(۲۱) اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا	۴۰
(۲۲) طلاق کا انکار کرنا	۴۱
(۲۳) سلام کو مخصوص کرنا	۴۱
(۲۴) مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے ۔۔	۴۲
(۲۵) بروں کا نیکوں پر غالب آنا	۴۲
(۲۶) ایک پیشین گوئی	۴۳
(۲۷) حرام سے بے پرواہی	۴۳
(۲۸) نا اہل کا رائے دینا	۴۴
(۲۹) چند زمانوں کی چند علامتیں	۴۴
(۳۰) مجبوری کا زمانہ	۴۵
(۳۱) چھانٹنے کا زمانہ	۴۶
(۳۲) دو گروہ	۴۶
(۳۳) چاند کا بڑا ہونا	۴۷
(۳۴) چاند کا موٹا ہونا	۴۸

مضامین	صفحہ نمبر
(۳۵) جاہل عابد فاسق قاری	۴۸
(۳۶) مساجد پر فخر	۴۹
(۳۷) نئے نئے نظریات	۴۹
(۳۸) بدترین مخلوق	۵۰
(۳۹) علمائے حق و علمائے سوء کی تفصیل	۵۰
(۴۰) اسلام کا اجنبی ہو جانا	۵۱
(۴۱) بربادی کے پانچ اسباب	۵۱
(۴۲) حرام چیزوں میں تاویلات	۵۲
(۴۳) جب پیٹ مقصد بن جائے	۵۲
(۴۴) شبہات پیدا کرنا	۵۳
(۴۵) سود کی کثرت	۵۳
(۴۶) مال کا فتنہ	۵۴
(۴۷) رحمت سے دور عورتیں	۵۴
(۴۸) مسلمانوں میں دو امیر کا ہونا	۵۵
(۴۹) دنیا دار علماء	۵۶
(۵۰) زوال کی علامتیں	۵۷
(۵۱) زنا کاری عام ہو گی	۵۸
(۵۲) پڑوسی بُری ہو گی	۵۸

مضامین	صفحہ نمبر
(۵۳) لوگوں کا اجنبی ہونا	۵۹
(۵۴) سیاہ خضاب استعمال کرنا	۶۰
(۵۵) آپس کا قتل و قتال	۶۰
(۵۶) عرب کا فتنہ	۶۱
(۵۷) ایمانداری کا اٹھ جانا	۶۱
(۵۸) امانت کا دلوں سے نکل جانا	۶۲
(۵۹) جہنمی حکام کی پہچان	۶۳
(۶۰) علمائے حق کی اطاعت سے نکل ---	۶۴
(۶۱) کمینے لوگ حکومت و دولت پر ---	۶۵
(۶۲) نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے ---	۶۵
(۶۳) میری امت کے بعض قبائل کا ---	۶۶
(۶۴) جہجاہ نامی غلام کا مالک بننا	۶۶
(۶۵) سمندر کے موجوں کی طرح فتنوں--	۶۷
(۶۶) جو ظالم حکمرانوں کی حمایت کرے ---	۶۸
(۶۷) حاکم وقت کا اسلام پر قائم رہنا	۶۹
(۶۸) مومن کا خواب	۷۰
(۶۹) امت کے حق میں ایک پیشین گوئی	۷۱
(۷۰) طلب کرنے سے پہلے گواہی دینا	۷۲

مضامین	صفحہ نمبر
(۷۱) فتنوں کا نزول	۷۳
(۷۲) قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک ---	۷۴
(۷۳) زمین اپنے خزانے اگل دے گی	۷۴
(۷۴) جنگ عظیم	۷۵
(۷۵) اہل بیت کا حاکم ہونا	۷۶
(۷۶) مدینہ شر پسند لوگوں کو نکال کر ---	۷۶
(۷۷) گائے کی طرح کھانے والے لوگ	۷۷
(۷۸) عرب کی تباہی	۷۷
(۷۹) دجال کے گروہ	۷۸
(۸۰) عورتوں کا فتنہ	۷۹
(۸۱) دنیا داری سے بچو	۷۹
(۸۲) بیت اللہ کے حج کا متروک ہو جانا	۸۰
(۸۳) قبیلہ قریش کا مکمل طور پر ختم ہو جانا	۸۰
(۸۴) قریش کے ہاتھوں امت کی ہلاکت	۸۱
(۸۵) قیامت کی بہتر (۷۲) علامات	۸۱
(۸۶) مسخ، خسف، قذف کا ظاہر ہونا	۸۶
(۹۰) علامات قیامت کی چند پیشین گوئیاں	۸۸
(۹۱) دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور	۹۲

مضامین	صفحہ نمبر
(۹۲) تاریک فتنے	۹۳
(۹۳) قیامت سے پہلے اسلام کا مٹ جانا	۹۵
ملک شام	
ملک شام کی خصوصیات	۹۸
(۱) مسجد اقصیٰ اور اس کے اطراف۔۔۔	۹۸
(۲) ملک شام اور دیگر علاقوں۔۔۔	۹۹
(۳) خیر وشر کی تقسیم	۱۰۰
(۴) شام کے بارے میں خوشخبری	۱۰۰
(۵) آگ کا نکلنا اور آپ ﷺ کا حکم	۱۰۱
(۶) شام کی کفالت	۱۰۱
(۷) شام میں ایمان	۱۰۲
(۸) اہل شام نرم دل والے	۱۰۲
(۹) شام اللہ کا پسندیدہ شہر ہے	۱۰۳
(۱۰) زمین پر اللہ کا کوڑا	۱۰۳
(۱۱) حق کا غلبہ	۱۰۴
(۱۲) ابدال کا ملک شام میں ہونا	۱۰۴
(۱۳) اہل شام نے ابلیس کو دھتکار دیا	۱۰۵
(۱۴) قیامت سے پہلے چھ نشانیاں	۱۰۵
(۱۵) شام کا روشن ہونا	۱۰۷
(۱۶) فتنوں کے مراکز	۱۰۷
(۱۷) برکت کی دعا	۱۰۷
(۱۸) شام کی ہجرت	۱۰۸

مضامین	صفحہ نمبر
(۱۹) پناہ کے مراکز	۱۰۹
(۲۰) شام میں بادشاہت	۱۰۹
(۲۱) فوجی کارروائی کے وقت جمع ہونے کی جگہ	۱۱۰
(۲۲) عجم کے حکمران	۱۱۰
(۲۳) غزہ کے باشندے	۱۱۱
(۲۴) شام کی جہاد میں شرکت	۱۱۱
(۲۵) فانی لذتوں کی خاطر مدینے کو نہ۔۔۔	۱۱۱
(۲۶) نصرت خداوندی کی جماعت	۱۱۲
(۲۷) شام میں قیام	۱۱۳
(۲۸) سیاہ جھنڈے	۱۱۳
(۲۹) فتنے اور جنگ کے واقع ہونے۔۔۔	۱۱۴
(۳۰) دجال کے نکلنے والا سال	۱۱۴
(۳۱) دجال کے آنے کا راستہ	۱۱۴
(۳۲) رحمت ہی رحمت	۱۱۵
(۳۳) بیت المقدس کا حکم	۱۱۵
(۳۴) ہجرت کی جگہ	۱۱۶
(۳۵) لشکر میں شامل ہونے کی ہدایت	۱۱۶
(۳۶) بہادروں کی جماعت	۱۱۷
(۳۷) عسقلان کے شہداء کی فضیلت	۱۱۷
علامات کبریٰ	
حضرت مہدیؓ	۱۲۰
(۱) حضرت مہدی کی شکل وشباہت	۱۲۱

مضامین	صفحہ نمبر
(۲) حضرت مہدی پوری دنیا کو انصاف۔۔۔	۱۲۱
(۳) حضرت مہدی کو ایک رات میں۔۔۔	۱۲۲
(۴) حضرت مہدی کی سخاوت	۱۲۲
قیامت کی بڑی علامتیں	۱۲۳
(۱) خروج دجال	۱۲۳
دجال کی جسمانی علامات	۱۲۳
(۱) دجال دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے	۱۲۴
(۲) دجال کانا ہوگا	۱۲۴
(۳) ایمان لانا کب معتبر نہیں ہوگا	۱۲۵
(۵) دجال سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے	۱۲۵
(۲) نزول عیسی علیہ السلام	۱۲۶
(۱) حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول	۱۲۷
(۲) حضرت عیسی علیہ السلام کا حلیہ	۱۲۸
(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عادلانہ حکمرانی	۱۲۸
(۳) یاجوج ماجوج	۱۲۹
یاجوج ماجوج کی شباہت	۱۳۰
(۴) دھواں	۱۳۲
(۱) دھواں کی کیفیت	۱۳۳
(۲) فتنوں کے آنے سے پہلے نیکیوں میں۔۔	۱۳۴
(۵) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا	۱۳۴
(۶) جانور لوگوں سے بات کرے گا	۱۳۶
دابۃ الارض لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگائے گا	۱۳۷

مضامین	صفحہ نمبر
(۷، ۸، ۹) خسف یعنی تین مقامات پر۔۔۔	۱۳۷
(۱۰) یمن کی آگ	۱۳۸
فتنوں سے بچنے والے اعمال	
فتنوں کے دور میں نجات کا راستہ	۱۴۰
زمانۂ فتن میں صبر کا عظیم اجر	۱۴۰
فتنے کے زمانے میں عبادت کا ثواب	۱۴۱
ظلم پر صبر کرنا	۱۴۲
فتنوں کے زمانے میں دین پر استقامت	۱۴۲
اختلاف دور کرنے کا طریقہ	۱۴۳
ایک جامع دعا	۱۴۴
دجال سے حفاظت کی دعا	۱۴۴
سورۂ کہف کی فضیلت	۱۴۵
زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنا	۱۴۵
اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا	۱۴۵
فتنۂ دجال سے پناہ	۱۴۶
ضمیمہ: شکیلی فتنہ پر نہایت دلچسپ مکالمہ	
حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ اور فتنۂ شکیلیت	۱۴۸
حضرت عیسی علیہ السلام اور فتنۂ شکیلیت	۱۵۱
حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ۔۔۔	۱۵۵
حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام اور مسیح۔۔۔	۱۵۸
مہدی موعود اور شکیل بن حنیف۔۔۔	۱۶۰
فہرست مصادر	۱۶۲

لفظ فتن کی تحقیق

فتن یہ فتنۃ کی جمع ہے امام راغب اصفہانی نے کہا (بفتح الفاء وسکون التاء) اس کے اصل معنی ہیں سونے کو آگ میں ڈالنا تا کہ کھرے اور کھوٹے ظاہر ہو جائے یہ لفظ اور بھی مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

یہاں فتن سے مقصود ان احادیث کو ذکر کرنا ہے جن میں آپ ﷺ نے آئندہ قیامت تک آنے والے فتنوں اور بڑے بڑے واقعات کی پیشینگوئی فرمائی ہے اور امت کو ان سے ڈرایا ہے اور ان سے بچنے کا طریقہ اور خاص عمل بیان کیا ہے۔ (عون الترمذی:۲/ ۱۳)

قیامت کا منظر

قیامت صور اسرافیل کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آجائے گی زلزلہ کی شدت دم بدم بڑھتی جائے گی جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہو جائیں گے یہاں تک کہ زمین و آسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا، زمین پھٹ پڑے گی پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے، ستارے اور سیارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔ اس ہولناک دن کی خبر تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے تھے مگر رسول اللہ ﷺ نے آ کر یہ بتایا کہ قیامت قریب آ پہنچی اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری رسول ہوں۔ لیکن قیامت کب آئے گی اس کی ٹھیک تاریخ اللہ تعالی کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یہ ایسا راز ہے جو اللہ رب العزت نے کسی فرشتے یا نبی کو بھی نہیں بتایا۔ البتہ قیامت کی علامات انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی امتوں کو بتلائی تھیں اور رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا اس لیے آپ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائی تا کہ لوگ آخرت کے دن کی تیاری کریں۔ علامت قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ اور بہت سی علامتوں میں ایسا اجمال بھی ہے کہ ان کی مراد یقینی طور پر متعین نہیں ہوتی اور بہت سی علامتوں میں ترتیب ہی کا ادراک نہیں ہوتا اور جن واقعات کی ترتیب احادیث میں بیان کر دی گئی ہیں ان میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ دونوں واقعوں کے درمیان کتنے زمانے کا فاصلہ ہے۔

علامات قیامت کی قسمیں

علامت قیامت کی تین قسمیں ہیں

(۱) علامات بعیدہ۔

(۲) علامات متوسطہ (جنھیں علامات صغری بھی کہا جاتا ہے۔)

(۳) علامات قریبہ (جنھیں علامت کبری بھی کہا جاتا ہے۔)

(۱) علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے ان کو بعیدہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتا زیادہ فاصلہ ہے۔مثلا:

رسول اللہ ﷺ کی بعثت

چاند کے ٹکڑے ہونے کا واقعہ

رسول اللہ ﷺ کی وفات

جنگ صفین

فتنۂ تاتار

حجاز کی آگ۔

(۲) دوسری قسم علامات متوسطہ،قیامت کی علامات متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہوگئی ہیں مگر ابھی انتہا کو نہیں پہنچی ان میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی۔ علامت متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے یہاں چند علامتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ (مثلا لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے، قبیلے اور قوموں کے لیڈر منافق ہوں گے، بازاروں کے رئیس فاجر ہوں گے، پولیس کی کثرت ہوگی، علماء کو قتل کیا جائے گا، شراب نوشی اور زنا کی کثرت ہوگی وغیرہ وغیرہ، اور ان کو علامات صغری بھی کہا جاتا ہے)۔ (عون الترمذی:۲/ ۹۵)

(۳) تیسری قسم علامات قریبہ ہے، (جن کو علامات کبری بھی کہا جاتا ہے) یہ وہ علامات ہیں جن کے ظاہر ہونے کے بعد جلد ہی قیامت قائم ہو جائے گی، یہ دس (۱۰) نشانیاں ہیں اور تاحال ان میں سے کوئی ایک نشانی بھی ظاہر نہیں ہوئی، مثلا خروج دجال، خروج دابہ، (یعنی عجیب جانور کا ظہور) اور نزول عیسی اور ورود یاجوج ماجوج وغیرہ۔

ان شاء اللہ اس کا تفصیلی ذکر آئندہ آئے گا۔

(جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی: ۶۲)

علامات قیامت کا جاننا کیوں ضروری ہے

کیا علامات قیامت کی تحقیق اور پہچاننے کے لیے ہماری عملی زندگی میں واقعی کچھ فوائد ہیں ، یا یہ محض معلومات ہی ہیں، اور روزمرہ کی عملی زندگی میں ان کی کوئی خاص تاثیر نہیں ہے؟

اصل میں حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید اور حدیث نبوی میں علامات قیامت کا ذکر موجود ہے اور انسان کی عملی زندگی میں اس کے متعدد فوائد وثمرات ظاہر ہوتے ہیں جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

(۱) ایمان بالغیب کی مضبوطی: ایمان بالغیب کے معنی یہ ہے کہ ہر اس چیز پر کامل ایمان ویقین رکھا جائے ، جس کے بارے میں اللہ تعالی نے یا اس کے رسول ﷺ نے خبر دی ہو اور وہ خبر صحیح طریقے سے آپ ﷺ سے منقول ہو، چاہے اس کا مشاہدہ ہم نے نہ کیا ہو، ہم اس بات کا یقین رکھیں کہ یہ بات سچ اور حق ہے اور ان ہی چیزوں میں سے علامات قیامت بھی ہیں۔

ارشاد ربانی ہے (الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ) وہ لوگ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي، وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ. (صحیح مسلم: الرقم، ۱۳۶)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے تا آنکہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور مجھ پر اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان لے آئیں جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال محفوظ کرلیں گے سوائے ان کے حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہوگا۔

(۲) علامات قیامت کے بارے میں جاننے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ آدمی اپنے نفس کو مسلسل اللہ تعالی کی اطاعت پر آمادہ کرتا ہے اور روز قیامت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرتا ہے۔ان کے ذکر سے غافل لوگ بیدار اور توبہ پر آمادہ ہوتے ہیں؛ یہ چیز انھیں دنیا کی طرف مائل نہیں ہونے دیتی۔

(۳) علامات قیامت میں متعدد شرعی احکام اور فقہی مسائل بھی بیان ہوئے ہیں، دجال کے زمین میں ٹھہرنے کے واقعے میں بیان ہوا ہے کہ ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینے کے برابر ہوگا توصحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے ان طویل ایام کے بارے میں سوال کیا جو وہ زمین پر بسر کرے گا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا اس طویل دن میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں: بلکہ تم اوقات کا اندازہ کر کے عام دنوں کے دورانیے کے مطابق نمازوں کا وقت متعین کر لینا۔ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ وہ مسلمان جو ایسے ممالک میں رہتے ہوں جہاں دن اور رات کئی مہینوں پر محیط ہوتے ہیں وہ نمازیں کس طرح ادا کریں۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام علامات قیامت کے بارے میں امت کو آگاہ فرما دیا، حالانکہ یہ تمام امور غیبی ہیں، انھیں محض ظن وتخمین سے معلوم نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح یہ امور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کی صداقت کی بھی دلیل ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ "عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿٢٦﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿٢٧﴾" (سورہ جن: ۲۶،۲۷)

ترجمہ: وہ غیب کا جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند کر لے تو اس کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے۔

(۵) علامات قیامت کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ ہم جان لیتے ہیں کہ ان واقعات کا سامنا شرعی طریقے سے کیسے کرنا ہے۔ مثلا: ہمیں دجال کے بارے میں تفصیل کے ساتھ خبر دی گئی ہے حتی کہ اس کی آنکھوں، اس کی پیشانی اور ان چیزوں کے بارے میں بھی جو اس کے پاس ہوں گی آگاہ کر دیا ہے کہ وہ کیسی ہوں گی تا کہ ہم کسی فتنے میں مبتلا نہ ہوں اور اسے پہچان لیں کہ یہ دجال ہے۔

(۶) اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کا سامنا کرنے کے لیے آدمی ذہنی طور پر تیار رہتا ہے کیونکہ اگر کوئی چیز اچانک سامنے آجائے تو آدمی فطری طور پر گھبرا جاتا ہے اور حیرت واستعجاب کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۷) اور ان علامات کا علم حاصل ہونے پر امید کی ایک کرن ہر وقت ہمارے سامنے روشن رہتی ہے

اس لیے کہ علامات قیامت میں سے یہ بھی ہے کہ قرب قیامت اسلام کو غلبہ حاصل ہوگا اور وہ ساری زمین میں پھیل جائے گا۔

(۸) اور اس سے انسان کی اس فطری خواہش کی تسکین ہوتی ہے کہ وہ ہر وقت پوشیدہ اشیاء کے متعلق انکشافات اور مستقبل کے واقعات و حوادث کے بارے میں جاننے کا خواہشمند رہتا ہے شارع نے اس سلسلے میں ہمیں سچی خبریں فراہم کر دی ہیں۔

(۹) اسلام نے ان تمام دھوکہ بازوں کا راستہ بند کر دیا ہے جو مستقبل کے واقعات جاننے کے دعویدار ہیں مثلا: نجومی، عامل، کاہن، اور ان جیسے دیگر لوگ۔

البتہ وحی الٰہی کے ذریعے مستقبل کے ان بہت سے واقعات کے بارے میں بتلا دیا گیا ہے جو علامات قیامت میں سے ہیں۔

(۱۰) علامت قیامت پر ایمان رکھنے سے آدمی کا عقیدہ مضبوط ہوتا ہے، ایمان و یقین میں اضافہ ہوتا ہے، اور جب کبھی ان میں سے کوئی علامت ظاہر ہوتی ہے تو جس دین پر آپ چل رہے ہیں اس کی صداقت و حقانیت آپ پر مزید روشن اور واضح ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں کچھ دیگر ثمرات و فوائد بھی علامات قیامت کے اس علم میں موجود ہیں جن کے ہماری عملی زندگی پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

(جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی: ۳۸/)

(۱۱) بعض فتنوں کے جاننے سے ان سے حفاظت کا سامان کیا جا سکتا ہے کیونکہ بہت فتنے وہ بھی ہیں جو بندوں کے اختیار سے متعلق ہیں مثلا: ایک حدیث میں ہے کہ بدکاری اور بدزبانی کی زیادتی ہو جائے گی اور ظاہر ہے کہ یہ اختیاری کام ہے اور جو کام اختیاری ہو اس میں کرنا اور نہ کرنا دونوں صورتیں اختیاری ہوتی ہیں ایسا نہیں ہے کہ ان کا کرنا تو اختیاری ہو اور چھوڑنا غیر اختیاری لہذا اس قسم کے فتنوں کو جاننا ان سے حفاظت کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اور بعض فتنے غیر اختیاری ہیں جیسے دجال کا آنا وغیرہ ان کے بتلانے کا مقصد یہ ہے کہ ان کے شر سے آدمی واقف ہو جائے اور ان سے بچنا اس کے لیے آسان ہو جائے ظاہر ہے کہ دجال کے آنے کا فتنہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے اور نہ ہی یہ اختیار میں ہے کہ اس کو کوئی روک دے ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اس فتنے سے پیدا ہونے والے شر سے حفاظت کا سامان کیا جائے۔ اس لیے علامہ سفارینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر عالم پر ضروری ہے کہ وہ دجال کے سلسلے کی احادیث کو بچوں، مردوں، عورتوں

سب کے درمیان پھیلائے خصوصا ہمارے زمانے میں جس میں فتنوں کی بھرمار اور ابتلاؤں کی کثرت ہے اور سنت و شریعت کے راستے سے ہٹ گئے ہیں۔مطلب یہ کہ اس قسم کے فتنوں سے امت کے ہر ہر فرد کو واقف کرانا چاہیے تا کہ وہ ان سے نمٹنے اور ان سے محفوظ رہنے کے راستے تلاش کرلیں۔

(۱۲) اور بعض فتنوں کے بارے میں خود حدیث نبوی نے وضاحت کر دی ہے کہ ان سے بچنے اور محفوظ رہنے کا طریقہ یہ ہے جیسا کہ دجال کے شروفتن سے حفاظت کے لیے حدیث میں سورہ کہف کی ابتدائی تین یا دس آیات کی تلاوت کو مفید بتایا گیا ہے۔

(۱۳) اور بعض فتنوں کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بتادیا کہ ان سے دور رہو یا ان کو نہ لو جیسے: فرمایا کہ دریائے فرات سوکھ جائے گا اور اس میں سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا تو تم اس سے کچھ نہ لینا۔

(۱۴) ایک وجہ ان فتنوں سے آگاہ کرنے کی یہ بھی ہے کہ اہل علم فتنوں سے امت کو متنبہ کرتے رہیں اور اصلاح احوال کی کوشش کرتے رہیں۔

اور یہاں بعض لوگوں کی غلطی بھی واضح ہو جاتی ہے جو ان فتنوں کا ذکر سن کر ان کا مذاق بناتے ہیں بعض لوگ دجال کا ذکر سن کر اس فتنے کو بعید از عقل کہتے ہیں اور اس حقیقت کا مذاق اڑاتے ہیں اس طرح اور امور کے بارے میں بے تکے جملے کہتے ہیں اور جاہلانہ تبصرے کرتے ہیں یہ انتہائی خطرے اور خدشے کی بات ہے بالخصوص جب کہ وہ فتنے احادیث صحیحہ سے ثابت ہوں تو ان کا مذاق اڑانا یا انکار کرنا دراصل ان احادیث کا مذاق اور انکار ہوگا جن کی بنیاد پر ان فتنوں کو تسلیم کیا جاتا ہے۔

(۱۵) سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ علامات قیامت بیان کرنے سے یہ علم ہوگا کہ قیامت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے اور جس قدر ان فتنوں کی کثرت ہوگی اسی قدر قیامت کی قربت کی طرف اشارہ ملتا رہے گا، اس سے آدمی کو قیامت و آخرت کے دن کے لیے تیاری اور ایمان و اعمال میں چستی اور قلب میں نیکی و اطاعت کے لیے بیداری کا جذبہ پیدا ہوگا۔

معلوم ہوا کہ فتنوں سے آگاہی امت میں فتنوں کے در آنے سے روکنے کا سبب ہوتی ہے چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ سے سن کر ہم تک پہنچایا اور ہم ان کو پڑھ کر سن کر ان سے بچنے کا سامان پیدا کر سکتے ہیں غرض یہ کہ مختلف وجوہات سے اللہ کے نبی ﷺ نے براہ شفقت اور مہربانی امت کو ان فتنوں سے آگاہ فرمایا ہے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:۱۸)

فتنے اور نصیحتیں قرآن کی روشنی میں

غفلت اور دین سے دوری

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝١ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۝٢ (سورہ انبیاء:۲۰/۱/۲)

ترجمہ : لوگوں کے لیے ان کے حساب کا وقت قریب آپہنچا ہے اور وہ ہیں کہ غفلت کی حالت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔ جب کبھی ان کے پروردگار کی طرف سے نصیحت کی کوئی نئی بات ان کے پاس آتی ہے تو وہ اسے مذاق بنا بنا کر سنتے ہیں۔

❁

خیالات واوہام کی اتباع نہ کرنا

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝١١٦ (سورہ انعام:۶/۱۱۶)

ترجمہ : اور اگر تم زمین میں بسنے والوں کی اکثریت کے پیچھے چلو گے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کر ڈالیں گے۔ وہ تو وہم و گمان کے سوا کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے اور ان کا کام اس کے سوا کچھ نہیں کہ خیالی اندازے لگاتے رہیں۔

❁

لوگوں کا دین کو کھیل تماشا بنانا

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّلَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۚ فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ۙ وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝٥١ (سورہ اعراف:۷/۵۱)

ترجمہ : جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا رکھا تھا اور جن کو دنیاوی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا تھا۔ چنانچہ آج ہم بھی ان کو اسی طرح بھلا دیں گے جیسے وہ اس بات کو بھلائے بیٹھے تھے کہ انہیں

اس دن کا سامنا کرنا ہے، اور جیسے وہ ہماری آیتوں کا کھلم کھلا انکار کیا کرتے تھے۔

اللہ کی یاد سے جان بوجھ کر اعراض کرنے پر دنیاوی سزا

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ﴿۳۶﴾ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۳۷﴾ (سورہ زخرف:۴۳/۳۶/۳۷)

ترجمہ : اور جو شخص خدائے رحمن کے ذکر سے اندھا بن جائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں جو اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ ایسے شیاطین ان کو راستے سے روکتے رہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ٹھیک راستے پر ہیں۔

نفس پرستی اور خواہشات کی پیروی

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّ خَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَ قَلْبِهٖ وَ جَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

(سورہ جاثیہ: ۴۵/ ۲۳)

ترجمہ : پھر کیا تم نے اسے بھی دیکھا جس نے اپنا خدا اپنے نفسانی خواہش کو بنا لیا ہے، اور علم کے باوجود اللہ نے اسے گمراہی میں ڈال دیا، اور اس نے کان اور دل پر مہر لگا دی، اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈال دیا اب اللہ کے بعد کون ہے جو اسے راستے پر لائے؟ کیا پھر بھی تم لوگ سبق نہیں لیتے؟

دنیاوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینا

الَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۳﴾ (سورہ ابراھیم: ۱۴/ ۳)

ترجمہ : وہ لوگ جو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں اور دوسروں کو اللہ کے

راستے پر آنے سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھا راستہ تلاش کرتے رہتے ہیں وہ پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا ہیں۔

دنیا کی محبت اور حرص میں مشغول ہو کر موت و آخرت سے بے فکری کے ساتھ دور دراز کے منصوبے بنانا

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوْا وَ يَتَمَتَّعُوْا وَ يُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ (سورہ حجر: ۱۵/ ۳)

ترجمہ : (اے پیغمبر!) انہیں ان کی حالت پر چھوڑ دو کہ یہ خوب کھالیں مزے اڑا لیں اور خیالی امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رکھیں، کیونکہ عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا (کہ حقیقت کیا تھی)

ہر طرح کے محرمات سے پرہیز کرنا

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٣٣﴾

(سورہ اعراف: ۷/ ۳۳)

ترجمہ : اے نبی ﷺ کہہ دیجیے کہ میرے پروردگار نے تو بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو، یا چھپی ہوئی ہو، نیز ہر قسم کے گناہ کو اور ناحق کسی سے زیادتی کرنے کو، اور اس بات سے کہ تم اللہ کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک مانو جس کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، نیز اس بات سے کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جن کی حقیقت کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں ہے۔

ناحق مال کھانا اور جھوٹے مقدمے سے پرہیز کرنا

وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ

النَّاسِ بِالۡاِثۡمِ وَ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۸۸﴾ (سورہ بقرہ: ۲/ ۱۸۸)

ترجمہ : اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھاؤ، اور نہ ان کا مقدمہ حاکموں کے پاس اس غرض سے لے جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ جانتے بوجھتے ہڑپ کرنے کا گناہ کرو۔

❁

بدکاری اور بے حیائی پھیلانے سے پرہیز کرنا

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۹﴾ (سورہ نور: ۲۴/ ۱۹)

ترجمہ : یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔

❁

مال و دولت کی حرص میں مبتلا ہونا

اَلۡہٰکُمُ التَّکَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ (سورہ تکاثر: ۱)

ترجمہ : ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دنیا کا عیش) حاصل کرنے کی ہوس نے تمہیں غفلت میں ڈال رکھا ہے۔

❁

نمازی سے بے پرواہی اختیار کرنا

فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ عَنۡ صَلَاتِہِمۡ سَاہُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ الَّذِیۡنَ ہُمۡ یُرَآءُوۡنَ ۙ﴿۶﴾ وَ یَمۡنَعُوۡنَ الۡمَاعُوۡنَ ﴿۷﴾ (سورہ ماعون: ۱۰۷/ ۴/ ۵/ ۶/ ۷)

ترجمہ : پھر بڑی خرابی ہے ان نماز پڑھنے والوں کی۔ جو اپنی نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو معمولی چیز دینے سے بھی انکار کرتے ہیں۔

❁

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غفلت

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾

(سورہ انفال:۸/ ۲۵)

ترجمہ : اور ڈرو اس وبا سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا، اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

مال اور اولاد کا فتنہ

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۭ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ (سورہ تغابن: ۶۴/ ۱۵)

ترجمہ : تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو تمہارے لیے ایک آزمائش ہے اور وہ اللہ ہی ہے جس کے پاس بڑا اجر ہے۔

اپنے آپ کو فتنے میں ڈالنا

يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى جَاۗءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

(سورہ حدید:۵۷/ ۱۴)

ترجمہ : وہ مومنوں کو پکاریں گے کہ: کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے؟ مومن کہیں گے کہ: ہاں تھے تو سہی، لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈال لیا اور انتظار میں رہے، شک میں پڑے رہے، اور جھوٹی آرزوؤں نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ گیا، اور وہ بڑا دھوکے باز (یعنی شیطان) تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ ہی دیتا رہا۔

علاماتِ صغریٰ

(۱) قیامت کی پہلی علامت

عَنْ المستورد بن شدّاد الفهری رواه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال بعثت أنا فی نفس الساعة فسبقتها کما سبقت هذه هذه لأصبعیه السبّابة والوسطی.

(الجامع للترمذی: ۴۵/۲، ابواب الفتن، باب ماجاء فی قول النبی صلی الله علیه وسلم بعثت اناوالساعة کھاتین)

ترجمہ : حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قربِ قیامت (قیامت کی ابتداء) میں بھیجا گیا ہوں اور میں قیامت سے آگے آیا ہوں جیسا کہ یہ (شہادت) انگلی اس (بیچ کی) انگلی سے آگے ہے، یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

وضاحت: (۱) اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کے جتنے دور مقرر کیے تھے وہ سب ختم ہو گئے اب یہ دور اس کا آخری دور ہے جو میری بعثت سے شروع ہوا ہے اور قیامت پر ختم ہو گا۔ (۲) دوسرا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح بیچ کی انگلی شہادت کی انگلی سے کچھ تھوڑی سے بڑی ہوئی ہے اسی طرح میری بعثت کا زمانہ قیامت آنے کے وقت سے کچھ ہی پہلے ہے، میں کچھ آگے آ گیا ہوں قیامت میرے پیچھے چلی آ رہی ہے۔ (عون الترمذی: ۲/ ۲۱۷)

(۲) فتنہ انگیز شخص کی نشاندہی

عَنْ حُذَيْفَةَ بنِ الْيَمَانِ وَاللهِ مَا أَدْرِي أَنَسِيَ أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسَوْا وَاللهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَةٍ إِلَى أَنْ تَنْقَضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَةٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَاسْمِ قَبِيلَتِهِ.

(سنن أبي داوود: ۲/ ۵۸۲/ کتاب الفتن، ذکر الفتن ودلائلها)

ترجمہ : حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے، یا تم بھول گئے، قسم ہے اللہ کی نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص فتنہ اٹھانے والا دنیا کے تمام ہونے تک (یعنی قیامت تک) جس کے ساتھ تین سو آدمی تابع ہوں یا زیادہ مگر یہ کہ ہم کو اس کا نام اور اس کے باپ اور قبیلے کا نام بتلایا ہے۔

(۳) یہود و نصاریٰ کی نقالی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا، وَذِرَاعًا ذِرَاعًا حَتَّى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى، قَالَ: فَمَنْ.

(صحيح البخاري: ۲/ ۱۰۸۸/ كتاب الاعتصام: باب قول النبي صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من كان قبلكم، الرقم، ۷۰۲۶)

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یقینا ایسا ہو گا کہ تم (یعنی میری امت کے لوگ) اگلی امتوں کے طریقوں کی پیروی کرو گے۔ پچھلی امتوں کی ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں بھی داخل ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی پیروی کرو گے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں آپ نے فرمایا تو اور کون؟

تشریح : معلوم ہوا کہ یہ امت یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلے گی اور ہلاک ہو گی، عقائد میں؛ اعمال میں؛ معاشرت میں؛ اخلاق میں؛ تہذیب میں؛ ہر چیز میں لوگ ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔

گوہ جانور کے سوراخ کی تخصیص: اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ یہود و نصاریٰ کوئی کام تنگی و پریشانی کے ساتھ بھی کریں گے اور اس میں کوئی خوبی اور فائدہ بھی نہ ہو تب بھی تم اس میں ان کا اتباع کرو گے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے: ۲۴۴)

(۴) تمام معاملات کا باہمی مشوروں سے ایک رائے ہو کر طے کرنا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا. وَإِذَا كَانَ أمراؤكم شِرَارَكُمْ وأغنياؤكم بخلاء كم وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ من ظهرها.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۵۹/ کتاب الرقاق؛باب تغیر الناس، الفصل الثانی، الرقم، ۵۳۵۹)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے قائد وسردار وہ لوگ ہوں جو تم میں کے بہترین لوگ ہیں تمہارے دولت مند لوگ سخی ہوں، اور تمہارے معاملات باہمی مشوروں سے انجام پاتے ہوں، (یعنی مسلمان ایک مرکز پر متحد ومتفق ہوں اور اپنے تمام معاملات وامور کو اتفاق رائے سے طے کرتے ہوں) تو اس وقت زمین کی پشت تمہارے لیے زمین کے پیٹ سے بہتر ہوگی، (یعنی ایسے مبارک زمانے میں زندگی موت سے بہتر ہوگی) اور جب تمہارے قائد و سردار وہ لوگ ہوں جو تم میں کے بدترین (یعنی فاسق و فاجر اور ظالم) ہوں، اور تمہارے دولت مند بخیل ہوں، اور تمہارے معاملات کی باگ دوڑ عورتوں کے ہاتھ میں ہو، تو اس وقت زمین کا پیٹ تمہارے لیے زمین کی پشت سے بہتر ہوگا۔

(۵) امت مسلمہ کا بے وقعت ہو جانا

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا، فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ:

یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

(سنن أبي داؤود : ۲/ ۵۹۰/ کتاب الملاحم، باب فی تداعی الامم علی الاسلام)

ترجمہ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قریب ہے (ایسا زمانہ) کے (دشمن) قومیں تمہارے خلاف (جنگ کرنے اور تم کو مٹا دینے کے لیے) ایک دوسرے کو اس طرح دعوت دیں گے جس طرح کھانے والی جماعت کھانے کی طشت کی طرف ایک دوسرے کو بلاتی ہے، تو ایک قائل (کہنے والا) نے عرض کیا کہ اس دن ہماری تعداد کی قلت کی وجہ سے ایسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نہیں) بلکہ تم اس وقت بڑی تعداد میں ہوگے، لیکن تم سیلاب کے کوڑے کرکٹ کی طرح (بے جان اور بے وزن) ہوگے، اور اللہ تعالی تمہارے دشمنوں کے دلوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا، اور اس کے برعکس تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا، کسی عرض کرنے والے نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! وھن کا کیا مطلب؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا کی محبت اور موت سے ناپسندیدگی۔

تشریح: اس روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد نقل ہوا ہے، جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا،اس وقت بلکہ اس کے کئی صدی بعد تک بھی حالات ایسے رہے کہ بظاہر دور دور تک اس کا امکان بھی نظر نہیں آتا تھا کہ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا ایسا حال بھی ہوگا اور وہ دشمن قوموں کے مقابلے میں ایسی کمزور اور بے جان ہو جائے گی اور ان کے لیے نرم نوالا بن جائے گی۔لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا وہ واقع ہو کر رہا اور بار بار وقوع میں آیا اور آج بھی اس کے مظاہرے آنکھوں کے سامنے ہیں۔ اس انحطاط و زوال کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اس دنیا اور یہاں کی زندگی سے ہمیں عشق ہو گیا اور موت ہمارے لیے کڑوا گھونٹ بن گئی۔ بلا شبہ ہماری اس حالت نے ہمیں دشمنوں کے لیے نرم نوالا بنا دیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی صرف پیشین گوئی نہیں ہے بلکہ امت کو آگاہی ہے کہ وہ دنیا کی محبت اور موت کو ناپسند سمجھنے والی بیماری سے دلوں کی حفاظت کرے۔ (معارف الحدیث:۸/ ۱۳۹)

(٦) لوگ حلال کو حرام کرنے لگیں گے

وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ بَدَأَ نُبُوَّةً وَرَحْمَةً ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً ثُمَّ مُلْكًا عَضُوضًا ثُمَّ كَانَ جَبْرِيَّةً وَعُتُوًّا وَفَسَادًا فِي الْأَرْضِ يَسْتَحِلُّونَ الْحَرِيرَ وَالْفُرُوجَ وَالْخُمُورَ يُرْزَقُونَ عَلَى ذٰلِكَ وَيُنْصَرُونَ حَتَّى يَلْقَوُا اللهَ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۶۰/ کتاب الرقاق، باب الانذار والتحذیر، الفصل الثانی، الرقم ۵۳۶۶)

ترجمہ : حضرت عبیدہ بن جراح اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ امر (یعنی دین اسلام) نبوت و رحمت کے ساتھ ظاہر ہوا ہے یعنی یہ زمانہ نزول وحی اور رحمت ونورانیت کا زمانہ ہے، پھر اس کے بعد کا جو زمانہ آئے گا وہ خلافت و رحمت کا زمانہ ہوگا، پھر اس کے بعد کا جو زمانہ آئے گا وہ کاٹ کھانے والی بادشاہت کا زمانہ ہوگا، پھر اس کے بعد کا جو زمانہ آئے گا وہ ظلم وجور قہر وتکبر اور زمین پر فتنہ وفساد کا زمانہ ہوگا، اس وقت لوگ ریشمی کپڑوں کو جائز جان کر استعمال کریں گے، عورتوں کی شرم گاہوں کو اور شراب کو حلال قرار دیں گے، لیکن ان چیزوں کے باوجود ان کو رزق دیا جائے گا اور (کفار اور ان کے مخالفین کے مقابلے پر) ان کی مدد کی جائے گی یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن اللہ تعالی سے جا ملیں گے۔

(٧) قتل وغارت گری کی بھرمار

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ على الناس يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ؟ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ؟ فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۶۲/ کتاب الفتن، الفصل الاول، الرقم ۵۳۸۰)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، پوری دنیا اس وقت تک فنا نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے کہ جس میں نہ قاتل کو یہ معلوم ہوگا کہ اس نے کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں قتل کیا گیا، پوچھا یہ کیونکر ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہرج کے سبب، نیز قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

وضاحت: ہرج کے سبب: کامطلب یہ ہے کہ اس اندھے قتل و غارت گری کا باعث جہالت و نادانی کی وہ تاریکی ہوگی جو پورے ماحول کو فتنہ وفساد اور بد امنی سے بھر دے گی، حق و باطل باہم خلط ملط ہو جائیں گے، اور دل و دماغ سے انسانی خون کی قیمت کا احساس مٹ جائے گا۔ (مظاہر حق جدید: ۶/۲۴۷)

(۸) مسلمانوں کا یہودیوں پر غالب آنا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ وَالشَّجَرُ: يَامُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغَرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۶۶/ کتاب الفتن، باب الملاحم، الفصل الاول، الرقم، ۵۴۰۴)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑیں گے چنانچہ (اس لڑائی میں) مسلمان یہودیوں کو قتل کرینگے یہاں تک کہ یہودی پتھر اور درخت کے پیچھے چھپتا پھرے گا، اور وہ پتھر و درخت یہ کہے گا کہ اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آ، میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے، اس کو مار ڈال، مگر غرقد ایک کانٹے دار درخت ایسا نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔

(۹) مدینے میں محاصرہ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُحَاصَرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَالِحِهِمْ سَلَاحُ وَسَلَاحُ: قَرِيبٌ مِنْ خَيْبَرَ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/۴۶۷/کتاب الفتن، باب الملاحم، الفصل الثانی، الرقم، ۵۴۱۷)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ وقت آنے والا ہے جب مسلمانوں کا مدینہ میں محاصرہ کیا جائے گا یہاں تک کہ ان کا دور ترین مورچہ سلاح ہوگا اور سلاح خیبر کے نزدیک ایک مقام کا نام ہے۔

(۱۰) مسلمانوں اور عیسائیوں کے بارے میں پیشینگوئی

وَعَنْ ذِي مِخْبَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُمْ فَتُنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ وَزَادَ بَعْضُهُمْ: فَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيُكْرِمُ اللهِ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بِالشَّهَادَةِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/۴۶۷/کتاب الفتن، باب الملاحم، الفصل الثانی، الرقم، ۵۴۱۸)

ترجمہ: حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور نجاشی بادشاہ حبشہ کے بھتیجے تھے) کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمانوں! وہ وقت آنے والا ہے کہ جب تم رومیوں (یعنی عیسائیوں) سے ایک ایسی مصالحت کرو گے جو باامن صلح ہوگی یعنی طرفین میں سے کسی کو بھی مصالحت شکنی اور بدعہدی کا خوف نہ ہوگا) اور پھر (اس مصالحت اور معاہدہ کے تحت) تم اور رومی باہم مل کر اپنے علاوہ ایک اور دشمن کے خلاف جنگ کرو گے چنانچہ (خدا کی طرف سے اس دشمن کے خلاف) تمہیں مدد و نصرت دی جائے گی تم غنیمت کا مال حاصل کرو گے اور تم سلامت رہو گے

(یعنی تمہارا جانی و مالی نقصان نہیں ہوگا) اس کے بعد جب تم (اس دشمن کو شکست دے کر) واپس ہو گے تو تم اور رومی ایک ایسی جگہ پڑاؤ ڈالو گے جو سرسبز و شاداب ہوگی اور جہاں ٹیلے ہوں گے وہاں عیسائیوں (یعنی رومیوں) میں سے ایک شخص صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب کا غلبہ ہوا ہے (یعنی وہ عیسائی یہ دعوی کرے گا کہ اس جنگ میں صلیب کی برکت سے فتح حاصل ہوئی ہے) اس بات پر مسلمانوں میں سے ایک شخص غضبناک ہو جائے گا (کیونکہ وہ اس بات کو مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کے خلاف جانے گا کہ اس فتح و غلبہ کو خدا اور اس کے دین کی بجائے کسی اور چیز کی طرف منسوب کیا جائے) چنانچہ وہ مسلمان اس صلیب کو توڑ ڈالے گا اور اس وقت رومی نہ صرف عہد کو توڑ دیں گے اور مصالحت کو ختم کر دیں گے بلکہ (مسلمانوں کے خلاف) جنگ کے لیے اپنے لوگوں کو جمع کر لیں گے، بعض راویوں نے یہ الفاظ اور نقل کیے ہیں کہ اس کے بعد مسلمان بھی اپنے ہتھیاروں کی طرف لپکیں گے (یعنی ان رومیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں گے اور ان سے جنگ کریں گے) چنانچہ اللہ تعالی مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی فضیلت وعظمت عطا فرمائے گا۔

(۱۱) درندوں کا ہم کلام ہونا

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتَّى تُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَيُخْبِرَهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۱۷۴/ کتاب الفتن، اب اشراط الساعۃ، الفصل الثانی، الرقم، ۵۴۴۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک درندے آدمیوں سے ہم کلام نہ ہونے لگیں گے، اور جب تک آدمی کے کوڑے (چابک) کا پھندنا اور اس کے جوتے کا تسمہ اس سے باتیں نہ کرنے لگے گا، اور (یہی نہیں) بلکہ انسان کی ران اس کو یہ بتایا کرے گی کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی عدم موجودگی میں کون سے نئے کام اور کیا نئی بات کی ہے۔

وضاحت: حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ: یعنی وحشی جانور جیسا کہ شیر، بھیڑیا، اور ہر چیر پھاڑ کرنے والا جانور۔

الْإِنْسَ: سے عام انسان مراد ہے خواہ وہ مؤمن ہو یا کافر۔
عَذَبَةُ سَوْطِهِ : یعنی کوڑے کا ایک کنارہ ان میں سے دو علامتیں یعنی آدمی سے اس کے کوڑے کے پھندنے کا باتیں کرنا اور اس کی ران کا اس کے گھر والوں کے حالات بتلانا ایسی علامتیں ہیں جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔ واللہ اعلم، لیکن ایسا ضرور ہوگا کیونکہ اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب تعالی کی طرف سے دی ہے۔ بعض محققین نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ کوڑے کے سرے، جوتے کے تسمے اور انسانی ران کے کلام کرنے سے مراد دراصل ہمارے دور کے جدید ذرائع مواصلات، مثلا: موبائل فون اور ایس ایم ایس کے ذریعے پیغامات ہیں جو خفیہ آوازوں کو بھی پہنچا دیتے ہیں۔

حدیث میں درندوں اور وحشی جانوروں کے کلام کرنے کا جو ذکر آیا ہے تو اس سے مراد اصلی اور حقیقی معنوں میں کلام ہے۔ واللہ اعلم۔ اللہ تعالی کا فرمان عالی شان ہے: يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ①

ترجمہ: وہ اپنی مخلوقات میں جو چاہتا ہے بڑھاتا ہے، بے شک اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔

(۱۲) علامتوں کا ظہور

وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْآيَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَيْنِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۷۱/ کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ، الفصل الثالث، الرقم، ۵۴۵۰)

ترجمہ : حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نشانیاں دو سو برس کے بعد ظاہر ہوں گی۔

(۱۳) دجال کی اطاعت کرنے والے لوگ

وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ أَصْفَهَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲ / ۴۷۵/ کتاب الفتن، باب العلامات بین یدی الساعۃ، الفصل الاول، الرقم، ۵۴۶۸)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اطاعت کریں گے جن کے سروں پر طیلسانی چادریں ہوں گی (جو عرب میں ایک مشہور کپڑے کا نام ہے اور اصفہان ایک مشہور شہر کا نام ہے جو ایران میں واقع ہے۔

(۱۴) دو تلواروں کا اکٹھا ہونا

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَجْمَعَ اللهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِنْهَا وَسَيْفًا مِنْ عَدُوِّهَا.

(سنن أبي داؤود: ۲/ ۵۹۱/ کتاب الملاحم، باب ارتفاع الفتنة من الملاحم)

ترجمہ : عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ دونوں تلواریں اکٹھا اس امت میں نہیں بھیجے گا کہ بیک وقت میں آپس میں بھی لڑے اور دشمن بھی ان سے لڑے۔

(۱۵) قتل و خونریزی کا عام ہو جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّمَ هُوَ؟، قَالَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ.

(صحیح البخاری: ۲/ ۱۰۴۶/ کتاب الفتن، باب ظهور الفتن، الرقم، ۶۷۸۴)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا جائے گا، اور عمل کم ہوتا جائے گا، اور بخل کی شدت لوگوں میں ڈال دی جائے گی، فتنے ظاہر ہونے لگیں گے، (فتنے پھوٹ پڑیں گے) اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل، خونریزی۔

وضاحت : وَيُلْقَى الشُّحُّ : بخیلی و کنجوسی کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔بخیلی کے دائرہ کار میں وسائل کی بخیلی مال و دولت کی بخیلی فکر و نظر کی بخیلی اور قلب وعمل کی بخیلی شامل ہے یہاں تک کہ لوگ فرائض و واجبات میں بھی بخیلی کے شکار ہیں۔

(۱۶) فتنوں کے زمانے میں کنارہ کشی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي ، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي ، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ .

(صحیح البخاری: ۲/ ۱۰۴۸/ کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم تکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم، الرقم، ۶۸۰۲)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے ظاہر ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا، جو شخص ان فتنوں کو جھانکے گا، (یعنی دیکھنے جائے گا) وہ فتنے اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے (یعنی وہ بھی فتنوں میں پڑ جائیں گے) اور جو شخص کوئی ٹھکانہ یا پناہ کی جگہ پائے تو وہاں پناہ لے لے۔

(۱۷) فتنوں کا مشرق سے آنا

عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَنَّهُ قَامَ إِلَى جَنْبِ الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ : الْفِتْنَةُ هَا هُنَا الْفِتْنَةُ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ، أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ .

(صحیح البخاری: ۲/ ۱۰۵۰/ کتاب الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفتنۃ من قبل المشرق، الرقم، ۶۸۱۳)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک طرف کھڑے

ہوئے اور فرمایا فتنہ ادھر سے آئے گا، فتنہ ادھر سے آئے گا، (آپ ﷺ نے پورب کی طرف اشارہ کیا) جہاں سے شیطان کا سینگ نکلتا ہے یا فرمایا سورج کی چوٹی۔

(۱۸) قحطانی قائد

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ.

(صحیح البخاری: ۲/ ۱۰۵۴/ کتاب الفتن، اب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان، الرقم، ۶۸۳۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص نکلے گا اور لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

نوٹ: لاٹھی سے ہانکنے: کا مطلب یہ ہے کہ ان پر حکومت کرے گا۔ اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قحطانی امام مہدی کے بعد نکلے گا اور ان ہی کے قدم بقدم چلے گا۔ (نصر الباری: ۱۲/ ۴۳۳)

(۱۹) فتنوں کے زمانے میں تھوڑا عمل بھی بہت زیادہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ فِي زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهِ هَلَكَ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهِ نَجَا.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۵۲/ ابواب الفتن، باب ما جاء فی النہی عن سب الریاح)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس وقت ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی اس زمانے میں احکام الٰہی کے (بڑے حصے) پر عمل کرے صرف دسویں حصے پر عمل ترک کر دے تو وہ ہلاک ہو جائے گا (اس کی خیریت نہیں) اور بعد میں ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جو کوئی اس زمانے میں احکام الٰہی کے صرف دسویں حصے پر عمل کر لے گا تو وہ نجات کا مستحق ہوگا۔

(۲۰) پے در پے فتنوں کا آنا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْأَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّينِ، وَأَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ، وَأَدْنَى صَدِيقَهُ وَأَقْصَى أَبَاهُ، وَظَهَرَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيلَةَ فَاسِقُهُمْ، وَكَانَ زَعِيمُ الْقَوْمِ أَرْذَلَهُمْ، وَأُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ، وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا، فَلْيَرْتَقِبُوا عِنْدَ ذَلِكَ رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا، وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهُ فَتَتَابَعَ. (الجامع للترمذی: ۲/ ۴۵/ ابواب الفتن، باب ما جاء فی اشراط الساعۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب غنیمت کو بنایا جانے لگے ذاتی دولت اور امانت کو مال غنیمت، اور زکوۃ کو تاوان اور علم حاصل کیا جانے لگے دین کے علاوہ دوسری اغراض کے لیے، اور لوگ فرمانبرداری کریں اپنی بیوی کی، اور نافرمانی کریں اپنی ماں کی، اور اپنے سے لگائیں دوستوں کو، اور دور کریں باپ کو، اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں، اور قبیلے کی سرداری کرے ان میں کا فاسق، اور قوم کا لیڈر ایسا شخص ہو جو ان میں سب سے کمینہ ہو، اور جب کسی آدمی کا اکرام کیا جائے اس کے شر کے ڈر سے، اور پھر (پیشہ ور) گانے والیاں، اور باجے گاجے عام ہوں، اور شرابیں پی جائیں، اور امت کے بعد والے اس کے اگلوں پر لعنت کریں، تو اس وقت انتظار کرو سرخ آندھیوں کا، اور زلزلوں، کا اور زمین میں دھنسائے جانے کا، اور صورتیں مسخ کیے جانے کا، اور پتھر برسنے کا، اور ان کے علاوہ اس طرح کی اور نشانیوں کا جو پے در پے اس طرح آئیں گی جس طرح ایک ہار کو کاٹ دیا گیا ہو اس کا دھاگہ تو پے در پے گریں اس کے دانے۔

(۲۱) اپنی ذمہ داری کو پورا کرنا

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكُمْ

سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: أَدُّوا إِلَيْهِم حقهم وسلوا الله حقكم.

(مشکوۃ المصابیح : ۲/ ۳۱۹/ کتاب الامارۃ، الفصل الاول، الرقم، ۳۶۷۲)

ترجمہ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم (اپنے حکام اور ذمہ داروں کی جانب سے اپنے ساتھ ترجیحی سلوک اور بہت سی ناپسندیدہ چیزیں دیکھوگے (تمھیں مناصب وعہدوں وغیرہ سے نظرانداز کیا جائے گا اور اس کے علاوہ بہت سی ناپسندیدہ باتیں ان کی طرف سے پیش آئیں گی) صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کے لیے کیا ہدایت اور حکم فرماتے ہیں؟ ارشاد ہوا کہ ان کا جو حق تمہارے ذمہ ہے اسے تم ادا کرنے کی فکر کرو اور اپنے حق کی اللہ تعالی سے دعا مانگو۔

(۲۲) طلاق کا انکار کرنا

يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُطَلِّقُ الرَّجلُ المرأةَ ثُمَّ يَجحَدُهَا طَلَاقهَا فَيُقِيمُ عَلٰى فَرْجِهَا فَهُمَا زَانِيَانِ مَا أَقَامَا.

(المعجم الاسط، الرقم، ۴۸۶۱)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ مرد اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد طلاق کا انکار کر دے گا پھر اسی (مطلقہ) کے ساتھ بدستور ہم بستری کرے گا لہذا جب تک یہ دونوں ساتھ رہیں گے اور جنسی تعلق قائم رکھیں گے زنا میں مبتلا رہیں گے۔

(۲۳) سلام کو مخصوص کرنا

عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ يَدِيْ السَّاعَةِ تَسْلِيْم الْخَاصَّةِ وَفُشُو التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنُ الْمَرأَةُ زَوْجهَا عَلَى التِّجَارَةِ.

(اتحاف الجماعۃ بما جاء فی الفتن والملاحم واشراط الساعۃ: کتاب اشراط الساعۃ، باب ما جاء فی اتجار النساء مع الرجال)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے قریب سلام صرف مخصوص لوگوں کو کیا جائے گا اور تجارت پھیل جائے گی حتی کہ عورت تجارت میں اپنے شوہر کا تعاون کرے گی۔

(۲۴) مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے کی سزا

عَنْ عَرْفَجَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ، فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ.

(صحیح مسلم : ۲/ ۱۲۸/ کتاب الامارۃ، باب حکم من فرق امر المسلمین وھو مجتمع)

ترجمہ : حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب برے کام ہوں گے (یعنی فتنے فساد ہوں گے) سو، جو چاہے کہ اس امت کی جمی جمائی ریاست میں پھوٹ ڈالے تو اس کو تلوار سے مار ڈالو خواہ کوئی ہو۔ (یعنی اسلامی حکومت کے باغی کو قتل کر دیا جائے گا)

(۲۵) بروں کا نیکوں پر غالب آنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءِ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا.

(الجامع للترمذی : ۲/ ۵۲/ ابواب الفتن، اب ماجاء فی النھی عن سب الریاح)

ترجمہ : ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت تکبر کی چال چلنے لگے گی اور بادشاہوں کے بیٹے، فارس اور روم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالی ان کے بروں کو نیکوں پر مسلط کر دے گا۔

(۲۶) ایک پیشین گوئی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ أَيُّ قَوْمٍ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ.

(صحیح مسلم: ۲/ ۴۰۷/ کتاب الزہد)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: جب روم اور فارس فتح ہو جائیں گے تو تم کس طرح کی قوم ہو گے؟ (یعنی شکر گزار یا نا شکر) حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم وہی بات کریں گے جس کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اس کے برعکس، تم (دنیا کے معاملے میں) ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے، پھر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے، پھر ایک دوسرے سے منہ موڑ لو گے، پھر ایک دوسرے سے بغض میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ پھر مسکین مہاجرین کی طرف جاؤ گے اور ان میں سے کچھ کو (حاکم بنا کر) دوسروں کی گردنوں پر مسلط کر دو گے۔ (تم میں سے دولت مند فقیر و محتاج پر سختی کریں گے)

❁

(۲۷) حرام سے بے پرواہی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟.

(صحيح البخاري : ۱/ ۲۷۹/ كتاب البيوع، باب قول الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تاكلوا الربو اضعافا مضاعفة، الرقم، ۲۰۳۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے قبل ایسا وقت

آئے گا کہ لوگ کچھ پرواہ نہیں کریں گے کہ جو کچھ وہ کمارہے ہیں اس کے اسباب و ذرائع حلال ہیں یا حرام۔

(۲۸) نااہل کا رائے دینا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتُ ، يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ، وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ، وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ، وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ، وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ، قِيلَ : وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ : الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ. (سنن ابن ماجہ: ۲/۲۹۲/ باب شدۃ الزمان)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکہ ہی دھوکہ ہوگا، اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا، اور سچے کو جھوٹا، بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا، اور امانت دار کو بد دیانت، اور گرے پڑے نااہل لوگ قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے، عرض کیا گیا رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو عام لوگوں کے اہم معاملات میں رائے زنی کرے۔

نوٹ: دھوکہ دینے والے سال (۱) اس سے مراد یہ ہے کہ بارش تو خوب ہوگی جس سے پیداوار میں کثرت کی امید بندھے گی مگر جب وقت آئے گا تو کچھ بھی پیداوار نہ ہوگی اور قحط پڑ جائے گا، یہی ان سالوں کا دھوکا ہوگا (۲) اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ بارش کی کمی کی وجہ سے کھیتیاں اور باغات اور ندی نالے سب خشک ہو جائیں گے۔

(۲۹) چند زمانوں کی چند علامتیں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ، يَكْثُرُ الْقُرَّاءُ، وَيَقِلُّ الْفُقَهَاءُ، وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرُ الْهَرجُ قَالُوا: وَمَا الْهَرجُ؟ قَالَ:

الْقَتْلُ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ زَمَانٌ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ رِجَالٌ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهِمْ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ يُجَادِلُ الْمُنَافِقُ الْمُشْرِكُ الْمُؤْمِنَ. (المعجم الأوسط: الرقم، ۳۲۷۷)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر ایک زمانہ آئے گا جس میں قاری بہت ہوں گے مگر فقیہ کم، علم کا قحط ہو جائے گا اور ہرج کی کثرت ہوگی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے کو قتل کرنا پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں میری امت کے ایسے لوگ بھی قرآن پڑھیں گے جن کے حلق سے نیچے قرآن نہیں اترے گا، (یعنی دل قرآن کے فہم اور عقیدت و احترام سے کورے ہوں گے) پھر اس کے بعد ایک اور زمانہ آئے گا جس میں منافق اور مشرک مومن سے جھگڑا کریں گے۔

(۳۰) مجبوری کا زمانہ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَخِيْرُ الرَّجُل بَيْنَ الْعِجزِ وَالْفُجُوْرِ فَاِنْ أَدْرَكْتَ ذٰلِكَ فَاخْتَرِ الْعِجزَ عَلَى الْفُجُوْرِ.

(شعب الایمان: کتاب حسن الخلق، فصل فی ترک الغضب، الرقم، ۷۹۷۹)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں آدمی کو مجبور کیا جائے گا کہ یا تو احمق کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے، پس جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ بدکاری اختیار کرنے کی بجائے احمق کہلانے کو پسند کرے۔

نوٹ: برائی کو اچھا اور باعث فخر سمجھا جائے گا اور جو لوگ برائی میں ملوث اور بے حیائی میں آگے ہوں گے ان کو اچھی نظر سے دیکھا جائے گا، اور حالات زمانہ کی رعایت کرنے والے (ماڈرن) کو معقول انسان سمجھا جائے گا اور اسی کے بالمقابل جو لوگ فحش و بے حیائی اور فسق و فجور اور گندگیوں اور خبائث سے دور رہیں گے ان کے بارے میں عام رائے یہ ہوگی کہ یہ لوگ بے وقوف ہیں، فرسودہ نظریات و عقائد کے پابند ہیں، زمانے کے تقاضوں سے بے خبر ہیں، ایسے زمانے میں آدمی کے لیے دو ہی اختیار ہوں

گے یا تو وہ احمق کہلائے یا بدکاری کو اختیار کرے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کی فتنے:۴۳)

(۳۱) چھانٹنے کا زمانہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَى التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ، فَلْيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ ، وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ ، فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ.

(سنن ابن ماجہ:۴۲۹۲/ باب شدة الزمان)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں اس طرح چھانٹ دیا جائے گا جس طرح اچھی کھجوریں ردی کھجوروں سے چھانٹ لی جاتی ہیں چنانچہ تمہارے اچھے لوگ اٹھتے جائیں گے اور بدترین باقی رہتے جائیں گے، اس وقت (غم سے گھٹ کر) تم سے مرا جا سکتا ہے تو مر جانا۔

نوٹ: اس وقت تم غم سے گھٹ کر مر سکتے ہو تو مر جانا : مطلب یہ نہیں کہ اس دور میں خودکشی جائز ہو جائے گی بلکہ دراصل اس وقت کی صورتحال کی شدت اور نزاعات و فسادات کی کثرت اور شرور وفتن کی زیادتی کی عکاسی مقصود ہے کہ اس دور میں اگر خودکشی کی گنجائش ہوتی تو خودکشی کرنا بہتر ہوتا مگر چونکہ اسلام میں اس کی گنجائش نہیں لہذا خودکشی نہیں کر سکتے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:۴۴)

(۳۲) دو گروہ

عَنْ رَجُلٍ مَنْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ(صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَنَّ رُسُوْلُ اللهِ (صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ أُمَّتِيْ بَعْدِيْ حِيْنَ تَتَبَخْتَرَ رِجَالُهُمْ وَتَمْرَحَ نِسَاؤُهُمْ وَلَيْتَ شِعْرِيْ حِيْنَ تَصِيْرُوْنَ صِنْفَيْنِ صِنْفًا نَاصِبِيْ نُحُوْرِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَصِنفًا عُمَّالًا لِغَيْرِ اللهِ.

(تاریخ دمشق لابن عساکر : الرقم، ۴۷۱۰)

ترجمہ : ایک صحابی نے کہا میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کاش میں جان لیتا کہ میرے بعد میری امت کا کیا حال ہوگا (اور ان کو کیا کچھ دیکھنا پڑے گا) جب ان کے مرد اکڑ کر چلا کریں گے، اور ان کی عورتیں (سر بازار) اتراتی پھریں گی اور کاش میں جان لیتا جب میری امت کی دو قسمیں ہو جائیں گے ایک قسم تو وہ ہوگی جو اللہ تعالیٰ کی راستے میں سینہ سپر ہوگی، اور ایک قسم وہ ہوگی جو غیر اللہ ہی کے لیے سب کچھ کرے گی۔

نوٹ : امت کی دو قسموں سے مراد: یہ ہے کہ امت میں ایک طبقہ تو ہمیشہ دین پر قائم ہوگا اللہ کے راستے میں سینہ سپر ہوگا مگر آخری دور میں ایک بڑی جماعت و طبقہ ایسا ہوگا جو ہر کام غیر اللہ ہی کے لیے کرے گا، دینی تعلیم بھی، نماز و امامت بھی، دینی تحریک بھی، سب کے سب کام ہوں گے مگر مقصد دنیا کا مال ومتاع اور دنیوی وجاہت و منصب ہوگا۔

غور کیجیے کہ جب ایک جماعت کا مقصد دین ہو اور دوسرے لوگ بھی دین کا ہی کام کریں تو پھر ان کو ایک دوسرے کا معاون اور رفیق ہونا چاہیے تھا اور یہاں رفیق ہونے کی بجائے ایک دوسرے کے فریق ہو رہے ہیں جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ ان میں سے کم از کم ایک جماعت کا مقصد عین دین نہیں ہے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے، ۴۷)

(۳۳) چاند کا بڑا ہونا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُرَى الْهِلَالُ قُبُلًا ، فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ ، وَأَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا، وَاَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفُجَاءَةِ. (المعجم الصغیر للطبرانی من اسمہ الہیثم، الرقم،۱۱۳۲)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ چاند پہلے دیکھ لیا جائے گا اور (پہلی تاریخ کے چاند کو) کہا جائے گا کہ یہ دوسری تاریخ کا ہے اور مسجدوں کو گزرگاہ بنا لیا جائے گا اور ناگہانی موت عام ہو جائے گی۔

وضاحت: چاند کا معمول سے بڑا دکھائی دینا اس کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب چاند پہلی ہی تاریخ کو اتنا موٹا اور بڑا ہوگا کہ لوگ اس کو دو دن کا خیال کریں گے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ مساجد کو دنیاوی کاموں کے لیے استعمال کریں گے یعنی یہ لوگ مساجد کو نماز و ذکر و تلاوت یا تعلیم دین کے لیے نہیں آئیں گے بلکہ صرف اس کو اپنی ضروریات کے لیے راستہ بنالیں گے (۳) تیسری بات اچانک موت کے حادثے کثرت سے ظاہر ہوں گے اس کے مکروہ ہونے کی وجہ بعض علماء نے یہ بیان کی ہے کہ اچانک موت ہوتی ہے تو آدمی وصیت کرنے سے محروم ہو جاتا ہے اور آخرت کے لیے توبہ اور دیگر اعمال صالحہ کے ذریعے تیاری کرنے سے رہ جاتا ہے۔

لیکن مومن جو تیار ہی رہتا ہے اس کے لیے اچانک موت کوئی بری چیز نہیں، ہاں جو فاسق و فاجر ہیں اس کے حق میں یہ بری چیز ہے، کیونکہ اچانک موت ہونے سے وہ توبہ استغفار بھی نہیں کرسکتا۔

(حدیث نبوی اور دور حاضر کی فتنے:۴۹)

---

(۳۴) چاند کا موٹا ہونا

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ انْتِفَاخُ الْاَهِلَّةِ.

(المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۱۰۴۵۱)

ترجمہ : حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرب قیامت کی ایک علامت چاند کا پھولا ہوا ہونا ہے۔

---

(۳۵) جاہل عابد فاسق قاری

عَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ عُبَّادٌ جُهَّالٌ وَقُرَّاءُ فَسَقَةٌ.

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: الرقم، ۷۸۸۳)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب آخری زمانے میں

بے علم عبادت گزار اور بے عمل قاری ہوں گے۔

وضاحت : (۱) یہ دونوں طبقے دین وملت کے لیے انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ جاہل عبادت گزار دین کا صحیح علم نہ ہونے کی وجہ سے بدعات وخرافات بلکہ شرکیات ولغویات میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنی جہالت سے ان کو دین میں بھی داخل کر لیتے ہیں۔ (۲) اسی طرح فاسق قراء علماء بھی دین وملت کے لیے خطرہ ہیں کیونکہ ان کا فسق وفجور اور ان کی بے راہ روی و دنیا طلبی ان کو کبھی دین میں تحریف وتبدیل پر، کبھی تاویل وترمیم پر، کبھی حذف و اضافہ پر ابھارتی ہے اور محض اپنی خواہشات کی بنیاد پر اللہ کے دین کو کھلواڑ بنا لیتے ہیں اور اللہ سے بے خوفی وبے تعلقی ان کو حرام وحلال کی تمیز سے محروم کر دیتی ہے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:٦٧)

---

(۳٦) مساجد پر فخر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ.

(سنن ابن ماجہ : ۵۴ / ابواب المساجد، باب تشیید المساجد)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر (یا مساجد کے بارے میں) فخر کرنے لگیں گے۔

وضاحت: لوگ مساجد بنانے اور اس کو سنوارنے اور زینت سے آراستہ کرنے میں ایک دوسرے پر فخر کریں گے یہ اخلاص کی کمی اور دنیاوی عزت اور شہرت کی طرف میلان اور جھکاؤ کا نتیجہ ہوگا۔

---

(۳۷) نئے نئے نظریات

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ،

فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ.

(صحیح مسلم : ۱۰/۱/ مقدمة المسلم، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء والاحتیاط فی تحملها)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں بہت سے جھوٹے مکار لوگ ہوں گے جو تمہارے سامنے (اسلام کے نام سے نئے نئے نظریات) اور نئی نئی باتیں پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہو گی اور نہ تمہارے باپ دادا نے ان سے بچنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔

(۳۸) بدترین مخلوق

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ.

(مشکوۃ المصابیح: ۱/ ۳۸/ کتاب العلم، الفصل الثالث، الرقم، ۲۷۶)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایک زمانہ آئے گا جس میں اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا، اور قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، ان کی مسجدیں بڑی بارونق ہوں گی مگر رشد و ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی، ان کے (نام و نہاد) علماء آسمان کی نیلی چھت کے نیچے بسنے والی تمام مخلوق سے بدتر ہوں گے، فتنہ انہیں سے نکلے گا اور انہیں میں لوٹے گا۔ (یعنی وہی فتنے کے بانی بھی ہوں گے اور وہی مرکز و محور بھی)

(۳۹) علمائے حق و علمائے سوء کی تفصیل

عَنْ أَنَسٍ مَرْفُوعًا: اَلْعُلَمَاءُ أُمَنَاءُ الرُّسُلِ عَلَى الْعِبَادِ مَا لَمْ يُخَالِطُوا السُّلْطَانَ

وَيَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا فَإِذَا دَخَلُوا فِي الدُّنْيَا وَخَالَطُوا السُّلْطَانَ فَقَدْ خَانُوا الرُّسُلَ فاعتزلوهم: (اللآلیء المصنوعة فی الاحادیث الموضوعة: کتاب العلم)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا منقول ہے کہ علماء کرام اللہ کے بندوں پر رسولوں کے امین (اور حفاظت دین کے ذمہ دار) ہیں بشرطیکہ وہ (ظلم میں) حکمرانوں سے گھل مل نہ جائیں اور (دینی تقاضوں کو پس پشت ڈالتے ہوئے) دنیا میں نہ گھس پڑیں لیکن جب وہ حکمرانوں سے گھل مل جائیں اور دنیا میں گھس جائیں تو انہوں نے رسولوں سے خیانت کی تو پھر ان سے بچو اور ان سے الگ رہو۔

(۴۰) اسلام کا اجنبی ہو جانا

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةَ حَتّٰى يَجْعَلُ كِتَابُ اللهِ عَارًا وَيَكُوْنُ الإِسْلَامِ غَرِيْبًا.

(اتحاف الجماعة بما جاء فی الفتن والملاحم واشراط الساعة: باب ماجاء فی کثرة القراء والخطباء وقلة الفقهاء)

ترجمہ : حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ کی کتاب (پر عمل کرنے) کو عار ٹھہرایا جائے گا اور اسلام اجنبی ہو جائے گا۔

وضاحت: یعنی قرآن پڑھنے سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کو ذلت سمجھ لیں گے۔

(۴۱) بربادی کے پانچ اسباب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا ظَهَرَتْ فِيْ أُمَّتِيْ خَمْسٌ فَعَلَيْهِمُ الدِّمَار: التلاعن والخمر والحرير والمعازف واكتفاء الرجال بالرجال والنساء بالنساء. (ادب النساء لعبد الملک بن حبیب: باب ماجاء فی کراہیة السحاق للنساء، الرقم، ۱۰۹)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میری امت میں پانچ چیزیں ظاہر ہونے لگیں پس ان پر لازم ہے تباہی کا آنا۔ جب ان میں باہمی لعن طعن عام ہو جائے اور شرابیں پینے لگیں، اور مرد ریشمی لباس پہننے لگیں، اور موسیقی کے آلات عام ہو جائیں اور مرد مردوں سے اور عورتیں عورتوں سے جنسی تسکین پر کفایت کرنے لگیں۔

(۴۲) حرام چیزوں میں تاویلات

عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خطب رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَرْبَعِ جُمَعٍ مُتَوَالِيَاتٍ، يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ: إِذَا اِسْتَحَلَتِ الْخَمْرَ بَالنَبِيْذِ، وَالرِبَا بِالْبِيْعِ، وَالسُحْت بِالْهَدِيَةِ، وَاتَجَرُوْا بِالزَّكَاةِ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ هَلَا كهمْ لِيَزْدَادُوْا إِثْمًا.

(اتحاف الجماعة بماجاء فی الفتن والملاحم واشراط الساعة : باب ما جاء فی استحلال الخمر بتغییر اسمها)

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے مسلسل چار جمعہ میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب امت شراب کو مشروب کے نام سے اور سود کو منافع کے نام سے اور رشوت کو تحفے کے نام سے حلال کرلے گی، اور مال زکوۃ سے تجارت کرنے لگے گی تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہوگا گناہوں میں زیادتی اور ترقی کے سبب۔

وضاحت : شراب کا جواز واباحت قیامت کی ایک نشانی ہے۔شراب کا جواز مہیا کرنے والے بدترین لوگ ہیں خواہ وہ ”علماء“ ہی کیوں نہ ہو۔شراب ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جس سے نشہ پیدا ہو۔ہر وہ چیز جو کثیر مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ بہت سے لوگ شراب نوشی کے جواز کے لیے اس کا نام بدل لیں گے جس طرح موجودہ دور میں شراب کی ایک قسم کو الکوحل سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۴۳) جب پیٹ مقصد بن جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُونُ هِمَّةُ اَحَدِهِمْ فِيهِ بَطْنَهُ،

وَدِیْنُهُ هَوَاهُ. (الزہد والرقائق لابن المبارک والزہد لنعیم بن حماد: باب فی طلب الحلال، الرقم، ۶۱۳)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی کا اہم مقصد شکم پروری بن جائے گا اور خواہش پرستی اس کا دین ہوگا۔

(۴۴) شبہات پیدا کرنا

عَنْ عُمَرَ بِنُ الْخَطَّاب قَالَ اَنَّهٗ سیاتِیْکُمْ نَاس یُجَادِلُوْنَکُمْ بِشُبْهَاتِ الْقُرْاٰنِ فَخَذُوْهُمْ بِالسّنَن فَاِنَّ اَصحَابُ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِکِتَاب اللهِ.

(تفسیر المظہری: سورہ ال عمران(۳): آیۃ ۷)

ترجمہ : حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عنقریب کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن کے ذریعہ سے (دین میں) شبہات پیدا کر کے تم سے جھگڑا کریں گے انہیں سنن (سنتوں) سے پکڑو کیونکہ سنت سے واقف حضرات کتاب اللہ کے صحیح مفہوم کو خوب جانتے ہیں۔

(۴۵) سود کی کثرت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ، قَالَ ابْنُ عِيسَى: أَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهِ.

(سنن أبی داؤود: ۲/ ۳۷۴/ کتاب البیوع، باب فی اجتناب الشبہات)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینا لوگوں پر ایسا دور بھی آئے گا جب کہ کوئی شخص بھی سود سے محفوظ نہیں رہے گا، چنانچہ اگر کسی نے براہ راست سود نہ بھی کھایا ہو تب بھی سود کا بخار یا غبار تو اسے بہر صورت پہنچ کر ہی رہے گا۔

(۴٦) مال کا فتنہ

عَنْ کَعْبِ بِنْ عَیَاض قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: إِنَّ لِکُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ اَلْمَالُ.

(الجامع للترمذی ۲ / ۵۹/ ابواب الزہد: باب ما جاء ان فتنۃ ہذہ الامۃ فی المال)

ترجمہ : حضرت کعب ابن عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہے، اور میری امت کا خاص فتنہ مال ہے۔

وضاحت : مالی فتنے کی شکلیں (۱) مال کے حاصل کرنے میں حرام و حلال کی تمیز نہ کرنا (۲) مال کے حاصل کرنے میں حد سے تجاوز کرنا جس سے دیگر احکامات شرعیہ میں فتور واقع ہو مثلاً اس طرح مشغول ہو گیا کہ نمازوں کی خبر نہ رہی (۳) مال کی محبت میں مبتلا ہو جانا (۴) مال کے خرچ کرنے میں اچھے اور برے مصرف کا خیال نہ کرنا (۵) حرام کاموں کے لیے مال کو خرچ کرنا (٦) فضول طور پر مال کو اڑانا (۷) مال کے صحیح جگہ خرچ کرنے میں بخل کرنا (۸) مال سے حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا مثلاً زکوۃ و صدقات کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا ماں باپ بیوی بچوں اور دیگر رشتہ داروں کے حقوق مالیہ ادا کرنے میں کوتاہی کرنا۔

(حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے ۱٦۷)

(۴۷) رحمت سے دور عورتیں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِيْ اٰخِرِ اُمَّتِيْ رِجَالُ یَرْکَبُوْنَ عَلیٰ سَرْجٍ کَاَشْبَاهُ الرِّحَالَ یَنْزِلُوْنَ عَلیٰ أَبْوَابَ الْمَسَاجِدِ نِسَاؤُهُم کَاسِیَات عَارِیَات عَلیٰ رُؤُوسهنَّ کَأَسْنِمَة الْبُخْتِ الْعِجَافِ الْعنُوْهُنَّ فَإِنَّهُنَّ مَلْعُوْنَاتٍ لَوْ کَانَ وَرَاءَ کُمْ أُمَّة مِنَ الْأُمَمِ خدمتهنَّ نساؤُکُمْ کَمَا خدمکُمْ نِسَاء الْأُمَم قَبْلکُمْ.

(الترغیب والترہیب: کتاب اللباس والزینۃ، باب الترہیب من لبس النساء الرقیق من الثیاب التی تصف البشرۃ، الرقم، ۳۰۳۰)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو ٹھاٹ سے زین پوشوں پر بیٹھ کر مسجدوں کے دروازوں تک پہنچا کریں گے، ان کی بیگمات لباس پہننے کے باوجود برہنہ ہوں گی، ان کے سروں پر لاغر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح بال ہوں گے، ان پر لعنت کرنا کیونکہ وہ ملعون ہوں گے اگر تمہارے بعد کوئی اور امت ہوتی تو تم ان کی غلامی کرتے جس طرح پہلی امتوں کی عورتیں تمہاری لونڈیاں بنیں۔

وضاحت : بعض حضرات فرماتے ہیں زمانے کی چیزوں کے پیش نظر ہے، اور آج کے حالات کے اعتبار سے اونٹ گھوڑے کی بجائے کار و موٹر گاڑیاں اس کی مصداق ہوں گی، اور بعض نے تزئین و زیبائش اس کی وجہ بتائی، غرض یہ ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں لوگ مساجد تک ایسے ایسے ناز ونخرے اور زیب و زینت اور کافرانہ ٹھاٹ باٹ کے ساتھ آئیں گے۔ آخر میں فرمایا کہ ان عورتوں پر لعنت کرو کہ یہ عورتیں ملعون و لعنتی ہیں اور اگر تمہارے بعد کوئی اور امت آنے والی ہوتی تو ان عورتوں کو اس قوم کی عورتوں کا غلام بنا دیا جاتا مگر کوئی اور امت اس کے بعد نہیں ہے اس لیے یہ تو نہ ہوگا کہ کسی کا غلام بنایا جائے مگر ذلیل و خوار تو ہو رہی ہیں۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے: ۲۰۵)

(۴۸) مسلمانوں میں دو امیر کا ہونا

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ فِيْ خُطْبَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ أَنْ يَكُونَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمِيرَانِ، فَإِنَّهُ مَهْمَا يَكُنْ ذَلِكَ يَخْتَلِفْ أَمْرُهُمْ وَأَحْكَامُهُمْ، وَتَتَفَرَّقْ جَمَاعَتُهُمْ، وَيَتَنَازَعُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ، هُنَالِكَ تُتْرَكُ السُّنَّةُ، وَتَظْهَرُ الْبِدْعَةُ، وَتَعْظُمُ الْفِتْنَةُ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى ذَلِكَ صَلَاحٌ. (السنن الکبری للبیہقی: باب لا یصلح إمامان فی عصر واحد، الرقم، ۱۶۵۵۰)

ترجمہ : امام بیہقی نے بروایت ابن اسحاق نقل کیا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (سقیفۂ بنی ساعدہ کے دن) خطبے میں یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ بات تو کسی طرح درست نہیں کہ مسلمانوں کے دو امیر ہوں کیونکہ جب کبھی ایسا ہوگا تو ان کے احکام و معاملات میں اختلاف رونما ہو جائے گا، ان کی جماعت تفرقہ کا شکار ہو جائے گی، اور ان کے درمیان جھگڑے پیدا ہو جائیں گے، اس وقت سنت ترک کر دی جائے

گی، بدعت ظاہر ہوگی، اور عظیم فتنہ برپا ہوگا اور اس حالت میں کسی کے لیے خیر و صلاح نہیں ہوگی۔

وضاحت : حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس میں ملت کی وحدت کی ضرورت کو بیان کیا ہے اور وحدت ملت کو منتشر کرنے والے عناصر کی نشاندہی کی ہے کہ وہ مسلمانوں میں دو امیروں کا ہونا ہے، پھر آپ نے اس کے نتائج پر روشنی ڈالی ہے کہ جب دو امیر ہوں گے اور ہر ایک اپنی چلائے گا تو اس کے نتیجے میں امت میں فرقہ بندی ہوگی اور وہ آپس میں لڑیں گے اور یہ بات بالکل واضح ہے۔

پھر فرمایا کہ سنت متروک اور بدعت ظاہر ہوگی کیونکہ سب سے بڑی سنت تو امت میں اتحاد قائم کرنا ہے۔

غرض اسلام نے سب سے پہلے اتحاد و ملت کا درس دیا، اور دو امارتوں کا ہونا اس اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتا ہے، اس لیے دو امیروں کا وجود سنت کے خلاف ہے اور بدعت محدثہ ہے، پھر فرمایا فتنے بڑھ جائیں گے اور کسی کے لیے بھی اس میں خیر نہیں ہوگی، یہ بات بھی ظاہر ہے کہ جب دو دو امارتیں ایک دوسرے کے مخالف موجود ہوں گی تو فتنے ضرور بڑھیں گے اور یہ بات کسی ایک کے لیے بھی فائدہ مند نہ ہوگی۔

---

(۴۹) دنیا دار علماء

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ أُنَاسًا مِنْ أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ، وَيَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ ، وَيَقُولُونَ : نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ، وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِينِنَا، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ ، كَمَا لَا يُجْتَنَى مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ، كَذَلِكَ لَا يُجْتَنَى مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ : مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا.

(سنن ابن ماجہ: مقدمہ، ۱/ ۲۲/ الانتفاع بالعلم والعمل بہ)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میری امت میں ایک جماعت ہوگی جو دین کا قانون خوب حاصل کرے گی اور قرآن بھی پڑھے گی پھر وہ کہیں گے آؤ ہم ان حاکموں کے پاس جاکر ان کی دنیا میں حصہ لگائیں اور اپنا دین ان سے الگ رکھیں، لیکن ایسا

نہیں ہوسکتا جیسے کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے اور کچھ حاصل نہیں ہوسکتا اسی طرح ان حکام کے پاس جا کر بھی گناہوں کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔

وضاحت : اس بلیغ تشبیہ میں اللہ کے رسول ﷺ نے دنیادار حکام و امراء اور سیاسی عہدے داروں کو کانٹے دار جھاڑیاں قرار دیا ہے اس میں اشارہ ہے کہ ان لوگوں کا قرب وصحبت خطرہ ہی خطرہ ہے جس میں کوئی خیر کا پہلو ہی نہیں، اس لیے یہ سمجھنا کہ ہم ان سے دنیوی مصالح حاصل کر کے، دینی مفاسد سے بچ جائیں گے، خام خیالی ہے۔

(۵۰) زوال کی علامتیں

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَزَالُ الْأُمَّةُ عَلَى شَرِيعَةٍ مَا لَمْ تَظْهَرْ فِيهِمْ ثَلَاثٌ: مَا لَمْ يُقْبَضْ مِنْهُمُ الْعِلْمُ، وَيَكْثُرْ فِيهِمْ وَلَدُ الْخَبَثِ، وَيَظْهَرْ فِيهِمُ السَّقَّارُونَ قَالُوا: وَمَا السَّقَّارُونَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: بَشَرٌ يَكُونُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ تَكُونُ تَحِيَّتُهُمْ بَيْنَهُمْ إِذَا تَلَاقَوْا التَّلَاعُنُ.

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: الرقم، ۸۳۷۱)

ترجمہ : حضرت سہل بن معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ امت شریعت پر قائم رہے گی جب تک کہ ان میں تین چیزیں ظاہر نہ ہوں ان میں سے علم (علماء) کو نہ اٹھا لیا جائے اور ان میں ناجائز اولاد کی کثرت نہ ہو جائے اور لعنت باز لوگ پیدا نہ ہو جائیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا لعنت بازوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ملاقات کے وقت سلام کے بجائے لعنت اور گالی گلوج کا تبادلہ کیا کریں گے (مطلب یہ ہے کہ ملاقات پر سلام کے بجائے اپنے حسد و کینہ بغض و عداوت کی وجہ سے ایک دوسرے پر لعنت و ملامت اور گالی گلوج کریں گے)۔

وضاحت : علم کا اٹھ جانے سے مراد علم دین ہے۔ علم طبعیات یا اس کی انواع واقسام نہیں۔ علم

کے اُٹھ جانے میں عمل بدرجہ اولیٰ شامل ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ کی کتابیں اور علم موجود ہے مگر عمل مفقود ہے۔

(۵۱) زنا کاری عام ہوگی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِى نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَفنى هَذِهِ الْأُمَّةُ حَتَّى يَقُولَ الرَّجُلُ اِلَى الْمَرْاَةِ فَيَفْتَرِشَهَا فِي الطَّرِيقِ فَيَكُونَ خِيَارُهُمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَاءَ هَذَا الْحَائِطِ : (مسند ابی یعلی: الرقم:۶۱۸۳)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ امت اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ یہ حالت نہ ہوجائے آدمی عورت کے ساتھ برسر بازار زنا کرے گا اور اس وقت بہترین آدمی وہ ہوگا جو یہ بات کہے گا: کاش! تم اسے دیوار کے پیچھے چھپ کر کرتے۔

وضاحت : زنا کاری کا عام ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے موجودہ دور میں زنا کاری جنگل میں آگ کی طرح تمام عالم اسلام میں پھیل کر مسلمانوں کے ایمان کو جلا کر راکھ بنا رہی ہے انفرادی طور پر مسلمان مرد وعورت کو زنا جیسے کبیرہ گناہ سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا چاہیے اور اجتماعی طور پر حکومت اور ارباب اقتدار کی ذمہ داری ہے کہ وہ زنا کاری کے تمام راستے اڈے اور وسائل کی بیخ کنی کریں؛ زنا کی حدود کا نفاذ کریں اور اسلامی تہذیب وتمدن کو فروغ دیں۔ مذکورہ پیش گوئی کا وقوع یقینی ہے مگر ہمیں حتی الوسع کوشش واحتیاط کے ساتھ زنا کاروں کی فہرست سے بچتے رہنا چاہیے۔

(۵۲) پڑوسی بُری ہوگی

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَن أشراط الساعة سؤ الجوار، وقطيعة الأرحام، وأن يعطل السيف من الجهاد، وأن تختل

الدنیا بالدین. (اتحاف الجماعۃ : باب ماجاء فی ترک الجھاد)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامتوں میں سے پڑوسی کا برا ہونا اور رشتہ توڑنا اور جہاد کے لیے تلوار (وغیرہ) نہ اٹھانا اور دنیا کو دین پر ترجیح دینا۔

(۵۳) لوگوں کا اجنبی ہونا

عن حذیفة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الساعة فقال علمها عند ربي لا یجلیها لوقتها الا هو ولکن اخبرکم بمشاریطها وما یکون بین یدیها ان بین یدیها فتنة وهرجا قالوا یا رسول الله الفتنة قد عرفناها فالهرج ما هو قال بلسان الحبشة القتل ویلقی بین الناس التناکر فلا یکاد احد ان یعرف احدا:

(مسند احمد: الرقم: ۲۳۳۰۶)

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اور وہی اس کے وقت سے خوب واقف ہے لیکن میں تمہیں قیامت کی کچھ علامتیں بتاتا ہوں جو قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گی۔ قیامت سے پہلے فتنہ اور ہرج ظاہر ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ فتنہ تو ہم جانتے ہیں یہ ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حبشی زبان میں ہرج کے معنی قتل کے ہیں اور فرمایا لوگ آپس میں اجنبی ہو جائیں گے گویا کوئی ایک دوسرے کو پہچانتا ہی نہیں ہے۔

وضاحت : لوگوں کا مسلمان ہونے کے باوجود اجنبی ہو جانا قیامت کی ایک علامت ہے یہ نشانی ہمیں دیکھنے کو نظر آتی ہے بالخصوص شہروں میں ایک گھر کے افراد اپنے پڑوسی گھر کے افراد سے اجنبی ہوتے ہیں۔ ایک ہی مسجد کے دو نمازی بھی ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کا نام بھی بسا اوقات معلوم نہیں کر پاتے لیکن ہمیں اپنے عمل سے اس کے برخلاف لوگوں کے دکھ سکھ میں شامل ہونے کا ثبوت فراہم کرنا چاہیے تاکہ کم از کم مذکورہ نشانی کے مصداق نہ بن سکیں۔

(۵۴) سیاہ خضاب استعمال کرنا

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون في اٰخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحة الجنة.

(سنن ابی داؤد:۲/ ۵۷۸/ کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب السواد)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخر زمانے میں ایک قوم ہوگی جو کبوتر کے سینے کے جیسا سیاہ خضاب کریں گے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔

❁

(۵۵) آپس کا قتل وقتال

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، أَنّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ، وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ، وَيَرِثَ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ.

(الجامع للترمذی:۲/ ۴۰/ابواب الفتن، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنھی عن المنکر)

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کہ قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے امام کو قتل نہ کروگے، اور آپس میں ایک دوسرے کو اپنی تلواروں سے نہ مارو گے، اور جب تک تم میں سے بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث نہ ہوں گے۔

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے مسلمان زمانے کے خلیفہ اور بادشاہ کو قتل کرے گا آپس میں قتل وقتال میں مبتلا ہوگا اور حکومت وامارت فساق کی ہوگی اور یہ سب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کے سبب وقوع پذیر ہونگے۔ (عون الترمذی:۲/ ۴۸)

❁

(۵۶) عرب کا فتنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : تَکُونُ فِتْنَۃٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاھَا فِي النَّارِ ، اللِّسَانُ فِیھَا أَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّیْفِ.

(سنن ابن ماجہ : ۲۸۵/ابواب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں ایک دن رسول کریم ﷺ نے فرمایا عنقریب ایک بڑا فتنہ ظاہر ہونے والا ہے جو پورے عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ (اور اس کے برے اثرات ہر ایک تک پہنچیں گے) اس فتنے میں قتل ہو جانے والے لوگ بھی دوزخ میں جائیں گے، اس فتنے کے وقت زبان کو کھولنا (یعنی کسی کو برا بھلا کہنا اور عیب جوئی و نکتہ چینی کرنا تلوار مارنے سے بھی زیادہ سخت اور مضر ہوگا)۔

وضاحت: اس فتنے سے مراد باہمی قتل و قتال اور لوٹ مار کا وہ فتنہ ہے جو محض ذاتی اغراض و خواہشات کے تحت ہوگا کیونکہ ان کا مقصد اس لڑائی سے اعلاء دین، دفع ظلم، یا اعانت حق نہ ہوگا بلکہ مال و ملک کا حصول مقصد ہوگا۔ (اس لیے قاتل اور مقتول دونوں ہی دوزخ میں جائیں گے)۔

(۵۷) ایمانداری کا اٹھ جانا

عَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : إِذَا ضُیِّعَتِ الْأَمَانَۃُ ، فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ ، قَالَ : کَیْفَ إِضَاعَتُھَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ ؟ قَالَ : إِذَا أُسْنِدَ الْأَمْرُ إِلَی غَیْرِ أَھْلِہِ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ .

(صحیح البخاری : ۲/ ۹۶۱/ کتاب الرقاق، اب رفع الامانۃ، الرقم، ۶۴۹۷)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب ایمانداری دنیا سے جاتی رہے تو قیامت کا منتظر رہ، تو ایک شخص یہ سن کر کہنے لگا یا رسول اللہ ! ایمانداری کیونکر اٹھ جائے گی؟ (یہ کیونکر ہوگا کہ سب بے ایمان ہو جائیں گے) آپ نے فرمایا (ایمانداری اٹھ

جانے سے مراد یہ ہے) کہ حکومت اور خدمت ان لوگوں کو دی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں گے ایسے وقت میں قیامت کا انتظار کرتا رہ۔

(۵۸) امانت کا دلوں سے نکل جانا

حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ ، رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ، حَدَّثَنَا : أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا ، قَالَ : يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ، فَتُقْبَضُ، فَيَبْقَى فِيهَا أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ، فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ، فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ، فَيُقَالُ : إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا ، وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَعْقَلَهُ ، وَمَا أَظْرَفَهُ ، وَمَا أَجْلَدَهُ ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ ، وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ ، وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

(صحیح البخاری: ۲/ ۹۶۱/ کتاب الرقاق، باب رفع الامانۃ، الرقم، ۶۲۴۸)

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک (کا ظہور) تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، آپ نے فرمایا تھا: کہ امانت اللہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں کی تہہ میں اترتی ہے پھر انہوں نے قرآن و حدیث کو جانا، اس کے بعد آپ نے امانت کے اٹھ جانے کا بھی حال بیان کیا، فرمایا آدمی ایک نیند لے گا (اس سے مراد یا تو حقیقتاً سونا ہے یا یہ جملہ اس کی غفلت و کوتاہی میں پڑ جانے سے کنایہ ہے یعنی یاد الٰہی سے

غافل اور اتباع سنت میں کوتاہ ہو جانا مراد ہے یہ دوسری مراد زیادہ واضح ہے) اور (سونے) میں امانت اس کے دل سے نکال لی جائے گی پس امانت کا اثر یعنی نشان (دھبہ) کی طرح رہ جائے گا، پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا (یعنی دین و شریعت سے غفلت کی نیند اور زیادہ طاری ہو جائے گی اور گناہوں کا ارتکاب زیادہ بڑھ جائے گا) تو اس کی امانت کا وہ حصہ بھی نکال لیا جائے گا جو باقی رہ گیا تھا، اب اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا، جیسا کہ تم آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دو تو ایک چھالا پھول آتا ہے (ظاہر میں پھولا اور اٹھا ہوا ہو گا لیکن اس کے اندر خراب اور گندے پانی کے علاوہ) کچھ نہیں ہو گا پھر آپ نے ہاتھ میں ایک کنکری لی اور اس کو اپنے پیر پر ڈالا اور فرمایا (اس صورت حال کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو حسب معمول آپس میں خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہو گا جو امانت کو ادا کرے یہاں تک کہ امانت و دیانت میں کمی آجانے کے سبب کہا جائے گا کہ فلاں قوم کے لوگوں میں فلاں شخص ایماندار ہے، اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے کہ کس قدر عقلمند ہے اور کتنا خوش مزاج ہے اور کس قدر طاقتور اور چالاک ہے (اس کی تعریف کریں گے) حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہو گا، حضرت حذیفہ کہتے ہیں مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزر چکا ہے کہ مجھ کو کسی کی پرواہ نہ تھی کوئی شخص ہو کسی سے بھی معاملہ کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام کا دین اس کو حق کی طرف پھیر لاتا اور اگر نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ میرا حق اس سے دلا دیتے، لیکن آج میں کسی سے معاملہ ہی نہیں کرنا چاہتا ہوں البتہ فلاں فلاں شخص (سے خرید و فروخت کرنا چاہتا ہوں)۔

(۵۹) جہنمی حکام کی پہچان

قَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَيَكُونُ أَئِمَّةٌ مِنْ بَعْدِي يَقُولُونَ وَلَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ، يَتَقَاحَمُونَ فِي النَّارِ كَمَا تَتَقَاحَمُ الْقِرَدَةُ.

(قطعۃ من الحدیث، المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۹۲۵)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے ہوئے عنقریب میرے بعد ایسے امراء ہونگے جو بات کہیں گے اس کی تردید نہیں کی جائے گی اور وہ جہنم میں ایسے گریں گے جیسے بندر گرتے ہیں۔

وضاحت: یعنی جس طرح بندر ایک دوسرے کو دھکا دے کر یا بلا سوچ سمجھے گھستے ہیں اسی طرح یہ امراء و حکام بھی جہنم میں ایک دوسرے کو دھکا دیتے ہوئے گھس جائیں گے، جو الٹی سیدھی ہانکیں گے مگر ان کے ظلم و زیادتی کے خوف سے کوئی ان کی بات کا رد نہ کر سکے گا۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ امراء و حکام کی اغلاط و برائیوں پر روک ٹوک بہت ضروری ہے جو حکام لوگوں کو اس کا حق نہیں دیتے وہ ظالم و خدا کے باغی ہیں اور جہنم میں گرنے والے ہیں۔

(۶۰) علمائے حق کی اطاعت سے نکل جانے والے لوگ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ ، سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ النَّاسِ، يَقْرَءُونَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، فَمَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَقْتُلْهُمْ ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ لِمَنْ قَتَلَهُمْ .

(سنن ابن ماجہ: ۱۴۰/ مقدمہ، باب فی ذکر الخوارج)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو نوجوان ہوگی ہلکی (موٹی) عقل والے ہوں گے، وہ انسانوں میں اچھی بات کہیں گے، قرآن کریم کی تلاوت کریں گے مگر قرآن کریم ان کے حلقوم کے نیچے نہیں اترے گا (یعنی ان کے قلوب میں قرآنی تعلیمات کا حقیقتا کوئی اثر نہ ہوگا) وہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار کے درمیان سے نکل جاتا ہے (یعنی ان کے اندر امام وقت اور اسلاف کی انقیاد واطاعت نہ ہونے کی وجہ سے صحیح عقائد سے دور ہو جائیں گے) جو ان سے ملاقات کرے اسے چاہیے

کہ وہ انہیں قتل کر دے اس لیے کہ ان کو قتل کرنا اللہ کے یہاں اجر کا باعث ہے۔

(۶۱) کمینے لوگ حکومت و دولت پر قابض ہوں گے

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ .

(الجامع للترمذی:۲/ ۴۴/ابواب الفتن، اب ماجاء فی اشراط الساعۃ)

ترجمہ : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ دنیا میں کثرت مال و زر اور اقتدار وحکمرانی کے اعتبار سے سب سے زیادہ نصیبہ ور وہ شخص نہ بن جائے جو خود بھی کمینہ ہے اور کمینہ کا بیٹا ہے۔

وضاحت : دنیا میں بداصل بدسیرت اور بدکار لوگ سب سے زیادہ حکومت و اقتدار اور مال و دولت کے مالک بن جائیں گے۔

(۶۲) نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے تیس دجال

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ دَجَّالًا كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ تَعَالَى .

(سنن اَبی داوٗود:۲/ ۵۹۵/ کتاب الملاحم، باب خبر ابن الصائد)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک نہیں آسکتی جب تک کہ جھوٹے دجال نہ نکل آئیں جن کی تعداد تیس (۳۰) کے لگ بھگ ہوگی ان میں سے ہر ایک اپنے متعلق گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔

(۶۳) میری امت کے بعض قبائل کا مشرکوں سے جاملنا

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

(سنن ابی داؤد: ۲/ ۵۸۳/ کتاب الفتن: ذکر الفتن ودلائلہا)

ترجمہ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ جاملیں گے، اور اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت کے بعض قبائل بتوں کو پوجنے نہ لگیں گے، اور میری امت میں تیس (۳۰) جھوٹے ظاہر ہوں گے (یعنی نبوت کا دعوی کرنے والے) ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب نبیوں کے آخر میں آیا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

وضاحت : (۱) اگر بتوں کا پوجنا حقیقی معنی میں ہو تو کہا جائے گا کہ آخری زمانے میں ایسا وقت بھی آئے گا کہ جب مسلمانوں میں کچھ ایمان و اسلام کا دعوی رکھنے کے باوجود واقعتا بتوں کی پوجا کرنے لگیں گے (۲) یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس میں اشارہ ہو قبر پرستی کی طرف، چنانچہ ایسے مسلمان تو موجودہ زمانے میں بھی ہیں جو اپنی پیشانیاں غیر اللہ کے آگے سجدہ ریز کرتے ہیں (۳) اگر مجازی معنی مراد لیا جائے تو جو مال و دولت اور جاہ و اقتدار کو اپنی زندگی کا اصل مقصد بنالیتا ہے ایسے لوگ ہر زمانے میں پائے جاتے ہیں۔

(۶۴) جہجاہ نامی غلام کا مالک بننا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ.

(صحیح مسلم: ۲/ ۳۹۵/ کتاب الفتن: فصل فی تخریب ذی السویقتین)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ

رات و دن اس وقت تک ختم نہیں ہوں گے (قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی) جب تک کہ جہجاہ نامی غلام حکومت نہ کر لے۔

(٦٥) سمندر کے موجوں کی طرح فتنوں کا جوش مارنا

عن حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قُلْتُ: أَنَا كَمَا قَالَهُ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا لَبَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ.

(صحیح البخاری:١/ ٧٥/ کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوٰۃ کفارۃ، الرقم، ٥١٩)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے (لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر) فرمایا تم میں سے کسی کو فتنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے میں نے (حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا مجھے اسی طرح یاد ہے جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بے شک تم تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (کی بات بیان کرنے) پر یا اس روایت کے بیان کرنے پر جری ہو (حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا کہ انسان جو اپنے اہل وعیال اور اپنے مال و اولاد اور ہمسایہ کے بارے میں مبتلائے فتنہ ہوتا ہے تو نماز، روزہ، صدقہ، اور امر بالمعروف نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرا مقصد اس فتنے کے بارے میں معلوم کرنا نہیں ہے میرا مقصد وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موج کی طرح جوش مارے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ سے کوئی خطرہ نہیں ہے بلاشبہ آپ کے اور اس

فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بتلاؤ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا توڑا جائے گا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر کبھی بند نہ کیا جاسکے گا۔ شقیق کا بیان ہے کہ ہم لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں اسی طرح جانتے تھے جیسے تم کل سے پہلے رات ہو جانے کو جانتے ہو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے (یعنی عمر رضی اللہ عنہ سے) وہ حدیث بیان کی جو پہیلی نہ تھی (یعنی غلط نہ تھی) شقیق کہتے ہیں کہ ہمیں (دروازہ کے متعلق) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کرنے میں ڈر لگا (یعنی ان کا رعب مانع ہوا) تو ہم نے مسروق سے کہا تو انہوں نے پوچھا تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

(٦٦) جو ظالم حکمرانوں کی حمایت کرے گا وہ حوض کوثر سے محروم ہوگا

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ، أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ، وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ، فَقَالَ: اسْمَعُوا، هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ، وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ.

(سنن النسائی: ٢/ ١٦٦/ کتاب البیعۃ، من لم یعن امیرا علی الظلم)

ترجمہ : حضرت کعب بن عجرہ کہتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار دو عددوں میں سے ایک عرب میں سے اور دوسرے عجم میں سے۔ بس آپ نے فرمایا غور سے سنو! کیا تم نے سنا میرے بعد کچھ لوگ امیر و حاکم ہوں گے لہذا جو لوگ ان پر داخل ہوئے یعنی ان کی مصاحبت اختیار کی اور ان کے جھوٹ کو سچ کہا اپنے قول وفعل کے ذریعے ان کے ظلم کی امداد و حمایت کی تو نہ ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہے اور نہ میں ان سے کوئی تعلق

رکھتا ہوں اور نہ وہ لوگ حوض پر میرے پاس آئیں گے اور جو لوگ نہ تو ان امیر کے پاس گئے اور نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہا اور نہ ان کے ظلم کی امداد و حمایت کی تو وہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور وہ حوض پر میرے پاس آئیں گے۔

وضاحت: ولیس بوارد علی الحوض: اس ارشاد گرامی میں ان لوگوں پر سخت وعید ہے جو ظالم حکومت کی امداد و حمایت کرتے ہیں کہ ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔

(عون الترمذی: ۲/ ۴۱۴)

❁

(۶۷) حاکم وقت کا اسلام پر قائم رہنا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَتَكُونُ أُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ، وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِمَ، وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا: أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا صَلَّوْا.

(صحیح مسلم: ۲/ ۱۲۸/ کتاب الامارة، باب وجوب الانکار علی الامراء)

ترجمہ: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ایسے لوگ تم پر حاکم مقرر کیے جائیں گے جن کے بعض افعال تمھیں بھلے معلوم ہوں گے اور بعض برے، لہٰذا جو شخص برے کام کو پہچان لیا وہ بری ہوا، اور جس نے انکار کیا (یعنی زبان سے یہ کہا کہ تمہارا یہ فعل برا ہے) تو وہ (نفاق) سے پاک ہو گیا (یا اپنی ذمہ داری سے بری ہو گیا) وہ سالم رہا (یعنی اس فعل کی برائی اور گناہ اور اس کے وبال میں شریک ہونے سے محفوظ رہا) لیکن جو شخص خوش ہوا اور حاکم کی اتباع کی (تو وہ گناہ اور اس کے وبال میں شریک ہوا) صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم ان کے خلاف جنگ نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں۔

وضاحت: یہاں نماز سے مراد اسلام ہے جیسا کہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے اور حضرت مولانا شبیر تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تصریح کی ہے اس لیے کہ نماز اسلام کا شعار ہے گویا نماز ہے تو اسلام ہے اور نماز نہیں تو ایمان نہیں ہے خلاصہ یہ ہے کہ جب تک حاکم وقت اسلام پر قائم رہے گا اس کے خلاف علم بغاوت بلند نہیں کیا جا سکتا۔

(عون الترمذی: ۲/ ۴۳۹)

❁

(۶۸) مومن کا خواب

عن ابی هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ تَكْذِبُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ، وَمَا كَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ، قَالَ مُحَمَّدٌ: وَأَنَا أَقُولُ هَذِهِ، قَالَ: وَكَانَ يُقَالُ: الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ: حَدِيثُ النَّفْسِ، وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ، وَبُشْرَى مِنَ اللهِ، فَمَنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصَّهُ عَلَى أَحَدٍ، وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، قَالَ: وَكَانَ يُكْرَهُ الْغُلُّ فِي النَّوْمِ، وَكَانَ يُعْجِبُهُمُ الْقَيْدُ، وَيُقَالُ: الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ.

(صحیح البخاری:۲ /۱۰۳۹/کتاب التعبیر، باب القید فی المنام، الرقم،۶۷۴۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک زمانہ وہ آئے گا جس میں خواب جھوٹے نہیں ہوا کریں گے اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس (۴۶) اجزاء میں سے ایک جزء ہے (یعنی علم نبوت کے اجزا میں سے ہے) اور جو چیز نبوت سے ہوگی وہ جھوٹی نہیں ہوگی۔ پھر محمد بن سیرین نے کہا: اور میں بھی یہی بات کہتا ہوں (کہ نبوت کی بات جھوٹی نہیں ہوتی) ابن سیرین نے کہا: اور کہا جاتا تھا کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک رؤیا حدیث النفس ہے (جس کا آدمی اپنے نفس میں تصور کرتا ہے)

دوسرا تخویف الشیطان (جو شیطان کی طرف سے غمگین کرنا ہے) تیسرا رؤیا صالحہ (نیک خواب) جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہوتی ہے۔ پس جو شخص ناپسندیدہ (مکروہ) خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے اور کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے۔ ابن سیرین نے فرمایا اہل تعبیر خواب میں طوق کو (گردن میں) دیکھنا ناپسند کرتے ہیں اور قید کو (یعنی پاؤں میں بیڑی دیکھنے کو) اچھا سمجھتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ قید دین میں ثابت قدمی ہے پختگی ہے (مطلب یہ ہے کہ خواب میں پاؤں میں بیڑی دیکھنا یہ معاصی سے رکاوٹ اور دین میں پختگی کی علامت ہے اس لیے پسند فرماتے تھے)

وضاحت : اذا اقترب الزمان (۱) اس سے مراد وہ ایام ہے جن میں دن و رات برابر ہوتے ہیں وہ موسم بہار کا زمانہ ہے ان میں انسانی مزاج اعتدال پر ہوتا ہے (تعبیر رؤیا کے ماہرین نے کہا ہے

رات و دن کے اعتدال کے زمانے میں دیکھا جانے والا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے)۔ (۲) سرعت مرور ہے یعنی وہ زمانہ جب سال مہینے کی طرح مہینہ ہفتہ کی طرح ہفتہ دن کی طرح اور دن ساعت کی طرح گزرنے لگے اور ایسا زمانہ قرب قیامت میں ہوگا۔ (۳) حضرت مہدی کا زمانہ ہے جب حضرت مہدی کے عدل و انصاف اور رعایا پروری کی وجہ سے سب ہی لوگ آسودگی اور بے فکری کے دن گزاریں گے اس زمانے میں خواب بھی صحیح اور درست ہوں گے کیونکہ وہ راستی کا زمانہ ہوگا۔ (۴) زمانے کے قریب ہونے سے مراد آخری زمانہ اور قرب قیامت ہے جب قیامت قریب ہوگی، اہل علم دنیا سے اٹھا لیے جائیں گے شعائر دین مٹ چکے ہوں گے، فتنے کا دور دورہ ہوگا، زمانہ فترۃ وحی کے زمانے جیسا ہوگا اس لیے اس زمانے میں امت محمدیہ کو رؤیا صالحہ سے نوازا جائے گا اور اس کے ذریعے سے ان کو انذار وتبشیر کی جائے گی۔ (۵) آخری زمانے میں خواب تعبیر کا محتاج نہیں ہوگا اور خواب میں جھوٹ دخل انداز نہیں ہو سکے گا اور اس میں حکمت یہ ہے چونکہ اس زمانے میں مؤمن بے یار مددگار ہوگا پس اس وقت اللہ تعالی مؤمن کو رؤیا صالحہ کے ذریعے معزز مکرم فرمائیں گے۔ (۶) ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا اس سے خروج دجال ویاجوج وماجوج کا زمانہ بھی مراد ہوسکتا ہے چونکہ اس وقت کثرت پریشانی کی وجہ سے رات و دن برابر ہو جائے گا پس رؤیا صالحہ کے ذریعہ مؤمن کی مدد کی جائیگی۔ (عون الترمذی:۲/۴۵۵)

(۶۹) امت کے حق میں ایک پیشین گوئی

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ، فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللهَ وَلْيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ، وَمَنْ يكذب عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

(الجامع للترمذی: ۲ /۵۱/ابواب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم کو تمہارے دشمنوں پر مدد دی جاوے گی اور تم کو ملنے والے ہیں (اموال کثیرہ، غنیمت، مال فئی وغیرہ) اور تمہارے لیے کھولے جاویں گے (یعنی تم فتح کرو گے ملکوں اور شہروں کو) پس تم میں سے جو شخص امارت اور مال

وغیرہ پاوے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرے اور جو جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ دوزخ میں اپنی جگہ ڈھونڈے۔

وضاحت : اس حدیث میں حضور ﷺ نے امت کے حق میں پیش گوئی فرمائی ہے چنانچہ ایک زمانہ طویلہ تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی لیکن مسلمانوں کا قرآن وسنت کو ترک کرنے اور آخرت کو بھول کر عیش وعشرت میں مبتلا ہونے کی وجہ سے کچھ عرصے سے نصاری بھی اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے بلکہ ان کا سیاسی تسلط چل رہا ہے پھر ظہور مہدی کے وقت سے مسلمانوں کا غلبہ ہوگا۔اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جہاد اور حکومت سے مقصد دین ہے اور حکومت و جہاد اقامت دین کے لیے وسائل ہیں۔ (عون الترمذی:۲ /۴۰۷)

(۷۰) طلب کرنے سے پہلے گواہی دینا

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُونَ وَيُحِبُّونَ السِّمَنَ يُعْطُونَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلُوهَا. (الجامع للترمذی: ۲/ ۵۶/ ابواب الشهادات)

ترجمہ : حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ (یعنی صحابہ) ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (یعنی تابعین) اور پھر وہ لوگ جو ان سے متصل ہیں (یعنی اتباع تابعین) اور پھر ان قرنوں کے بعد جن لوگوں کا زمانہ آئے گا ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوں گے جو فربہ (موٹے) ہوں گے اور فربہی کو پسند کریں گے اور (خود بخود) گواہی دیں گے گواہی طلب کرنے سے پہلے۔

وضاحت: السِّمَنَ : موٹاپا۔اس حدیث میں بتایا گیا کہ موٹاپے کا زمانہ آئے گا، ہمارے اس دور میں لوگوں کی جسمانی حرکت بے حد کم ہوگئی ہے۔ انسان کی ہر نوع کی خدمت کے لیے مشین اور آلات

موجود ہیں۔ وہ پیدل نہیں چلتے اور بدنی حرکت برائے نام رہ گئی ہے۔ مالی خوشحالی، آرام دہ زندگی، ہوٹلوں، مزیدار کھانوں اور مٹھائیوں کی کثرت ہے نتیجہ یہ ہوا کہ چھوٹے بڑے سب موٹاپے کا شکار ہو گئے۔ اور اس میں ان لوگوں کی مذمت ہے جو جھوٹے ہوں گے، یا کسی کا حق مارنے یا کسی دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لیے آگے بڑھ کر گواہیاں دیں گے۔

(۱۷) فتنوں کا نزول

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ، يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ.

(صحیح البخاری: ۱ / ۱۵۱/ کتاب التہجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل والنوافل، الرقم، ۱۱۱۴)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ (گھبرا کر) نیند سے بیدار ہو گئے اور فرمایا سبحان اللہ! آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے ہیں، اور کس قدر خزانے اتارے گئے ہیں، ہے کوئی جو ان حجرے والوں کو جگا دے (آپ کی مراد ازواج مطہرات سے تھی کہ وہ اٹھ کر نماز پڑھیں تا کہ رحمت خداوندی حاصل کر سکیں اور عذاب و فتنوں سے بچ سکیں) اے سامعین اکثر عورتیں دنیا میں تو کپڑے پہننے والی ہیں لیکن آخرت میں ننگی ہوں گی۔

وضاحت: رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔ (۱) اکثر عورتیں دنیا میں تو عمدہ سے عمدہ کپڑے پہنیں گی حالانکہ نیک عمل نہ کرنے کی وجہ سے آخرت میں وہ ثواب سے خالی ہوں گی۔ (۲) دنیا میں بہت سی عورتیں بظاہر لباس تقوی پہنی ہوئی معلوم ہوتی ہیں درحقیقت وہ لباس تقوی سے عاری ہیں پس قیامت کے دن وہ ننگی ہوں گی چونکہ حشر کے کپڑے دنیا میں لباس تقوی کے مقدر پر ہوں گے۔ (۳) بہت سی عورتیں نیک شوہر کے ساتھ عقد نکاح کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی لیکن ان پر اعتماد کر کے اعمال صالحہ سے خالی ہوں گی پس آخرت میں شوہر کا نیک ہونا ان کے لیے کوئی فائدہ مند

نہ ہوگا۔ (۴) اکثر عورتیں دنیا میں جسم ظاہر کرنے والے باریک کپڑے پہنیں گی پس اس کی سزا میں آخرت میں وہ ننگی ہوں گی اور لباس تقوی سے محروم رہیں گی۔ (عون الترمذی ۲/ ۱۷۴)

(۷۲) قیامت قائم نہیں ہو گی جب تک اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ، اللهُ.

(صحیح مسلم :۱/ ۸۴/ کتاب الایمان، باب ذھاب الایمان آخر الزمان)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک روزمین پر اللہ اللہ کہنا موقوف نہ ہو جائے۔

تشریح : قیامت اس وقت آئے گی جبکہ دنیا اللہ کی یاد سے اور اللہ کو یاد کرنے والوں سے بالکل خالی ہو جائے گی، زمین پر ایسا کوئی شخص باقی نہیں رہے گا جو خدا کا نام لیوا اور اس کی عبادت کرنے والا ہو۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کائنات کا وجود و بقا اللہ کا ذکر کرنے والوں کی برکت سے ہے جب ان کو اس دنیا سے اٹھا لیا جائے گا تو دنیا بھی باقی نہیں رہے گی۔ (عون الترمذی: ۲/ ۲۰۰)

(۷۳) زمین اپنے خزانے اگل دے گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيءُ الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا.

(صحیح مسلم:۱/ ۳۲۶/ کتاب الزکوۃ، باب بیان اسم الصدقۃ....)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ بھی ہے

کہ زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کی مانند ہوں گے پس ایک قاتل شخص آئے گا اور کہے گا اسی کے لیے میں نے لوگوں کو قتل کیا، اور ایک شخص جس نے ناتا توڑا آئے گا اور کہے گا میں نے اسی مال کے لیے اپنے رشتہ داروں سے ناتا توڑا، اور چور آئے گا اور کہے گا اسی مال کے لیے میرا ہاتھ کاٹا گیا، چنانچہ وہ سب لوگ اس مال و دولت کو یوں ہی چھوڑ دیں گے کہ کوئی بھی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔

(یعنی ان سب کے کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ مال و دولت ایسی چیز ہے کہ جس کی محبت میں اور اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے ایسے ایسے گناہ کیے، اور ایسی ایسی پریشانیوں سے دوچار ہوئے، لیکن جبکہ یہ مال و دولت ہمارے سامنے اور ہمارے اختیار میں ہے اس کی اہمیت نہیں رہ گئی اور ہمیں اس کی کوئی حاجت و ضرورت محسوس نہیں ہوتی) چنانچہ وہ سب لوگ اس مال و دولت کو یوں ہی چھوڑ دیں گے کوئی بھی اس میں سے کچھ نہیں لے گا۔

وضاحت : حدیث کا حاصل یہ ہے کہ آخری زمانے میں زمین اپنے اندر چھپے ہوئے خزانوں کو باہر اگل دے گی ہر طرف معدنیات کا کام زور و شور کے ساتھ جاری ہوگا جس کے ذریعے نسل انسانی مال و دولت کی فراوانی میں غرق ہو جائے گی۔ (عون الترمذی:۲/ ۲۰۳)

(۷۴) جنگ عظیم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَتَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ .

(صحیح البخاری:۱/ ۵۰۹/ کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، الرقم، ۳۴۸۲)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دو جماعتیں باہم جنگ نہ کر لیں گی دونوں میں بڑی زبردست جنگ ہوگی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

(۷۵) اہل بیت کا حاکم ہونا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۴۷/ابواب الفتن، باب ماجاء فی المهدی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہ ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو جو میرے ہم نام ہوگا۔

تشریح: حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ، ہوسکتا ہے کہ عرب کا ذکر ان کی عظمت وشرافت کی بنا پر ہے ورنہ حضرت مہدی کی حکومت ساری دنیا پر ہوگی۔

(۷۶) مدینہ شر پسند لوگوں کو نکال کر پھینک دے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.

(صحیح مسلم: ۱/ ۴۴۴/ باب المدینة تنفی خبثها و تسمی طابة و طیبة)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے بھتیجے کو اپنے قرابت والے کو پکارے گا کہ آؤ خوش حال ملک میں، آؤ خوش حال ملک میں، اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، کاش کہ وہ جان جائیں اور قسم ہے اس پروردگار کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ کوئی شخص مدینے سے بیزار ہو کر نہیں نکلتا ہے، مگر یہ کہ اللہ تعالی اس

سے بہتر دوسرا شخص بھیج دیتا ہے مدینے میں، آگاہ ہو کہ مدینہ ایسا ہے جیسے لوہار کی بھٹی نکال دیتا ہے میل کو اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ نہ نکال دے گا اپنے شریر لوگوں کو جیسے کہ بھٹی نکال دیتی ہے لوہے کی میل کو۔

❋

(۷۷) گائے کی طرح کھانے والے لوگ

عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ مِنَ الْأَرْضِ. (مسند احمد: الرقم، ۱۵۱۷)

ترجمہ : حضرت عمر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جس طرح گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

وضاحت : مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اپنی زبانوں کو کھانے پینے کا وسیلہ و ذریعہ بنائیں گے، بایں طور کہ وہ خوشامد اور چاپلوسی کی خاطر لوگوں کی جھوٹی تعریفیں بیان کریں گے یا بغض و حسد کی بنا پر ان کی جھوٹی مذمت کریں گے، اور اپنی تقریر و تحریر میں زبان دانی اور فصاحت و بلاغت کا جھوٹا مظاہرہ کریں گے تا کہ ان سے دنیا کا مال و زر حاصل کریں اور اپنی خواہشات کی تکمیل کرائیں۔

یہ لوگ اپنی زبانوں کو اپنے ناجائز مقاصد اور خواہشات کی تکمیل کا وسیلہ و ذریعہ بنائیں گے حق و باطل اور سچ جھوٹ کے درمیان قطعا کوئی تمیز نہیں کریں گے اور نہ حلال و حرام کے درمیان کوئی فرق کریں گے۔ (مظاہر حق جدید ۵/ ۴۳۸)

❋

(۷۸) عرب کی تباہی

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِنِ

اقْتِرَاب السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ. (الجامع للترمذی: ۲/ ۲۳۰ ابواب المناقب، باب فی فضل العرب)

ترجمہ: حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی ایک علامت عرب کی تباہی بھی ہے۔

وضاحت: اس میں قیامت کی علامت کے طور پر عرب کی ہلاکت کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ اس وقت ہوگا جبکہ کعبۃ اللہ کی بے حرمتی اور اس کی تخریب خود اس کے ماننے والوں اور اہل عرب کی طرف سے ہوگی۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے: ۱۹۲)

(۷۹) دجال کے گروہ

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ، وَمَجُوسُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ. (سنن أبی داؤد: ۲/ ۶۴۴ کتاب السنۃ، باب فی القدر)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں مجوس ہیں اور اس امت کے مجوس وہ ہیں جو تقدیر کو نہیں مانتے، جو ان میں سے مرجاوے اس کے جنازے میں نہ جاؤ، اور جو ان میں سے بیمار ہو اس کی عیادت نہ کرو، اور وہ دجال کے گروہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ ان کو دجال سے ملادیں۔

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تقدیر خداوندی کا انکار کفر ہے، اس سلسلے میں بے شمار احادیث آئی ہیں اور تمام اہل سنت کا اجماع بھی ہے کہ ہر اچھی اور بری بات اللہ کی تقدیر سے ہوتی ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کچھ باتوں کو پسند کرتے ہیں اور کچھ باتوں کو ناپسند کرتے ہیں مگر جو بھی ہوتا ہے وہ اللہ کی تقدیر سے ہوتا ہے۔ جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں بھی اس قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں جو تقدیر کے مسئلے میں متذبذب نظر آتے ہیں حالانکہ مسئلہ صاف ہے، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر دراصل اس کے ازلی علم پر مبنی ہے، جو وہ ہر شی کے متعلق ازل سے رکھتا ہے کہ کیا ہوگا اور کب ہوگا اور کہاں ہوگا اور کیسا ہوگا؟

اللہ نے اس علم کے مطابق لوح محفوظ میں تقدیریں لکھ دیں اور جو بھی ہوتا ہے اور ہو گا، وہ اسی کے مطابق ہوتا ہے اور ہو گا اور اسی کے فیصلے کے موافق ہو گا، نمازی کا نماز پڑھنا، شرابی کا شراب پینا، مومن کا ایمان لانا، اور کافر کا انکار کرنا سب اسی علم ازلی پر مبنی ہے اور یہ جو بھی ہو گا اس میں کوئی انسان مجبور نہ ہو گا بلکہ اس کو اختیار حاصل ہو گا اور اس اختیار پر مومن کو ثواب ونجات تو کافر کو عقاب وعذاب ہو گا، نمازی کو انعام تو شرابی پر سزا جاری ہو گی۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:۲۹۷)

(۸۰) عورتوں کا فتنہ

عن اسامة بن زيد قال قال رسول اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم ما تركت بعدي فتنة هي اضر على الرجال من النساء.

(صحيح مسلم:۲/۳۵۲/ كتاب الذكر و الدعاء، باب اكثر اهل الجنة الفقراء وأكثر اهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

(۸۱) دنیا داری سے بچو

عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى اللهِ عليه وسلم قال ان الدنيا حلوة خضرة وان الله مستخلفكم فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا الدنيا واتقوا النساء فان اول فتنة بني اسرائيل كانت في النساء.

(صحيح مسلم: ۲/ ۳۵۳/ كتاب الذكر و الدعاء، باب اكثر اهل الجنة الفقراء وأكثر اهل النار النساء وبيان الفتنة بالنساء)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا (بظاہر) میٹھی اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو دنیا میں خلیفہ بنائے گا، پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو، پس

تم دنیا سے بچو۔ (یعنی ایسی دنیا سے جو اللہ تعالی سے غافل کر دے) اور عورتوں سے بچو۔ اس لیے کہ پہلا فتنہ بنی اسرائیل کا عورتوں سے شروع ہوا۔

(۸۲) بیت اللہ کے حج کا متروک ہو جانا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ.

(صحيح البخاري: ۱/۲۱۷/ كتاب المناسك، باب قول الله تعالى جعل الله الكعبة البيت الحرام، الرقم، ۱۵۶۹)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ بیت اللہ شریف کا حج موقوف نہ ہو جائے۔

وضاحت : بیت اللہ شریف کا حج موقوف نہ ہو جائے: اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ایک مدت تک جنگوں اور فسادات کی وجہ سے بیت اللہ کا حج موقوف رہے گا اور پھر دوبارہ جاری ہو جائے گا۔

یا اس کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ کچھ قومیں لوگوں کو بیت اللہ کا حج کرنے سے زبردستی روک دیں گی۔ واللہ اعلم بالصواب (جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی: ۳۵۳)

(۸۳) قبیلہ قریش کا مکمل طور پر ختم ہو جانا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فَنَاءً قُرَيْشٌ وَيُوشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْأَةُ بِالنَّعْلِ فَتَقُولَ إِنَّ هَذَا نَعْلُ قُرَشِيٍّ. (مسند احمد: الرقم، ۷۴۱۸)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرب کے قبائل میں سب سے جلد ختم ہو جانے والا قبیلہ قریش ہے۔ قریب ہے کہ کوئی عورت ایک جوتے کے پاس سے گزرے اور کہے کہ یہ ایک قریشی کا جوتا ہے۔

(۸۴) قریش کے ہاتھوں امت کی ہلاکت

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى أَيدي

غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ.

صحيح البخاري:۲/ ۱۰۴٦/ كتاب الفتن، باب قول النبي صلى اللهُ عليه وسلم هلاك امتي على يدي، الرقم،(٦٧٨١)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کی ہلاکت و تباہی قریش کے چند نوجوان لڑکوں کے ہاتھوں ہو گی۔

(۸۵) قیامت کی بہتر (۷۲) علامات

عن حذيفة بن اليمان قال قال رسول اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم : من اقتراب الساعة اثنتان وسبعون خصلة : إذا رأيتم الناس أماتوا الصلاة، وأضاعوا الأمانة، وأكلوا الربا، واستحلوا الكذب، واستخفوا الدماء، واستعلو البناء، وباعوا الدين بالدنيا، و تقطعت الأرحام، ويكون الحكم ضعفا، والكذب صدقا، والحرير لباسا، وظهر الجور، وكثر الطلاق، و موت الفجاءة، وائتمن الخائن، وخون الأمين، وصدق الكاذب، وكذب الصادق، وكثر القذف، وكان المطر قيظا، والولد غيظا، وفاض اللئام فيضا، وغاض الكرام غيظا، وكان الأمراء فجرة، والوزراء كذبة، والأمناء خونة، والعرفاء ظلمة، والقراء فسقة، وإذا لبسوا مسك الضأن، قلوبهم انتن من الجيفة، وامر من الصبر، يغشيهم الله فتنة يتهاوكون فيها تهاوك اليهود الظلمة، وتظهر الصفراء، يعني الدنانير، وتطلب البيضاء، يعني الدراهم، و تكثر الخطايا، وتغل الأمراء، وحليت المصاحف، وصورت المساجد،

وطولت المنائر، وخربت القلوب، وشربت الخمور، وعطلت الحدود، وولدت الأمة ربتها، وترى الحفاة العراة وقد صاروا ملوكا، وشاركت المرأة زوجها في التجارة، وتشبه الرجال بالنساء والنساء بالرجال، وحلف بالله من غير أن يستحلف، وشهد المرء من غير أن يستشهد، وسلم للمعرفة، وتفقه لغير الدين، وطلبت الدنيا بعمل الآخرة، واتخذ المغنم دولا، والأمانة مغنما، والزكاة مغرما، وكان زعيم القوم أرذلهم، وعق الرجل أباه، وجفا أمه، وبر صديقه، وأطاع زوجته، وعلت أصوات الفسقة في المساجد، واتخذت القينات والمعازف، وشربت الخمور في الطرق، واتخذ الظلم فخرا، وبيع الحكم، وكثر الشرط، واتخذ القران مزامير، وجلود السباع صفاقا، والمساجد طرقا، ولعن آخر هذه الأمة اولها، فليتقوا عند ذلك ريحا حمراء، وخسفا، ومسخا، وآيات. (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء)

ترجمہ : حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب بہتر (۷۲) علامتیں ظاہر ہوں گی، (۱) جب تم لوگوں کو دیکھو کہ نماز کو برباد کر دیں، (۲) اور امانت کو ضائع کر دیں، (۳) اور سود کھانے لگیں، (۴) اور جھوٹ کو حلال سمجھیں، (۵) خون کرنے کو ہلکا سمجھیں، (۶) اور عمارتوں کو بلند کریں، (۷) دین کو دنیا کے بدلے میں بیچ دیں، (۸) رشتہ داری کو توڑ دیں قطع رحمی کریں، (۹) اور فیصلہ کمزور ہو جائے، (۱۰) اور جھوٹ سچ بن جائے، (۱۱) ریشم لباس ہو جائے، (۱۲) ظلم پھیل جائے، (۱۳) طلاق زیادہ ہو جائے، (۱۴) اچانک کی موتیں بڑھ جائیں، (۱۵) خائن کو امانتدار، (۱۶) اور امانت دار کو خائن قرار دیا جائے، (۱۷) جھوٹے کو سچا (۱۸) اور سچے کو جھوٹا قرار دیا جائے، (۱۹) اور تہمتیں زیادہ سے زیادہ لگائی جانے لگیں، (۲۰) اور بارش خشکی کا ذریعہ ہے، (۲۱) اور لڑکا غصے کا سبب بن جائے، (۲۲) اور کمینے لوگ پھیل جائیں، (۲۳) اور شریف لوگ کم ہو جائیں، (۲۴) حکمران فاجر بن جائیں، (۲۵) اور وزرا کاذب بن جائیں، (۲۶) امانت دار خائن بن جائیں، (۲۷) نگران ظالم بن جائے، (۲۸) قراء فاسق بن جائیں، (۲۹) اور جب بھیڑ کے مشک کا لباس پہنے، (۳۰) تو ان کے

دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں (۳۱) اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں، (۳۲) اللہ تعالی ان کو ان پر ان پر ایسا فتنہ ڈالیں گے جس میں وہ یہود کی طرح حیران و پریشان ہو جائیں گے، (۳۳) دینار پھیلے گا، (۳۴) اور چاندی طلب کیا جائے گا، (۳۵) خطائیں بڑھ جائیں گی، (۳۶) امراء خیانت کرنے لگیں گے، (۳۷) قرآن کریم کو آراستہ کیا جائے گا، (۳۸) مسجد میں نقش و نگار کیا جائے گا، (۳۹) میناروں کو بلند کیا جائے گا، (۴۰) دل اجڑ جائیں گے، (۴۱) شراب پی جائے گی، (۴۲) حدود اور سزائیں معطل ہو جائیں گی، (۴۳) لڑکیاں اپنے آقا کو جنیں گی، (۴۴) اور تم دیکھو گے برہنہ پیر اور برہنہ بدن بادشاہ بن جائیں گے، (۴۵) عورتیں اپنے شوہر کے ساتھ تجارت میں شریک ہو جائیں گی، (۴۶) مرد عورتوں کی مشابہت اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی، (۴۷) اللہ کی قسم کھائیں گے بغیر قسم لیے، (۴۸) اور مرد گواہی دے گا بغیر گواہی کے مطالبے کے، (۴۹) اور سلام پہچان کی بنیاد پر کیا جائے گا، (۵۰) دین کے علاوہ کے لیے فقہ حاصل کیا جائے گا (۵۱) آخرت کے عمل سے دنیا طلب کی جائیں گی، (۵۲) اور مال غنیمت کو اپنی ذاتی دولت بنالیا جائے گا، (۵۳) امانت کو مال غنیمت سمجھ لیا جائے گا، (۵۴) اور زکوۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے گا، (۵۵) قوم کا لیڈر سب سے ذلیل ہوگا، (۵۶) آدمی اپنے باپ کی نافرمانی کرے گا، (۵۷) اپنی ماں کے ساتھ ظلم زیادتی کرے گا، (۵۸) اور اپنے دوست سے وفاداری کرے گا، (۵۹) اور اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا، (۶۰) فاسقوں کی مسجدوں میں آوازیں بلند ہو جائیں گی، (۶۱) ناچنے والی اور بانسری اختیار کی جائیں گی، (۶۲) اور راستوں میں شراب پی جائے گی، (۶۳) اور ظلم کو فخر سمجھا جائے گا، (۶۴) فیصلے کو بیچ دیا جائے گا، (۶۵) پولس کی کثرت ہوگی، (۶۶) اور قرآن کو باجا بنالیا جائے گا، (۶۷) درندوں کی کھالوں کو بیچا جائے گا، (۶۸) اور مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا، (۶۹) اس امت کا آخری حصہ پہلے والوں کو لعنت کرنے لگے گا، (۷۰) لہذا اس وقت سرخ اندھی (۷۱) اور دھنسے جانے (۷۲) اور شکلوں کے مسخ کیے جانے اور بہت سی نشانیوں سے بچو۔

حدیث کے چند جملوں کی تشریح:

أماتوا الصلاة : لوگ نماز غارت کرنے لگیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ (۱) نماز میں غفلت و سستی۔ (۲) شرائط فرائض واجبات و آداب کی رعایت سے ادا نہیں کریں گے۔ (۳) اخلاص اور خشوع وخضوع میں کمی کریں گے۔

وكثر الطلاق : طلاق عام ہو جائے گی: آج یہ بات کھلی طور پر دیکھی جارہی ہے، ذرا ذرا سی بات پر لوگ طلاق دے دیتے ہیں اور طلاق بھی ایک دو نہیں مکمل تین طلاق، حالانکہ طلاق اسلام میں ناپسندیدہ ہے، صرف بضرورت استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے، نیز اسلام میں طلاق کا ایک خاص طریقہ بھی مقرر ہے اور اس کا وقت بھی بتایا گیا ہے، اس طریقے کی رعایت کے بغیر طلاق دینا گناہ کی بات ہے، اسی طرح بات بات پر طلاق دینا جرم ہے۔

وإذا لبسوا مسك الضأن : لوگ بھیڑ کی کھالیں پہننے لگیں گے: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو زاہد و راہب اور صوفی بزرگ ظاہر کرنے کے لیے لوگ بھیڑ کی کھال کا لباس پہنیں گے حالانکہ ان کے دل دنیا کی محبت میں گرفتار ہوں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس امت میں بھی ایسے دھوکے باز ہوں گے جو بھیڑ کے روپ میں بھیڑیے کے مصداق ہوں گے۔

قلوبهم انتن من الجيف: ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ تلخ ہوں، اس وقت اللہ تعالی انہیں ایسے فتنے میں ڈال دے گا جس میں یہودی ظالموں کی طرح بھٹکتے پھریں گے۔ مطلب یہ کہ گناہ کرتے کرتے ان کے دل انتہائی بدبودار اور کڑوے ہو جائیں گے، ان میں محبت الٰہی وعشق رسول کی حلاوت نہ ہو گی، اور نہ دین و شریعت سے تعلق و وابستگی کی خوشبو ہو گی۔ اس کی وجہ سے آدمی حق و باطل کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اور حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھ لیتا ہے اور یہودی ظالموں کی طرح حیران وسرگرداں رہتا ہے۔

وتظهر الصفراء (يعني الدنانير) وتطلب البيضاء (يعني الدراهم) : سونا عام ہو جائے گا اور چاندی کی مانگ ہو گی: اس سے مراد عیاشی اور دنیا پرستی اور اسباب آسائش و آرائش میں اضافہ اور بڑھوتری ہے کہ قیمتی اشیاء جیسے سونا عام ہو جائے گا، حتی کہ لوگوں کو چاندی دیکھنے کو بھی نہ ملے گی کہ وہ معمولی وحقیر چیز ہو جائے گی، اس لیے لوگ اس کو طلب کریں گے، کیونکہ جب کوئی چیز کم ہو جاتی ہے تو اس کی مانگ زیادہ ہو جاتی ہے۔

وحليت المصاحف وصورت المساجد وطولت المنائر : قرآن کو آراستہ کیا جائے گا اور مساجد میں نقش و نگار کیے جائیں گے اور اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے: یعنی ظاہر پر محنت ہو گی اور دکھاوا ہو گا، ناموری و شہرت مقصد ہو گا، مگر دل کی اصلاح کی فکر نہ ہو گی اور وہ

اللہ و رسول کی محبت و عظمت سے خالی ہوں گے۔

وعطلت الحدود : شرعی سزاؤں کو معطل کر دیا جائے گا: یعنی اسلام میں مقررہ سزاؤں کو ختم کر کے من مانی سزائیں جاری کی جائیں گی، جس سے لوگوں میں مزید برائیاں پھیلیں گی، چوری اور شراب نوشی وغیرہ بدعملیاں اور رزائل عام ہوں گے، کیونکہ جب سزا نہ ہوگی تو اس کا یہی نتیجہ ہوگا، آج یہ حدیث عموماً سبھی ملکوں پر اور بالخصوص اسلامی ملکوں پر صادق آتی ہے، جہاں آج اسلامی سزاؤں کو انگریزوں اور یہودیوں کے اعتراضات کی وجہ سے معطل کر کے رکھ دیا گیا ہے یا جزوی طور پر چند سزاؤں کو باقی رکھا گیا ہے اور اکثر حدود کو معطل کر رکھا ہے۔

وتفقه لغير الدين : غیر دین کے لیے قانون شرعی پڑھا جائے گا: یعنی آخرت کے عمل سے دنیا کمائی جائے گی، یہ علمائے سو کا کردار ہے جو صرف مال پیسے کی خاطر، قرآن و حدیث اور فقہ پڑھاتے ہیں اور آخرت مقصود نہیں ہوتی، اس لیے ایسے لوگ عالم ہونے کے باوجود دنیا پرست و دنیا دار ہوتے ہیں، حضرت مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کے لیے دین کا علم حاصل کرنا جتنا عمدہ اور اچھا کام ہے، علم دین کو دنیا کے لیے سیکھنا اسی قدر بدترین کام ہے۔

ولعن آخر هذه الأمة أولها : امت کا پچھلا حصہ پہلے لوگوں کو لعن طعن کرنے لگے گا: یعنی بعد میں آنے والے لوگ، گزرے ہوئے لوگوں مثلاً: صحابہ کرام، تابعین عظام، ائمہ دین و علماء و فقہا امت پر لعن طعن کرنے لگیں، یہ بھی سخت ترین گناہ ہے جس پر دنیا میں بھی بڑے بڑے عذابات آتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ کہ اسلاف کرام پر لعنت و طعنہ زنی دراصل اسلام پر طعنہ زنی ہے، اور اسلام پر طعنہ زنی کس قدر بری اور خطرناک بات ہے، یہ سب کو معلوم ہے اسلاف اسلام میں سب سے زیادہ دین سے اور اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام سے قرب رکھنے والے، دین کی اشاعت و تبلیغ میں سب سے زیادہ محنت و مجاہدہ کرنے والے اور دین کی خاطر سب سے زیادہ تکالیف و مصائب کو برداشت کرنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں، لہذا اسلاف کرام میں سے صحابہ کرام پر لعنت و طعن، اور ان پر سب و شتم سب سے زیادہ بڑا گناہ اور بد دینی کی بات ہوگی۔

وفشو القلم : قیامت سے پہلے قلم کی بڑی اشاعت ہوگی: (یعنی کتابوں اور کتاب لکھنے والوں کی بھرمار و کثرت ہوگی) مؤلفین مصنفین کی کثرت ہوگی، اور وہ کتابیں لکھیں گے، اس طرح

کتابوں کی بھرمار ہو گی، چنانچہ آج کے دور پر یہ بات پوری طرح صادق آتی ہے، ہر کس و ناکس، عالم و جاہل مصنف و مؤلف بنا ہوا ہے، یہ خود ساختہ محقق حق و باطل کی تمیز کے بغیر محض اپنے جاہلانہ خیالات و نظریات پر کتابیں لکھتے اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اپنے آپ کو علماء سے مستغنی سمجھنے لگتے ہیں، اور ان جاہلانہ کتابوں پر اعتماد کر کے بد دین و بدعقیدہ ہو جاتے ہیں، چنانچہ مستشرقین کی کتابیں پڑھ کر کتنے لوگ دین سے بدظن اور اسلام سے مرتد ہو چکے ہیں، یا کم از کم شک و شبہ میں گرفتار ہو کر متذبذبانہ زندگی گزار رہے ہیں، اسی طرح منکرین حدیث کی کتابوں سے کتنے لوگ حدیثوں سے بدظن ہو گئے اور ائمہ محدثین کی محنتوں اور جانفشانیوں کا مذاق اڑانے لگے، یہ سب دراصل وہی قلم کا طوفان ہے جس نے لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔

(۸۶) مسخ، خسف، قذف کا ظاہر ہونا

مسخ: کا مطلب ہے کسی چیز کی شکل اور جسمانی ہیئت تبدیل کر کے اسے کوئی دوسری چیز بنا دینا۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو سزا کے طور پر بندر اور خنزیر بنا دیا تھا۔ ارشاد باری تعالی ہے: **فلما عتوا عن ما نهوا عنه قلنا لهم كونوا قردة خسئين.** (سورہ اعراف:۷/۱۶۶)

ترجمہ: پھر جب وہ اس بات میں حد سے بڑھ گئے جس سے انھیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے ان سے کہہ دیا کہ ذلیل بندر بن جاؤ۔

اور ارشاد ہوا: **وجعل منهم القردة والخنازير.** (سورہ مائدہ:۵/۶۰)

ترجمہ: اور ان میں سے بعض کو بندر اور سور بنا دیا۔

خسف: کا مطلب ہے زمین کا پھٹنا اور جو کچھ اس کے اوپر ہو اس کو نگل لینا۔

قذف: کا معنی ہے آسمان سے پتھروں کی بارش ہونا، جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم کے ساتھ ہوا کہ جب اللہ نے ان کو سزا دی تو آسمان سے ان پر پتھر برسائے گئے۔ یا جس طرح اللہ تعالی نے ابرہہ اور اس کی قوم کو سزا دی، جب وہ کعبہ کو گرانے کے لیے آیا تو اللہ نے ان پر کنکریاں برسائیں۔

(۸۷)

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولُ اللهِ، وَمَتَى ذَاكَ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُورُ.

(الجامع للترمذي:۲/۴۵/ باب ما جاء في أشراط الساعة)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت کے بعض لوگوں کو زمین میں دھنسایا جائے گا، بعض کی شکلیں مسخ کر دی جائیں گی اور بعض پر پتھروں کی بارش ہوگی۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! یہ چیزیں کب واقع ہوں گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جب گانے والیاں اور آلات موسیقی بہت ہو جائیں گے اور لوگ شراب پینا شروع کر دیں گے۔

(۸۸)

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ هٰذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ، وَمَسْخٌ، وَقَذْفٌ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۴۲/ ابواب الفتن، باب ما جاء فی الخسف)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری زمانے میں اس امت میں خسف، مسخ اور قذف کے واقعات ہوں گے۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں نیک لوگوں کی موجودگی میں بھی ہلاک کر دیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، جب فسق و فجور کی کثرت ہو جائے گی۔

(۸۹)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، قَالَتْ: قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ .

(صحیح البخاری: ۱/ ۲۸۴/ کتاب البیوع، باب ما ذکر فی الاسواق، الرقم، ۲۰۷۱)

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک لشکر کعبہ پر حملہ آور ہوگا۔ (دوران سفر) جب وہ ایک کھلے میدان میں ہوں گے تو اول سے آخر تک ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا؛ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ان تمام کو کیسے دھنسا دیا جائے گا جبکہ ان میں ایسے لوگ بھی ہوں گے جو حملہ آوروں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے کے سارے زمین میں دھنسا دیے جائیں گے؛ پھر انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے جانا۔

(۹۰) علامات قیامت کی چند پیشین گوئیاں

عن أبي موسى الأشعري عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى يجعل كتاب الله عارا ويكون الاسلام غريبا حتى تبدوا الشحناء بين الناس وحتى يقبض العلم ويتقارب الزمان وينقص عمر البشر وتنتقص السنون والثمرات ويؤتمن التهماء ويتهم الامناء ويصدق الكاذب ويكذب الصادق ويكثر الهرج قالوا وما الهرج يا رسول اللهِ قال القتل وحتى تبنى الغرف فتطاول وحتى يحزن ذوات الاولاد وتفرح العواقر ويظهر البغي والحسد والشح ويهلك

الناس ویکثر الکذب ویقل الصدق وحتی تختلف الامور بین الناس ویتبع الهواء ویقضی بالظن ویکثر المطر ویقل الثمر ویغیظ العلم غیظاً ویفیض الجهل فیضاً و حتی یکون الولد غیظاً والشتاء قیضاء وحتی یجهر بالفحشاء وتروی الارض ریاً ویقوم الخطباء بالکذب سیجعلون حقي لشرار امتي فمن صدقهم بذلك ورضي به لم یرح رائحه الجنة. (تاریخ دمشق لابن عساکر: الرقم، ۲۶۱۰)

ترجمہ: حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کو عار ٹھہرایا جائے گا، اور اسلام اجنبی ہو جائے گا یہاں تک کہ ان لوگوں کے درمیان کینہ پروری عام ہو جائے گی، اور علم اٹھا لیا جائے گا، اور زمانہ قریب ہوگا، اور انسان کی عمر کم ہوگی، سالوں اور پھلوں میں کمی ہوگی، اور ملزمین کو امن دار بنایا جائے گا، اور امانت دار کو ملزم بنا دیا جائے گا، اور جھوٹے کو سچا، اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا، اور ہرج کی کثرت ہوگی، صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل عام ہے یہاں تک کہ اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا، اور صاحب اولاد عورتیں غمزدہ ہوں گی، اور بے اولاد خوش ہوں گی، ظلم اور حسد اور شح (لالچ) ظاہر ہوں گے، اور لوگ ہلاک ہوں گے، جھوٹ کی کثرت ہوگی، اور سچ کم ہوگا، یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان کاموں میں اختلاف ہوگا، خواہشات کی پیروی کی جائے گی، اور گمان پر فیصلہ کیا جائے گا، اور بارش کی کثرت ہوگی، اور پھل کم ہوں گے، علم کے سوتے خشک ہوتے جائیں گے، اور جہالت کا سیلاب امنڈ آئے گا، اولاد غم و غصہ کا موجب ہوں گی، اور موسم سرما میں گرمی ہوگی، اور یہاں تک کہ بدکاری علانیہ ہونے لگے گی، اور زمین سکڑ جائے گی، خطیب اور مقرر جھوٹ بولیں گے، حتی کہ میرا حق میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے، بس جس نے ان کی تصدیق کی اور ان سے راضی ہوا اسے جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔

حدیث کے چند جملوں کی تشریح :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں بھی قرب قیامت کی علامتوں میں سے کچھ علامتوں کا تذکرہ کیا اس کی مختصر تشریح یہ ہے۔

حتی یجعل کتاب اللہ عارا : کہ لوگ قرآن سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کو عار اور ذلت سمجھ لیں گے، اس کے بالمقابل انگریزی تعلیم اور عصری علوم کو عزت کی چیز سمجھا جائے گا، آج نہ تو دینی تعلیم کی اہمیت ہے نہ قرآن پاک کو حفظ کرنے اور پڑھنے کی کوئی قدر ہے، بلکہ الٹا اس تعلیم کی تحقیر و تذلیل دیکھنے کو ملتی ہے۔

ویکون الاسلام غریبا : اور دوسری بات یہ فرمائی کہ اسلام اجنبی ہو جائے گا یعنی لوگ اس سے اور اس کی تعلیم سے اتنے دور ہو جائیں گے کہ ان کو یہ باتیں اجنبی اور نئی معلوم ہوں گی اور لوگ آسانی سے اس کو قبول نہ کریں گے۔

حتی تبدوا الشحناء بین الناس : پھر آپ نے فرمایا کہ لوگ ایک دوسرے سے نفرت و کدورت بغض و عناد رکھیں گے، ایک دوسرے کو برا سمجھیں گے اور اس سے کینہ اور نفرت رکھیں گے اور اس کی اصل وجہ خود غرضی اور دنیا طلبی ہے۔

وینقص عمر البشر : پھر آگے فرمایا انسان کی عمر کم ہوجائے گی یعنی عمر گھٹ جائے گی جوانی کی عمر میں بھی کثرت کے ساتھ اموات ہوتی رہتی ہیں۔ یا یہ مطلب ہے کہ عمر میں برکت کم ہو جائے گی کہ پہلے لوگ اپنی عمر میں جتنا کام کرتے تھے اتنا کام اتنی عمر میں نہ ہو سکے گا۔

وتنتقص السنون والثمرات : اسی طرح سالوں کی اور پھلوں کی کمی کا ایک مطلب یہ ہے کہ ان کی مقدار میں کمی ہو جائے گی، وقت ایسا گزر جائے گا کہ پتہ بھی نہ چلے گا اور ادھر سال ختم ہو چکا ہو گا اور پھلوں میں بھی کمی ہو گی اناج غلہ کم ہو جائے گا چنانچہ آج ساری دنیا کا اسی پر رونا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے غذا حاصل نہیں ہو رہی ہے اور اسی لیے اس پر بھی محنتیں صرف ہو رہی ہیں کہ اولاد نہ ہو اور بچے کم سے کم ہوں، اور اناج غلہ کی کمی کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ مقدار میں تو کمی نہ ہو گی البتہ ان کی برکتیں ختم ہو جائیں گی اور پھلوں اور غلوں کے استعمال کے باوجود نہ سیرابی ہو گی نہ قوت میں اضافہ ہو گا بلکہ بیماریاں اور کمزوریاں بڑھتی جائیں گی یہ برکت میں کمی کا نتیجہ ہو گا۔

وحتی تبنی الغرف فتطاول : آگے آپ نے فرمایا اونچی اونچی عمارتوں پر فخر کیا جائے گا آج ہر جگہ نئی عمارتوں کی تعمیر اور خوشنما منظر کا سلسلہ دکھائی دیتا ہے جس میں امیر و غریب شاہ و گدا سب کے سب اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور فخر و ناز کر رہے ہیں۔

وحتی یحزن ذوات الاولاد وتفرح العواقر : پھر آگے فرمایا صاحب اولاد عورتیں غمزدہ اور بے اولاد عورتیں خوش ہوں گی اس کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کے ہونے پر فکر و پریشانی محسوس کرتے ہیں اور غم و رنج کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اولاد کے نہ ہونے پر خوشی ومسرت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بچوں کے کم کرنے یا نہ ہونے کی تدبیریں کی جاتی ہیں اور آج کل نوجوان جوڑے اپنی عیاشی اور فحاشی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے پہلے ہی دن سے کوشش کرتے ہیں کہ بچے نہ ہوں اور اس کے لیے بعض لوگ دائمی طور پر حمل کو روکنے کی تدابیر اختیار کرتے ہیں۔ اور جب سے دنیا میں فیشن پرستی کا دور دورہ ہوا دنیا والوں کے نظریات وخیالات اور عقل وفہم کے پیمانے ہی بدل گئے ہیں، پہلے زمانے میں عورت کا بانجھ ہونا اور بے اولاد ہونا عیب تھا اور اس کی وجہ سے عورتیں رنج غم کرتی تھیں اور عورت کا صاحب اولاد ہونا خوشی کا پیغام ہوتا تھا مگر اب معاملہ الٹا ہے بچوں کے ہونے پر فکر و پریشانی محسوس کرتے ہیں اور غم ورنج کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اولاد کے نہ ہونے پر خوشی ومسرت کا مظاہرہ کرتے ہیں اور بچوں کے کم کرنے یا نہ ہونے کی تدبیریں کی جاتی ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کے نہ ہونے پر خوشی بھی علامات قیامت میں سے ہے۔

ویقضی بالظن : آگے فرمایا شریعت کے احکام کا علم نہ ہونے کے باوجود اپنے قیاس و گمان کی بنیاد پر لوگ فیصلے کریں گے حق کو باطل اور باطل کو حق قرار دیں گے اور حقدار کو محروم اور غیر حقدار کو حقدار قرار دیں گے آج بہت سی مساجد میں کمیٹی کے جاہل لوگ فیصلے کرنے کی جرأت کرتے ہیں اور من مانا فیصلے کرتے ہیں یہ بھی اس کا مصداق ہے۔

ویکثر المطر ویقل الثمر : پھر آگے فرمایا بارش خوب ہوگی مگر پھل وغلہ کم ہوگا یہ انسانوں کے گناہوں کا وبال ہوگا گناہوں کے وبال کی ایک صورت تو یہ ہے کہ بارشیں ہی نہ ہوں جیسے کہ بارہا ایسا ہوتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بارش تو خوب ہوتی ہے مگر اس سے باغات کے پھلنے اور کھیتیوں کے اگنے کا فائدہ نہیں ہوتا۔

ویغیظ العلم غیظا ویفیض الجھل فیضا : پھر آگے فرمایا قرب قیامت میں علم کے چشمے سوکھ جائیں گے اور یہ علماء کے ختم ہو جانے سے ہوگا اور جب علماء ختم ہوں گے اور اس طرح علم کے چشمے ابلنے کے بجائے سوکھ جائیں گے تو ظاہر ہے کہ جہل کا سیلاب امنڈ آئے گا اور ہر جگہ جہالت وجاہلوں

کی حکومت چلے گی نہ اس سے مساجد بچیں گے نہ مدارس محفوظ ہوں گے ہر جگہ جہالت کا قبضہ ہو گا۔

ویکون الولد غیظا : پھر آگے فرمایا اولاد غم و غصہ کا سبب ہو گی ایک یہ کہ اولاد کا ہونا موجب غم ہو گا اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ اولاد ماں باپ کی نافرمان اور گستاخ و بے ادب اور غلط کار ہونے کی وجہ سے ماں باپ دکھ و رنج میں مبتلا ہوں گے اور اولاد بجائے باعث فرحت ہونے کے باعث رنج و غم ہوں گی۔

وتروی الأرض ریا : پھر آگے فرمایا زمین اس طرح سکڑ جائے گی گویا پوری زمین ایک شہر ہے چنانچہ آج اس کا مشاہدہ اچھی طرح ہوتا ہے کہ پوری دنیا ایک مربوط لڑی کی طرح ہو گئی ہے، ہزاروں میل کا سفر گھنٹوں میں پورا ہو رہا ہے ایک آدمی صبح ایک ملک میں کرتا ہے تو اس کی دو پہر دوسرے ملک میں ہوتی ہے۔

ویقوم الخطباء بالکذب : پھر آگے فرمایا خطیب لوگ جھوٹ بکیں گے یہاں تک کہ میرا حق میری امت کے بدترین لوگوں کے لیے تجویز کریں گے مطلب یہ ہے کہ فاسق و فاجر اور بے ایمان لوگ اللہ کے نبی ﷺ کی شریعت کے خلاف باتیں اپنے خطبوں میں بیان کریں گے اور لوگوں کو بہکائیں گے اپنی تقریروں کو جھوٹی حدیثوں اور جھوٹے قصوں سے زینت دے کر شریعت و سنت کے خلاف باتوں کو لوگوں میں رائج کریں گے۔

لم یرح رائحہ الجنہ : پھر آگے فرمایا ان کی تصدیق کرنے والے اور ان سے راضی ہونے والے کو جنت کی خوشبو بھی نہ آئے گی۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے: ۱۰۲)

(۹۱) دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا دور

عن حذيفة رضي الله عنه عن النبي صلى اللهُ عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف ولتنهون عن المنكر وليوشكن الله ان يبعث عليكم عقابا منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم. (الجامع للترمذی: الرقم، ۲۱۶۹)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

میں میری جان ہے تمھیں نیکی کا حکم کرنا ہوگا اور برائی سے روکنا ہوگا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالی ہم پر کوئی عذاب نازل فرمائے پھر تم اللہ سے اس عذاب کی ٹلنے کی دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی۔

وضاحت: آج ظالم اور شریر حاکموں کا تسلط اور سیاسی عہدوں و مناصب پر ان کا قبضہ اسی وجہ سے ہے کہ امت کے اکثر لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اس اہم ترین فریضہ کو چھوڑے ہوئے ہیں، بلکہ دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ امر بالمعروف کی جگہ امر بالمنکر (یعنی اچھائی کا حکم کرنے کے بجائے برائی پر آمادہ کر رہے ہیں، اور اس برائی کے کرنے پر اس کو ابھار رہے ہیں) اور نہی عن المنکر کی جگہ نہی عن المعروف کر رہے ہیں (یعنی برائی سے روکنے کے بجائے اچھائیوں سے روک رہے ہیں مثلاً: اگر بیٹے نے داڑھی رکھی تو باپ کو خوش ہونے کے بجائے اس کو کتروانے اور مونڈانے کا حکم دے رہا ہے، ایسی صورتحال کے پیدا ہونے پر وعید سنائی گئی کہ تم دعائیں بھی کروگے تو قبول نہ ہوں گی۔

(حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:۱۵۶)

---

(۹۲) تاریک فتنے

عن ابي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالاعمال فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل مؤمنا ويمسي كافرا او يمسي مؤمنا ويصبح كافرا يبيع دينه بعرض من الدنيا.

(صحیح مسلم:۱/۱۰۱/ کتاب الایمان، باب الحث علی المبادرة بالاعمال قبل تظاهر الفتن، الرقم،۳۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال صالحہ میں جلدی کرو ان تاریک فتنوں کی آمد سے پہلے پہلے جو اندھیری رات کی تہ بہ تہ تاریکیوں کے مثل ہوں گے، آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، اور اپنے دین کو دنیا کی تھوڑی سی متاع کے عوض میں بیچ ڈالے گا۔

وضاحت: اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کے آنے سے پہلے نیک اعمال کے انجام دینے کی ترغیب دی ہے کیونکہ فتنوں کے وقت آدمی ایسے پریشانی میں گھر جاتا ہے کہ بسا اوقات نیکیوں اور طاعتوں

کی طرف توجہ مشکل ہو جاتی ہے۔

اب اگر ایسے حالات ہیں جو عقیدہ وعمل کے لیے معاون ہے تو بعد میں ایسے حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں جو عقیدہ وعمل میں سخت رکاوٹ پیدا کر دے اور ایسے حالات میں کم ہی انسان ہوتے ہیں جن کی فکر و عمل ان حالات کی وجہ سے محفوظ رہ پائیں اور جن کے اعمال صالحہ میں رکاوٹ نہ پیدا ہوتی ہو پس جو بھی موقع ملے نیک عمل میں جلدی کرنے چاہیے کیونکہ یہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والا وقت کیا فتنے لے کر آئے گا پھر اعمال صالحہ اختیار کرنے کا موقع بھی مل سکے یا نہیں۔

کقطع اللیل المظلم : یہاں فتنوں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے تشبیہ دیا گیا ہے جس طرح اندھیرے میں اچھے برے کی تمیز نہیں ہوتی اسی طرح فتنوں کی ظلمت واندھیرے میں صحیح غلط حق اور باطل کی تمیز بہت دشوار ہے لہذا ایسے گہرے فتنوں سے پہلے ہی اعمال صالحہ کے ذریعے اپنی دینی زندگی کو مضبوط بنا لینا چاہیے۔

یصبح الرجل مومنا ویمسی کافرا : اس حدیث کے جملے سے یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ فتنے لوگوں کے ذہن وفکر اور اعمال پر کتنا اثر ڈالے گا اور وہ کس قدر سریع الاثر ہوں گے اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ آدمی صبح کو اٹھے گا تو ایمان (یعنی اصل ایمان یا کمال ایمان کے) ساتھ متصف ہو گا لیکن شام ہوتے ہوتے کفر کے اندھیروں میں پہنچ جائے گا۔

کفر سے کیا مراد ہے: مندرجہ ذیل اقوال ملاحظہ ہو:

(۱) ہو سکتا ہے اصل کفر مراد ہو یعنی وہ شخص واقعتا کفر کے دائرے میں داخل ہو جائے گا۔

(۲) یا یہ مراد ہے کہ کفران نعمت کرنے والا ہو جائے گا۔

(۳) یا کافروں کی مشابہت اختیار کرے گا۔

(۴) یا وہ ایسے کام کرنے لگے گا جو صرف کافر ہی کرتے ہیں۔

(۵) یا وہ صبح کو اٹھے گا تو اس چیز کو حرام جانتا تھا جس کو اللہ تعالی نے حرام قرار دیا ہے لیکن شام ہوتے ہی اس کے ذہن وفکر میں اس طرح انقلاب آجائے گا کہ وہ اس چیز کو حلال سمجھے گا۔

(٦) یا آدمی صبح کو اٹھے گا اپنی مسلمان بھائی کی جان و مال اور عزت آبرو کے حرام ہونے کے عقیدہ رکھنے کے سبب ایمان کی حالت میں ہوگا مگر شام ہوتے ہوتے اس کے اس عقیدے میں تبدیلی آجائے گی اور اپنے مسلمان بھائی کے خون اور مال کو حلال سمجھنے لگے گا۔

یبیع احدھم دینہ: اور اپنے دین کو دنیا کے مقابلے میں اپنے ایمان وعمل کو ضائع کرے گا، یا غلط فتوے دے کر دنیا حاصل کرے گا۔ (عون الترمذی: ۲/ ۱۷۱)

(۹۳) قیامت سے پہلے اسلام کا مٹ جانا

عن حذیفہ بن الیمان رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم یدرس الاسلام کمایدرس وشی الثوب حتی لایدری ما صیام ولا صلوۃ ولا نسک ولا صدقة ویسری علی کتاب الله عزوجل فی لیلة فلایبقی فی الارض منه اٰیة وتبقی طوائف من الناس الشیخ الکبیر والعجوز یقولون ادرکنا اٰباءنا علیٰ هذه الکلمة لااله الا الله فنحن نقولها فقال له صلة مایغنی عنهم لااله الاالله وهم لایدرون ما صلوۃ ولا صیام ولا نسک ولا صدقة فاعرض عنه حذیفة ثم ردها علیه ثلاثا کل ذلک یعرض عنه حذیفة ثم اقبل علیه فی الثالثة فقال یا صلة تنجیهم من النّار ثلاثا. (سنن ابن ماجہ: ۲۹۳/ ابواب الفتن، باب ذہاب القرآن والعلم)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کو اس طرح مٹادیا جائے گا جس طرح کثرت استعمال سے کپڑے کے نقش ونگار مٹ جاتے ہیں، یہاں تک کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ روزہ، نماز، قربانی اور صدقہ کسے کہتے ہیں۔ اور قرآن مجید کو ایک ہی رات میں اٹھالیا جائے گا یہاں تک کہ روئے زمین پر اس میں سے ایک آیت بھی نہ بچے گی۔ لوگوں میں سے بوڑھے مرد اور عورتیں رہ جائیں گے جو کہیں گے، ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ

لاالٰہ الااللّٰہ کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں۔حضرت صلہ بن زفر نے ان سے کہا: انھیں کلمہ لاالٰہ الااللّٰہ کیا فائدہ دے گا، جب کہ انھیں یہ بھی معلوم نہیں ہو گا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ کیا ہوتی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا۔ صلہ بن زفر نے تین بار یہی بات دہرائی اور ہر دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان سے منہ پھیرتے رہے۔ تیسری بار ان کی طرف متوجہ ہو کر تین بار فرمایا: اے صلہ! یہی کلمہ انھیں جہنم سے نجات دے گا۔

وضاحت : مطلب یہ ہے کہ لوگوں میں اسلام کے تمام ظاہری شعار اور نشانات ختم ہو جائیں گے، دین کی اور کوئی بات انھیں معلوم نہ ہو گی۔ اور وہ لوگ دین کی باتوں کے منکر نہ ہوں گے صرف اُس سے ناواقف ہوں گے اور ناواقف آدمی کو نجات کے لیے صرف توحید کافی ہے۔

★★★

ملک شام

ملک شام کی خصوصیات

جب زمانے کا پہیہ اپنے آخری سفر کی جانب بڑھ رہا ہوگا، جب فتنوں کی آندھیاں مشرق ومغرب میں چل پڑیں گی، جو برکت، آزمائش اور نجات کا مرکز بنے گا وہ ہے شام۔

یہ وہی سرزمین ہے جہاں انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام نے قدم رکھے، جہاں وحی اتری، جہاں حضرت عیسی علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گےاور جہاں حق و باطل کا آخری ٹکراؤ ہوگا،

علامات صغری گزر چکیں۔ ارذلوں کی حکومتیں، علم کا اٹھ جانا، بے حیائی کا پھیل جانا، فتنوں کا ظہور وغیرہ وغیرہ۔

شام میں مسلمانوں پر کئی آزمائشیں آئیں گی، فتنہ دجال کی ابتدا مشرق سے ہوگی، مگر شام اس کا مقابلہ کرنے کا مرکز بنے گا، حضرت مہدی رضی اللہ عنہ کی فوج شام میں دجال سے لڑے گی، حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول دمشق کے مشرقی مینار پر ہوگا، وہ دجال کو شام کے علاقہ باب لد میں قتل کریں گے، یہ جنگ حق و باطل کے درمیان فیصلہ کن ہوگی، جس کے بعد عالمی تبدیلیاں آئیں گی۔

خلاصہ یہ ہے:

ملک شام علامات قیامت کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتا ہے، جہاں چھوٹے فتنوں کے بعد بڑے واقعات کا آغاز ہوگا، یہ خطہ ہمیں بیدار ہونے، تیار رہنے، اور ایمان کومضبوط کرنے کا پیغام دیتا ہے، شام کے حالات ہمیں یہ یاد دہانی کراتے ہیں کہ ظاہری طور پر وہ خطہ جنگ زدہ ہو، مگر حقیقت میں وہ ربانی منصوبے کی تیاری کا مقام ہے، یہ علاقہ روحانیت، آزمائش اور نجات کے تمام مراحل کا مرکز ہے۔

❁

(۱) مسجد اقصیٰ اور اس کے اطراف میں برکت ہی برکت

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱﴾

ترجمہ : پاک ہے وہ اللہ جو اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے اِرد گِرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں تا کہ ہم ان کو اپنے کچھ عجائبات قدرت دکھائیں یقینا اللہ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔

اِرد گِرد : سے مراد پوری زمین شام ہے۔

دینی برکت یہ ہے کہ تمام انبیاء سابقین کا قبلہ اور مسکن رہا ہے اور وہاں بکثرت انبیاء مدفون ہیں۔

دنیاوی برکت یہ ہے کہ وہاں باغات اور نہروں چشموں اور پیداوار کی کثرت ہے۔

(معارف القرآن : ۴۴۳)

(۲) ملک شام اور دیگر علاقوں کے لیے برکت کی دعا

عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ : ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَارَسُولَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا؟، قَالَ: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَفِي نَجْدِنَا ؟، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

(صحیح البخاری : ۲/ ۱۰۵۰/ کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ الفتنۃ من قبل المشرق، الرقم، ۶۸۱۵)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (دعا کی) اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔ تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ (یعنی نجد کے لیے بھی برکت کی دعا کیجیے) لیکن آپ ﷺ نے پھر وہی کہا: اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لیے برکت عطا فرما، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں؟ (یعنی نجد کے لیے بھی برکت کی دعا فرمایئے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا پس وہاں تو زلزلے آئیں گے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

وضاحت: مدینے کے مشرق میں کئی علاقے شامل ہیں مگر آپ ﷺ نے "عراق کہہ کر فتنوں کے مرکز کی تعین و تحدید کر دی ہے۔ بعض روایات میں فتنوں کا مرکز نجد قرار دیا گیا ہے۔ عرب میں تقریبا دس نجد ہیں۔ مگر آپ ﷺ نے عراق کہہ کر تعیین کر دی ہے لہذا فتنوں کی سرزمین نجد عراق ہے نجد یمن یا کوئی اور نجد نہیں ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ تمام فتنے عراق سے پھوٹتے رہے ہیں مثلا خوارج، شیعہ، رافضی، باطنی، جہمیہ، قدریہ، معتزلہ، اور تمام گمراہ فرقے یہیں کی پیداوار ہیں یہاں تک کہ "جمل اور صفین" کی خونریز جنگیں بھی اسی سرزمین پر ہوئیں۔

(۳) خیر و شر کی تقسیم

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَسَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَيْرَ فَجَعَلَهُ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ، فَجَعَلَ تِسْعَةَ أَعْشَارٍ بِالشَّامِ، وَبَقِيَّتُهُ فِي سَائِرِ الْأَرْضِ، وَقَسَّمَ الشَّرَّ عَشَرَةَ أَعْشَارٍ، فَجَعَلَ جُزْءًا مِنْهُ بِالشَّامِ، وَبَقِيَّتُهُ فِي سَائِرِ الْأَرْضِ. (المعجم الكبير للطبرانی: الرقم، ۸۸۸۱)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ نے خیر کی تقسیم کی تو اس کے نو حصے شام میں رکھ دیے اور باقی ساری زمین میں اور اس نے شر کو تقسیم کیا تو اس کا ایک حصہ شام میں اور باقی ساری دنیا میں رکھ دیے۔

(۴) شام کے بارے میں خوشخبری

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرِّقَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِلشَّامِ، فَقُلْنَا: لِأَيٍّ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمٰنِ بَاسِطَةٌ أَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۲۳۲/ ابواب المناقب، باب فی فضل الیمن)

ترجمہ : سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد بیٹھے کاغذ کے ٹکڑوں سے قرآن مجید جمع کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام کے لیے بھلائی اور خیر ہے، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول وہ کس لیے؟ آپ نے فرمایا بے شک رحمن کے فرشتے اس (شام) پر اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں۔

(۵) آگ کا نکلنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ، أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ.

(الجامع للترمذی: ۲۲۱۷/۲/۴۵ ابواب الفتن، باب لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من قبل الحجاز)

ترجمہ : سالم ابن عبد اللہ اپنے والد سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب قیامت سے پہلے حضرموت سے یا حضرموت کی طرف سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو اکٹھا کرے گی، ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا تم شام کو لازم پکڑو۔

(۶) شام کی کفالت

عَنِ ابْنِ حَوَالَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَصِيرُ الْأَمْرُ إِلَى أَنْ تَكُونُوا جُنُودًا مُجَنَّدَةً جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ أَدْرَكْتُ ذَاكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهُ خِيرَةُ اللهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهِ خِيرَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ فَإِنْ أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوا مِنْ غُدُرِكُمْ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَوَكَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ.

(مسند احمد: الرقم، ۱۷۰۰۵)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب معاملہ یہاں پہنچے گا کہ تم لوگ مختلف لشکروں میں تقسیم ہو جاؤ گے، ایک لشکر شام میں، اور دوسرا یمن میں، تیسرا عراق میں، حضرت ابن حوالہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے منتخب فرما دیجیے اگر میں اس وقت کو پاؤں، آپ نے فرمایا: شام کو اختیار کرلو، اس لیے کہ وہ اللہ کی پسندیدہ زمین ہے، اللہ تبارک و تعالی اپنے بہترین بندوں کو اس کے لیے منتخب کرتے ہیں، اگر تمہیں اس بات سے انکار ہو تو یمن چلے جاؤ اور وہاں کے تالاب سے پانی پیو، یقینا اللہ تعالی نے شام اور اہل شام کی کفالت فرمائی ہے۔

(۷) شام میں ایمان

عَن أَبِي الدَّرْدَاء قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بينا أَنَا نَائِم رَأَيْتُ عَمُود الإِسْلَامِ احْتَمَلَ مِنْ تَحْتِ رَأْسِي فَظَنَنْتُ أَنَّهُ مذْهُوبٌ بِهِ فَاتَّبَعْتُهُ بَصرِي فَعُمِدَ بِهِ إِلَى الشَّامِ أَلَا فَإِن الإِيْمَانَ حِيْنِ تَقَعَ الْفِتَنِ بِالشَّام. (الدر المنثور فی التفسیر بالماثور)

ترجمہ : سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرے سر کے نیچے سے اسلام کا ستون (ایمان) اٹھا لیا گیا ہے، بس میں نے یقین کرلیا کہ واقعتاً وہ کھینچ لیا گیا ہے، چنانچہ میں نے اپنی نگاہ اس کے پیچھے دوڑائی تو دیکھا وہ شام کی طرف جا رہا تھا اور سن لو کہ ایمان فتنے کے واقع ہونے کے وقت شام میں ہو گا۔

(۸) اہل شام نرم دل والے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَاكُم أَهلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً وَأَلْيَنُ قُلُوبًا الْإِيْمَانُ يمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهل الْغنم.

(مشکوۃ المصابیح: ۵۸۲/۲/ کتاب المناقب، باب ذکر الیمن والشام، الفصل الاول، الرقم، ۶۲۵۵)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ (جب یمن سے حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے لوگ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں جو زیادہ رقیق القلب اور زیادہ نرم دل ہیں ایمان یمن کا ہے، اور حکمت بھی یمنی ہے، اور فخر اور تکبر کرنا اونٹ والوں میں ہے، جبکہ اطمینان و تحمل اور وقار بکری والوں میں ہے۔

(۹) شام اللہ کا پسندیدہ شہر ہے

وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلشَّامُ صَفْوَةُ اللهِ مِنْ بِلَادِهِ، إِلَيْهَا يَجْتَبِي صَفْوَتَهُ مِنْ عِبَادِهِ، فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الشَّامِ إِلَى غَيْرِهِ فَبِسَخْطِهِ، وَمَنْ دَخَلَهَا مِنْ غَيْرِهَا فبرحمة. (المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۷۷۱۸)

ترجمہ : سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شام اللہ کے پسندیدہ شہروں میں سے ہے، اس کی جانب اس کے چنے ہوئے بندے آئیں گے، پس جو ملک شام سے کسی اور ملک کی طرف نکلے گا تو اللہ اس سے ناراض ہوگا، اور جو کسی دوسرے ملک سے نکل کر اس (شام) میں داخل ہوگا تو وہ اس (اللہ) کی رحمت میں ہوگا۔

(۱۰) زمین پر اللہ کا کوڑا

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ الْأَسَدِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَهْلُ الشَّامِ سَوْطُ اللهِ فِي أَرْضِهِ، يَنْتَقِمُ بِهِمْ مِمَّنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَحَرَامٌ عَلَى مُنَافِقِيهِمْ أَنْ يَظْهَرُوا عَلَى مُؤْمِنِيهِمْ، وَلَا يَمُوتُوا إِلَّا غَمًّا وَهَمًّا. (المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۴۱۶۳)

ترجمہ : سیدنا خریم بن فاتک الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ اہل شام زمین پر اللہ کا کوڑا ہے ان کے ذریعہ وہ اپنے بندوں میں سے جس سے چاہتا ہے

انتقام لیتا ہے، اور ان (اہل شام) کے منافقین کا ان (اہل شام) کے مومنین پر غالب آنا حرام کر دیا ہے، اور وہ منافقین غم اور پریشانی ہی کی حالت میں مریں گے۔

(۱۱) حق کا غلبہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَبْوَابِ دِمَشْقَ، وَمَا حَوْلَهُ وَعَلَى أَبْوَابِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَمَا حَوْلَهُ، لَا يَضُرُّهُمْ خُذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.

(مسند أبي يعلى: الرقم، ۶۴۱۷)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ دمشق کے دروازوں اور اس کے ارد گرد اور بیت المقدس اور اس کے ارد گرد قتال کرتا رہے گا! انھیں رسوا کرنے والا کوئی بھی ان (مجاہدین کے گروہ) کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا وہ حق پر باقی رہے گا اور ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ قیامت قائم نہ ہو جائے۔

(۱۲) ابدال کا ملک شام میں ہونا

حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي شُرَيْحٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالُوا الْعَنْهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ

(مسند احمد: الرقم، ۸۹۶)

ترجمہ: ابن عبید کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جس وقت عراق میں تھے، ان کے سامنے اہل شام کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے کہا اے امیرالمؤمنین! ان پر لعنت کیجیے، آپ نے فرمایا نہیں، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ ابدال شام میں ہوں گے، اور ابدال چالیس مرد ہوں گے جب ان میں سے کسی آدمی کا انتقال ہوگا تو اللہ اس کی جگہ ایک دوسرے شخص کو مقرر فرما دے گا، ان کی دعاء کی برکت سے بارش ہوگی، ان کی برکت سے دشمنوں پر فتح ہوگی اور ان کی برکت سے اہل شام سے عذاب ٹلے گا۔

(۱۳) اہل شام نے ابلیس کو دھتکار دیا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَخَلَ إِبْلِيسُ الْعِرَاقَ فَقَضَى فِيهِ حَاجَتَهُ، ثُمَّ دَخَلَ الشَّامَ فطردوه، ثُمَّ دَخَلَ مِصْرَ فَبَاضَ فِيهَا وَفَرَّخَ، وَبَسَطَ عَبْقَرِيَّهُ. (المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۱۳۲۹۰)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابلیس عراق میں داخل ہوا تو وہاں اس نے اپنی ضرورت پوری کی، پھر ملک شام میں داخل ہوا لیکن اہل شام نے اسے دھتکار دیا، پھر مصر میں داخل ہوا تو وہاں اس نے انڈے دیے اور بچے نکالے اور اس طرح اس نے اپنے چیلے پھیلا دیے۔

(۱۴) قیامت سے پہلے چھ نشانیاں

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: عَوْفٌ؟ : فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: ادْخُلْ قَالَ: قُلْتُ: كُلِّي أَوْ بَعْضِي؟ قَالَ: بَلْ كُلُّكَ قَالَ: اعْدُدْ يَا عَوْفُ، سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، أَوَّلُهُنَّ مَوْتِي قَالَ: فَاسْتَبْكَيْتُ حَتَّى

جَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْكِتُنِي، قَالَ: قُلْتُ: إِحْدَى، وَالثَّانِيَةُ: فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ قُلْتُ: اثْنَيْنِ، وَالثَّالِثَةُ: مُوتَانٌ يَكُونُ فِي أُمَّتِي يَأْخُذُهُمْ مِثْلَ قعاص الْغَنَمِ قَالَ: ثَلَاثًا، وَالرَّابِعَةُ فِتْنَةٌ تَكُونُ فِي أُمَّتِي، وَعَظَّمَهَا، قُلْ: أَرْبَعًا، وَالْخَامِسَةُ: يَفِيضُ الْمَالُ فِيكُمْ حَتَّى إِنَّ الرَّجُلَ لَيُعْطَى مِائَةَ دِينَارٍ فَيَتَسَخَّطُهَا، قُلْ: خَمْسًا، وَالسَّادِسَةُ: هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ عَلَى ثَمَانِينَ غَايَةً قُلْتُ: وَمَا الْغَايَةُ؟ قَالَ: الرَّايَةُ، تَحْتَ كُلِّ رَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا، فُسْطَاطُ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ فِي أَرْضٍ يُقَالُ لَهَا: الْغُوطَةُ فِي مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ .

(اتحاف الجماعة: باب ما جاء فی الملحمة الکبری)

ترجمہ : سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت اپنی عمارت کی تعمیر میں مصروف تھے، (گھر بنانے میں) میں نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے فرمایا عوف بن مالک ہو؟ میں نے کہا جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندر آجاؤ، میں نے کہا کہ میں گھر میں مکمل آجاؤں یا کچھ حصہ داخل کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مکمل ہی آجاؤ پھر فرمایا اے عوف: تو قیامت سے قبل چھ نشانیاں شمار کر لینا، جن میں سے پہلی نشانی میری وفات ہے، میں رونے لگا آپ مجھے چپ کروانے لگے فرمایا کہو، میں نے کہا ایک، آپ نے فرمایا دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح ہے۔ میں نے کہا دو آپ نے فرمایا تیسری نشانی اموات ہیں جو میری امت میں ہوں گی، وہ انھیں اس طرح پکڑیں گی جیسے بکریوں میں وبا آجاتی ہے۔ میں نے کہا تین آپ نے فرمایا چوتھی نشانی میری امت میں فتنہ ہوگا، اور آپ نے اسے بڑا فتنہ قرار دیا، پھر فرمایا کہ کہو چار، آپ نے فرمایا تم میں پانچویں نشانی مال کی بہتات ہے حتی کہ کہا ایک شخص کسی کو سو دینار بھی دے گا تو وہ اس پر بھی ناراض ہوگا کہو پانچ، اور چھٹی نشانی تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح ہوگی پھر وہ اسّی (۸۰) جھنڈے تلے (جمع ہوکر تم پر حملہ کے لیے) آئیں گے، میں نے کہا غایہ کیا ہے، آپ نے فرمایا جھنڈا، ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا، پس اس دن مسلمانوں کا خیمہ (مرکز) غوطہ نامی زمین میں ہوگا، ایک ایسے شہر میں جسے دمشق کہا جاتا ہے۔

(۱۵) شام کا روشن ہونا

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنِّي عَبْدُ اللهِ وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ إِنَّ أُمَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَتْ حِينَ وَضَعَتْهُ نُورًا أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُورُ الشَّامِ. (مسند احمد: الرقم ۱۷۱۵۱)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اللہ کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں، انھوں نے اسی طرح کا ذکر کیا اور اس میں اضافہ کیا کہ میری والدہ نے میری پیدائش کے موقع پر دیکھا کہ ان سے ایک نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

(۱۶) فتنوں کے مراکز

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۵۸۲/ کتاب المناقب، باب ذکر الیمن والشام، الفصل الاول، الرقم، ۶۲۵۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنگدلی اور سخت گوئی مشرق میں ہے، (کیونکہ کفر اور فتنوں کا مصدر و مرکز اسی طرف کے علاقے ہیں) اور ایمان حجاز والوں میں ہے۔

(۱۷) برکت کی دعا

عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَقْبِلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۵۸۲/ کتاب المناقب باب ذکر الیمن والشام الفصل الثانی، الرقم، ۶۲۶۰)

ترجمہ: حضرت انس حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

یمن کی سمت نظر اٹھائی اور پھر یوں دعا فرمائی اے اللہ: اہل یمن کے دلوں کو متوجہ فرما، اور ہمارے صاع اور ہمارے مد میں ہمارے لیے برکت عطا فرما۔

وضاحت: اہل یمن کے دلوں کو متوجہ فرما: یعنی ان کے دلوں میں ہماری محبت اور ہمارے پاس آنے کا خیال ڈال دے تا کہ وہ یہاں مدینہ آنے پر آمادہ و تیار ہو جائیں، واضح ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا اس پس منظر میں فرمائی کہ اس وقت مدینے والوں کی غذائی ضروریات کے لیے غلہ یمن ہی سے آیا کرتا تھا، اسی لیے آپ ﷺ نے بعد میں غلہ کے لیے صاع اور مد میں برکت کی دعا فرمائی تا کہ زیادہ سے زیادہ غلہ یمن سے آئے۔

صاع اور مد، اس وقت کے دو پیمانوں کے نام ہیں جن کے ذریعے غلہ کا لین دین ہوتا تھا صاع میں تقریباً ساڑھے تین سیر غلہ آتا تھا اور مد میں اس کا چوتھائی، اور یہاں صاع اور مد میں برکت سے مراد غلہ میں برکت ہے۔ (مظاہر حق جدید: ۷/ ۵۲۵)

(۱۸) شام کی ہجرت

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهَا سَتَكُونُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ النَّاسِ إِلَى مُهَاجَرِ إِبْرَاهِيمَ. وَفِي رِوَايَةٍ: فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ أَلْزَمُهُمْ مُهَاجَرَ إِبْرَاهِيمَ وَيَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَارُ أَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ أَرَضُوهُمْ تَقْذَرُهُمْ نَفْسُ اللّٰهِ تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيرِ تَبِيتُ مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۵۸۲/ کتاب المناقب، باب ذکر الیمن والشام، الفصل الثانی، الرقم، ۶۲۶۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہجرت کے بعد ہجرت ہو گی پس بہترین شخص وہ ہو گا جو اس جگہ ہجرت کر کے جائے گا جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے گئے تھے، (یعنی ملک شام میں) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ روئے

زمین کے بہترین لوگ وہ ہوں گے جو اس جگہ ہجرت کر کے جانے کو لازم پکڑیں گے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام ہجرت کر کے گئے تھے، (یعنی ملک شام) اور اس وقت روئے زمین پر بدترین لوگ یعنی کفار وفجار رہ جائیں گے جن کو ان کے ملک سے نکال پھینکیں گے، اللہ کی ذات ان کو پلید سمجھے گی اور آگ ان کو سوروں اور بندروں کے ساتھ اکٹھا کر کے ہانک لے جائے گی، اور وہ آگ انھیں کے ساتھ رات گزارے گی جہاں ان کی رات آئے گی اور ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔

(۱۹) پناہ کے مراکز

حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الشَّامُ فَإِذَا خُيِّرْتُمُ الْمَنَازِلَ فِيهَا فَعَلَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَفُسْطَاطُهَا مِنْهَا بِأَرْضٍ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ. (مسند احمد: الرقم، ۱۷۴۷۰)

ترجمہ : ایک صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ زمانہ قریب ہے جب ملک شام کے شہر فتح کیے جائیں گے، پس جب تمھیں ان شہروں اور علاقوں میں مکانات بنانے اور رہائش پذیر ہونے کا اختیار دیا جائے تو تم اس شہر کو اختیار کرنا لازم جاننا جس کو دمشق کہا جاتا ہے، کیونکہ وہ (دمشق شہر) مسلمانوں کے لیے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق ایک جامع شہر ہے اور دمشق کی زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین (یا علاقہ) ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے۔

نوٹ : غوطہ ان باغات اور پانی کی چشموں کا نام ہے جو شہر دمشق کے اطراف میں ہیں۔ بعض حضرات نے کہا کہ غوطہ دمشق شہر کے قریب ایک بستی کا نام ہے۔

(۲۰) شام میں بادشاہت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ بِالْمَدِينَةِ وَالْمُلْكُ

بِالشَّامِ . (دلائل النبوۃ للبیہقی: باب ما جاء فی اخبارہ بملک معاویۃ بن ابی سفیان)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلافت مدینے میں ہے اور بادشاہت شام میں۔

(۲۱) فوجی کارروائی کے وقت جمع ہونے کی جگہ

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ إِلَى جَانِبِ مَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا: دِمَشْقُ مِنْ خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ .

(سنن أبي داؤود: ۲/ ۵۹۰/ کتاب الملاحم، باب فی المعقل من الملاحم)

ترجمہ : حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دجال کے خلاف) فوجی کارروائی اور جنگ وجدال کے دنوں میں مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ غوطہ ہے جو شام کے اس شہر کے اطراف میں ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے، اور دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

(۲۲) عجم کے حکمران

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَلْمَانَ، يَقُوْلُ: سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ .

(سنن أبي داؤود: ۲/ ۶۳۷/ کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء)

ترجمہ : حضرت عبدالرحمن بن سلمان سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا کہ وہ زمانہ آنے والا ہے جب عجم کے حکمرانوں میں سے ایک حکمراں چڑھائی کرے گا وہ تمام شہروں پر غلبہ حاصل کرلے گا سوائے (شام کے شہر) دمشق کے۔

(۲۳) غزہ کے باشندے

عَنِ بْنِ الزُّبَيْرِ طُوبىٰ لِمَنْ اَسْكُنَهُ اللهِ تَعَالىٰ إِحْدَى الْعُرُوسَيْنِ عَسْقَلاَنِ اَوْ غَزَّةُ.

(فیض القدیر: الرقم، ۵۲۹۵)

ترجمہ : عبداللہ ابن زبیر سے روایت ہے: خوشخبری ہو اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالی دو شہروں (عسقلان اور غزہ) میں سے کسی ایک میں رہائش عطا فرمائے۔

---

(۲۴) شام کی جہاد میں شرکت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَكَفَّلَ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ، وَالْزَمْ مِنَ الشَّامِ عَسْقَلَانَ، فَإِنَّهَا إِذَا دَارَ رِالرَّحَا فِيْ أُمَّتِي كَانَ أَهْلُهَا فِي خَيْرٍ وَعَافِيَةٍ.

(المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۱۱۱۴۹)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں اللہ کے راستے میں جہاد کرنا چاہتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد کے لیے شام کو اختیار کرو یقینا اللہ تعالی نے شام اور وہاں کے باشندوں کی ذمہ داری لی ہے اور شام میں عسقلان کو اپنالو اس لیے کہ جب میری امت میں چکی چلے گی (مصائب آئیں گے) تو وہاں کے لوگ خیر و عافیت سے ہوں گے۔

---

(۲۵) فانی لذتوں کی خاطر مدینے کو نہ چھوڑیں

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ،

وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ.

(صحیح البخاری: ۱/ ۲۵۲/ کتاب فضائل المدینۃ، باب من رغب عن المدینۃ، الرقم، ۱۸۳۷)

ترجمہ : حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ جب یمن فتح ہوگا پس ایک آہستہ رَو قوم ہوگی جو اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور مدینہ ان کے واسطے بہتر ہوگا، اگر وہ مدینے کا بہتر ہونا جان لیں اور شام فتح ہوگا، پھر ایک قوم آہستہ چلے گی وہ اپنے اہل اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، اگر وہ جان لیں (تو مدینے کو نہ چھوڑیں) اور عراق فتح ہوگا، پس ایک قوم آئے گی اور وہ آہستہ رو ہوگی، پس وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور اپنے تابعداروں کے ساتھ کوچ کرے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا، اگر وہ جان لیں۔ (تو مدینے کو نہ چھوڑیں)

نوٹ :اس حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے یعنی یہ شہر اسلام میں فتح پائیں گے اور لوگ معیشت اور دنیا کے فائدے اور فانی لذتوں کی خاطر اپنے اہل و عیال اور تابعداروں کے ساتھ نکل کر وہاں جاکر رہیں گے اور اگر وہ حقیقت حال اور دین و دنیا کی بھلائی جان لیں تو وہاں سے نہ نکلیں۔

(۲۶) نصرت خداوندی کی جماعت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ، لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۴۳/ ابواب الفتن، باب ما جاء فی اہل الشام)

ترجمہ: حضرت قرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب شام کے لوگ بگڑ جاویں تو تمہارے اندر خیر نہیں رہے گا، میری امت میں نصرت خداوندی سے مؤید ایک جماعت ہمیشہ موجود رہے

گی، جو ان کی مدد چھوڑ دے وہ ان کو ذرہ نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔

شام کی حدود: قدیم عرب میں شام کا اطلاق اردن، فلسطین، لبنان، حمص، بیت المقدس، دمشق، موجودہ سوریا اور قنسرین سمیت پورے علاقے پر ہوتا تھا وہی یہاں مراد ہے۔ (عون الترمذی: ۲/۱۵۹)

(۲۷) شام میں قیام

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، أَيْنَ تَأْمُرُنِيْ؟ قَالَ: هَاهُنَاوَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ. (الجامع للترمذی: ۲/ ۴۳/ ابواب الفتن، باب ماجاء فی اہل الشام)

ترجمہ : حضرت معاویہ بن حیدہ کہتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ! آپ مجھے کہاں قیام کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ادھر، اور آپ نے دست مبارک سے شام کی طرف اشارہ کیا۔

(۲۸) سیاہ جھنڈے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَايَاتٌ سُودٌ فَلَا يَرُدُّهَا شَيْءٌ حَتَّى تُنْصَبَ بِإِيلِيَاءَ.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۵۲/ ابواب الفتن، باب ماجاء فی النہی عن سب الریاح)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نکلیں گے کوئی طاقت ان کو واپس نہ کر سکے گی یہاں تک کہ وہ جھنڈے بیت المقدس کے ایک شہر ایلیا میں نصب کر دیے جائیں گے۔

نوٹ : قدیم زمانوں میں ایران کے کچھ علاقے جس میں بسطام؛ طوران؛ نیشاپور؛ طوس؛ مشہد وغیرہ شامل ہیں افغانستان کے کچھ علاقے ہرات؛ دولت آباد؛ بلخ؛ مزار شریف وغیرہ کے چند علاقے نسا؛ عشق آباد سرخسی وغیرہ ملک کے ایک بڑے صوبے کو خراسان کہا جاتا تھا۔ (عون الترمذی: ۲/۴۴۶)

(۲۹) فتنے اور جنگ کے واقع ہونے کے اسباب

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُمْرَانُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ خَرَابُ يَثْرِبَ وَخَرَابُ يَثْرِبَ خُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ وَخُرُوجُ الْمَلْحَمَةِ فَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطُنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَّالِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۶۷/ کتاب الفتن، باب الملاحم، الفصل الثانی، الرقم ۵۴۲۴)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیت المقدس کا پوری طرح آباد ہونا مدینہ منورہ کی خرابی کا باعث ہوگا، اور مدینہ منورہ کی خرابی فتنے اور سب سے بڑی جنگ کے وقوع پذیر ہونے کا سبب ہوگا، اور اس سب سے بڑی جنگ کا وقوع پذیر ہونا قسطنطنیہ کی فتح کا باعث ہوگا اور قسطنطنیہ کا فتح ہونا دجال کے ظاہر ہونے کا سبب اور اس کی علامت ہوگا۔

(۳۰) دجال کے نکلنے والا سال

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ بُسر أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي السَّابِعَةِ.

(مشکوۃ المصابیح: ۲/ ۴۶۷/ کتاب الفتن، باب الملاحم، الفصل الثانی، الرقم، ۵۴۲۶)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور مذکورہ شہر یعنی قسطنطنیہ کے فتح ہونے کی درمیانی مدت چھ سال ہوگی اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

(۳۱) دجال کے آنے کا راستہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ.

(صحیح مسلم: ۱/ ۴۴۴/ کتاب الحج، باب صیانۃ المدینۃ من دخول الطاعون والدجال الیہا)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کی جانب سے مسیح دجال آئے گا، اس کا ارادہ مدینہ (میں داخلہ) کا ہوگا یہاں تک کہ وہ احد پہاڑ کے پیچھے اترے گا، پھر فرشتے اس کا رخ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں تباہ ہو جائے گا۔

(۳۲) رحمت ہی رحمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَّلُ هَذَا الْأَمْرِ نُبُوَّةٌ وَرَحْمَةٌ، ثُمَّ يَكُونُ خِلَافَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَكُونُ إِمَارَةً وَرَحْمَةً، ثُمَّ يَتَكَادَمُونَ عَلَيْهِ تَكَادُمَ الْحُمُرِ فَعَلَيْكُمْ بِالْجِهَادِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ جِهَادِكُمُ الرِّبَاطُ، وَإِنَّ أَفْضَلَ رِبَاطِكُمْ عَسْقَلَانُ. (المعجم الکبیر للطبرانی: الرقم، ۱۱۱۳۸)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس معاملہ کا ابتدائی حصہ نبوت و رحمت ہے، پھر اس کے بعد کا زمانہ خلافت و رحمت ہے، پھر اس کے بعد کا زمانہ بادشاہت و رحمت ہے، اس کے بعد حکمرانی اور رحمت ہوگی، پھر لوگ گدھوں کی طرح ایک دوسرے پر حکومت کے لیے ٹوٹ پڑیں گے۔ (یعنی ایک دوسرے کے خلاف انقلاب برپا کریں گے سازشیں کریں گے) لہذا تم جہاد کو لازم پکڑو، اور افضل ترین جہاد سرحد کی حفاظت اور پہریداری ہے، اور افضل ترین پہریداری مقام عسقلان کی ہے۔

(۳۳) بیت المقدس کا حکم

عَنْ مَيْمُونَةَ مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفْتِنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِئْتُوهُ فَصَلُّوا فِيهِ، وَكَانَتِ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرْبًا، فَإِنْ لَمْ تَأْتُوهُ وَتُصَلُّوا فِيهِ، فَابْعَثُوا بِزَيْتٍ يُسْرَجُ فِي قَنَادِيلِهِ.

(سنن ابی داؤود: ۱/ ۶۶/ کتاب الصلوۃ، باب فی السرج فی المساجد)

ترجمہ : حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم کو بیت المقدس کا حکم بتلایئے، آپ نے فرمایا: وہاں جاؤ اور اس میں نماز پڑھو اور اس زمانے میں تمام شہروں میں لڑائی پھیلی ہوئی تھی؛ آپ نے فرمایا اگر وہاں نہ جاسکو اور نماز نہ پڑھ سکو تو تیل بھیج دو جو اس کی قندیلوں میں جلایا جاوے۔

(۳۴) ہجرت کی جگہ

عَنْ مُجَاهِدٍ، قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُهَاجِرَ إِلَى الشَّأْمِ، قَالَ: لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ، فَانْطَلِقْ، فَاعْرِضْ نَفْسَكَ، فَإِنْ وَجَدْتَ شَيْئًا وَإِلَّا رَجَعْتَ.

(صحیح البخاری : ۲/ ۶۱۷/ کتاب المغازی، باب مقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ زمن الفتح، الرقم، ۴۱۴۱)

ترجمہ : مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں شام کی طرف ہجرت کرنا چاہتا ہوں، (یعنی مدینہ چھوڑ کر شام چلا جانا چاہتا ہوں) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی، جہاد ہی باقی رہ گیا ہے۔ (یعنی مدینے سے شام میں جابسنا ہجرت نہیں ہاں جہاد میں شرکت کی نیت سے جاؤ تو ٹھیک ہے) پس آپ جائیں اور اپنی ذات کو پیش کریں۔ (یعنی فوج میں شامل ہو) پس اگر آپ پائیں کوئی چیز (تو بہتر ہے) ورنہ لوٹ آئیں۔ (یعنی کسی جہاد میں شمولیت کا موقع مل جائے تو شرکت کر لیں ورنہ مدینہ لوٹ آئیں)۔

(۳۵) لشکر میں شامل ہونے کی ہدایت

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّايَاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَأْتُوهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللهِ الْمَهْدِيَّ.

(مشکوۃ المصابیح : ۲/ ۴۷۱/ کتاب الفتن، باب اشراط الساعۃ، الفصل الثالث، الرقم، ۵۴۵۱)

ترجمہ : حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے آتے دیکھو تو اس کی طرف متوجہ ہو جاؤ، کیونکہ اس میں اللہ کا ہدایت یافتہ خلیفہ ہوگا۔

وضاحت : متوجہ ہونے سے مراد اس لشکر میں شامل ہونا، اور امراء و حکام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا ہے۔ یہاں مہدی سے مراد خدا کی طرف سے ہدایت پایا ہوا اور لوگوں کو ہدایت اور راستی کی راہ پر لگانے والا ہوگا، جس کی سربراہی کو قبول کرنا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہوگا۔ (مظاہر حق جدید: ۶/ ۳۴۰)

❁

(۳۶) بہادروں کی جماعت

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الدِّينِ ظَاهِرِينَ لَعَدُوِّهِمْ قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لَأْوَاءَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ كَذَلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَأَيْنَ هُمْ قَالَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَكْنَافِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. (مسند احمد: الرقم، ۲۲۳۲۰)

ترجمہ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں ایک گروہ ایسا ہوگا جو ہمیشہ دین پر مضبوطی کے ساتھ جما رہے گا اور وہ دشمن پر غالب رہے گا جو ان کی مخالفت کرے گا ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، ہاں یقینا ان کو تکلیف پہنچے گی یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ زمین پہ اتر آئے گا، (اس قدر ظلم و تشدد ان پر جاری رہے گا اس کے درمیان اللہ کا فیصلہ آئے گا) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس اور اس کے اطراف میں ہوں گے۔

❁

(۳۷) عسقلان کے شہداء کی فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسْقَلَانُ أَحَدُ

الْعَرُوسَيْنِ يُبْعَثُ مِنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَيُبْعَثُ مِنْهَا خَمْسُونَ أَلْفًا شُهَدَاءَ وُفُودًا إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهَا صُفُوفُ الشُّهَدَاءِ رُءُوسُهُمْ مُقَطَّعَةٌ فِي أَيْدِيهِمْ تَثِجُّ أَوْدَاجُهُمْ دَمًا يَقُولُونَ رَبَّنَا آتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ فَيَقُولُ صَدَقَ عَبِيدِي اغْسِلُوهُمْ بِنَهَرِ الْبَيْضَةِ فَيَخْرُجُونَ مِنْهَا نَقَاءً بِيضًا فَيَسْرَحُونَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءُوا. (مسند احمد: الرقم، ١٣٣٥٦)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہر عسقلان عروس البلاد میں سے ایک ہے، یہاں سے قیامت کے دن ستر ہزار ایسے آدمی اٹھیں گے جن کا کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا، اور پچاس ہزار شہداء اٹھائے جائیں گے جو اللہ کے وفود اور مہمان ہوں گے، یہاں شہداء کی صفیں ہوں گی جن کے کٹے ہوئے سر ان کے ہاتھوں میں ہوں گے اور ان کی رگوں سے تازہ خون بہہ رہا ہوگا اور وہ کہہ رہے ہوں گے اے ہمارے رب! تو نے اپنے رسولوں کے واسطے سے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا اسے پورا فرما، یقینا تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا، اللہ تعالی فرمائے گا کہ میرے بندوں نے سچ کہا، حکم ہوگا کہ ان کو نہر بیضہ میں غسل دلاؤ، پس وہ اس نہر سے صاف ستھرے اور گورے ہو کر نکلیں گے اور جنت میں جہاں چاہیں گے سیر و تفریح کرتے پھریں گے۔

★ ★ ★

علاماتِ کبریٰ

حضرت مہدیؓ

حضرت مہدی کا ذکر کرنے سے قبل ضروری ہے کہ ہم ان کے ظہور کی اہمیت اور قیامت کی نشانیوں میں ان کے مقام کو واضح طور پر سمجھ لیں۔" علاماتِ قیامت کے مباحث میں حضرت مہدی کا ظہور محض ایک ضمنی علامت نہیں، بلکہ ایک ایسا فیصلہ کن مرحلہ ہے جو پورے سلسلۂ علامات کو نئی سمت عطا کرتا ہے۔ اگرچہ بعض علماء نے حضرت مہدی کو علاماتِ متوسطہ میں شامل کیا ہے اور بعض نے انھیں علاماتِ کبری کے مقدمات میں شمار کیا ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا ظہور دونوں مرحلوں کے درمیان ایک مرکزی کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کا زمانہ ایک طرف اُن پھیلے ہوئے فتنوں کے دور کو سمیٹتا ہے جنہیں علاماتِ متوسطہ کہا جاتا ہے، اور دوسری طرف انھیں کے ذریعے وہ عظیم اور کھلی نشانیوں کا دروازہ کھلتا ہے جو علاماتِ کبری کے نام سے معروف ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت مہدی کی آمد امت کے لیے ایک مضبوط موڑ، واضح تبدیلی اور ایک بنیادی علامت ہے جس کے بغیر نہ درمیانی علامات کا پورا خاکہ مکمل ہوتا ہے اور نہ بڑی علامات کا آغاز پوری طرح واضح ہوتا ہے۔ یوں حضرت مہدی کا ظہور قیامت کی نشانیوں میں ربط، توازن اور ترتیب کی سب سے روشن اور مؤثر کڑی کے طور پر جلوہ گر ہوتا ہے۔

الغرض آخری زمانے میں شر و فساد کی کثرت ہو گی، ظلم بہت پھیل جائے گا، طاقتور کمزور کا حق کھا جائے گا، برے لوگوں کا معاشرے میں غلبہ اور کنٹرول ہو گا مگر اس سب کچھ کے باوجود مسلمان ایک ایسی نئی صبح کے طلوع کے منتظر رہیں گے جو زمین پر پھیلے ہوئے ظلم و ستم کا خاتمہ کر دے گی۔ وہ شخصیت حضرت مہدی کی ہو گی۔

مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ حسنی ہو گا جو نبی کریم ﷺ کے اہل بیت میں سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہو گا۔

(۱) حضرت مہدی کی شکل وشباہت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجْلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ.

(سنن أبي داوود: الرقم، ۴۲۸۵)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہدی میری اولاد میں سے ہوگا، روشن اور کشادہ پیشانی، بلند بینی، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھرے گا جس طرح ظلم وستم سے بھری ہوئی تھی، وہ سات سال دنیا میں رہیں گے۔

(۲) حضرت مہدی پوری دنیا کو انصاف سے بھر دیں گے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ بِأُمَّتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ بَلَاءٌ شَدِيدٌ مِنْ سُلْطَانِهِمْ لَمْ يُسْمَعْ بَلَاءٌ أَشَدُّ مِنْهُ، حَتَّى تَضِيقَ عَنْهُمُ الْأَرْضُ الرَّحْبَةُ، وَحَتَّى يُمْلَأُ الْأَرْضُ جَوْرًا وَظُلْمًا، لَا يَجِدُ الْمُؤْمِنُ مَلْجَأً يَلْتَجِئُ إِلَيْهِ مِنَ الظُّلْمِ، فَيَبْعَثُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِنْ عِتْرَتِي، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَسَاكِنُ الْأَرْضِ، لَا تَدَّخِرُ الْأَرْضُ مِنْ بَذْرِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ، وَلَا السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا شَيْئًا إِلَّا صَبَّهُ اللهُ عَلَيْهِمْ مِدْرَارًا، يَعِيشُ فِيهَا سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانَ أَوْ تِسْعَ.

(المستدرك على الصيحين للحاكم: الرقم ۸۴۳۸)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں میری امت پر ان کے ارباب حکومت کی طرف سے سخت مصیبتیں آئیں گی، یہاں تک کہ اللہ کے وسیع زمین ان کے لیے تنگ ہو جائے گی اس وقت اللہ تعالی میری نسل میں سے ایک شخص کو کھڑا

کرے گا،اس کی جدوجہد سے ایسا انقلاب برپا ہوگا کہ اللہ کی زمین جس طرح ظلم وستم سے بھر گئی تھی،اسی طرح عدل و انصاف سے بھر جائے گی،آسمان والے بھی اس سے راضی ہوں گے اور زمین کے رہنے والے بھی،زمین میں جو بیج ڈالا جائے گا اس کو زمین اپنے پاس روک کے نہیں رکھے گی، بلکہ اس سے جو پودا برآمد ہونا چاہیے وہ برآمد ہوگا (بیج کا ایک دانہ بھی ضائع نہ ہوگا) اور اسی طرح آسمان بارش کے قطرے ذخیرہ بنا کے نہیں رکھے گا، بلکہ ان کو برسادے گا (یعنی ضرورت کے مطابق بھرپور بارشیں ہوں گی) اور یہ مرد مجاہد لوگوں کے درمیان سات سال، یا آٹھ سال، یا نو سال زندگی گزارے گا۔

(۳) حضرت مہدی کو ایک رات میں ساری صلاحیتوں سے نوازا جائے گا

عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، يصلحه اللهُ فِي لَيْلَةٍ. (مسند احمد: الرقم، ۶۴۵)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی ہمارے اہل بیت میں سے ہوگا، اللہ ایک رات میں ان کو صلاحیتوں سے نوازے گا۔

(۴) حضرت مہدی کی سخاوت

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعُدُّهُ. (صحیح مسلم: الرقم، ۷۳۱۸)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آخری زمانے میں ایک خلیفہ (یعنی سلطان برحق) ہوگا جو (مستحقین کو) مال تقسیم کرے گا اور گن گن کر نہیں دے گا۔

وضاحت: بعض شارحین نے کہا ہے کہ اس حدیث میں جس خلیفہ کا ذکر فرمایا گیا ہے، وہ حضرت مہدی ہی ہیں، کیونکہ دوسری احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے زمانے میں اللہ تعالی کی طرف سے غیر معمولی برکات کا ظہور ہوگا اور مال و دولت کی فراوانی ہوگی۔

قیامت کی بڑی علامتیں

۱) خروج دجال ۔ ۲) نزول عیسی علیہ السلام ۳) یاجوج ماجوج ۔ ۴) دھواں۔ ۵) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔ ٦) زمین سے جانور کا نکلنا۔ ۷، ۸، ۹) خسف۔ ۱۰) یمن کی آگ۔

(۱) خروج دجال

کسی چیز کے بارے میں علم رکھنا اس کے بارے میں جہالت سے کہیں بہتر ہے۔ دجال اولاد آدم میں سے ایک شخص ہوگا جسے اللہ تعالی کچھ ایسی طاقتیں دے گا جو اس کے سوا نوع بشر میں کسی کو حاصل نہیں ہوئیں۔ اللہ تعالی لوگوں کی آزمائش و امتحان کے لیے اسے یہ طاقتیں عطا فرمائے گا۔

اس کا نام دجال اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس کا کام دجل وفریب کرنا، حیلے بازی سے کام لینا، حقائق چھپانا، اور بڑے بڑے جھوٹ بولنا ہوگا۔ دجل بہت بڑے جھوٹ کو کہا جاتا ہے۔ وہ بہت بڑے دجل فریب سے کام لینے والا، بہت جھوٹ بولنے والا، اور بہت بڑا متکبر ہوگا۔

یقینا دجال سب سے بڑا فتنہ ہے اس لیے کہ دجال کے ساتھ بہت سے عظیم فتنے اور شبہات ہوں گے جن کی مدد سے وہ لوگوں کو فتنے میں مبتلا کرے گا۔حتی کہ وہ یہ دعوی بھی کرے گا کہ وہ رب العالمین ہے وہ لوگوں سے اپنی ذات پر ایمان لانے کا مطالبہ کرے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے بارے میں اس کا بہت اندیشہ تھا، یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں امت کو خبردار کیا، ڈرایا اور آگاہ فرمایا، کہ ہم اس کی گمراہیوں سے ہوشیار ہو جائیں نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی جسمانی اور اخلاقی علامات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔

دجال کی جسمانی علامات

قصیر أفحج: اس کا قد چھوٹا ہوگا، اور پنڈلیوں کے درمیان دوری ہونے کی باعث اس کی چال عیب دار ہوگی۔

جعد: اس کے بال نرم اور گھنگریالے ہوں گے۔

جفال الشعر: اس کے بال گھنے ہوں گے۔

مطموس العین: بجھی ہوئی آنکھ، پھولے ہوئے انگور کی مانند، یعنی وہ بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔

هجان: سفید رنگ والا۔

أجلى الجبهة: چوڑی پیشانی والا۔

مکتوب بین عینیه :ك ف ر: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا "ك ف ر" اسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ مومن اچھی طرح پڑھ لے گا۔

عقیم : اور اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی۔

یہاں پر دجال کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ ایک پست قد، مضبوط جسم والا اور بڑے سر والا شخص ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی۔ دائیں آنکھ انگور کے دانے کی طرح پھولی ہوئی، جبکہ بائیں آنکھ پر چھڑا آیا ہوا ہوگا۔ بال اس کے گھنے اور گھنگریالے ہوں گے اور جلد کا رنگ سفید ہوگا۔ اس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر، لکھا ہوگا۔ (جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی:۴۴۱)

(۱) دجال دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے

عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ اٰدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ. (صحیح مسلم: الرقم، ۲۹۴۶)

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں اور ایک روایت کے الفاظ ہیں "أَمْرٌ أَكْبَرُ مَنَ الدَجَّالِ" دجال سے بڑی کوئی مصیبت نہیں۔

(۲) دجال کانا ہوگا

عن عبد الله بن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلَكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ،

إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ. (صحیح البخاری: الرقم، ۷۱۲۷)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز لوگوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے شایان شان حمد و ثنا بیان فرمائی اور پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا۔ میں تمھیں اس سے ڈرا رہا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں تمھیں ایک ایسی بات بتا رہا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی: وہ کانا ہو گا اور اللہ تعالی تو ہر گز ایسا نہیں ہے۔

(۳) ایمان لانا کب معتبر نہیں ہوگا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ : الدَّجَّالُ، وَالدَّابَّةُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَوْ مَنْ مَغْرِبِهَا. (الجامع للترمذی: الرقم، ۳۰۷۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اسے فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے مومن نہ ہو گا: دجال کا نکلنا، جانور کا نکلنا، اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔

(۵) دجال سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے

عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ إِصْطَخْرُ نَادَى مُنَادٍ أَلَا إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ قَالَ فَلَقِيَهُمُ الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ فَقَالَ لَوْلَا مَا تَقُولُونَ لَأَخْبَرْتُكُمْ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الدَّجَّالُ حَتَّى يَذْهَلَ النَّاسُ عَنْ ذِكْرِهِ وَحَتَّى تَتْرُكَ الْأَئِمَّةُ ذِكْرَهُ عَلَى الْمَنَابِرِ. (مسند احمد: الرقم، ۱۶۷۸۸)

ترجمہ : راشد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جب اصطخر فتح ہو گیا تو ایک منادی نے آواز لگائی کہ لوگو!

خبردار، دجال نکل آیا ہے۔ اسی دوران انہیں حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور کہا: تم یہ نہ کہتے تو اچھا تھا، میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک کہ لوگ اس کے ذکر تک سے غافل نہ ہو جائیں اور یہاں تک کہ خطیب منبروں پر اس کا ذکر کرنا چھوڑ دیں گے۔

نوٹ :اصطخر :ایران کے قدیم ترین اور مشہور ترین شہروں میں سے ایک ہے۔ ایرانی بادشاہ یہاں رہا کرتے تھے اور یہاں ان کا خزانہ بھی ہوتا تھا۔

(۲) نزول عیسی علیہ السلام

حضرت عیسی علیہ السلام اللہ تعالی کے الوالعزم اور مقرب انبیاء و رسل میں سے ایک نبی اور رسول ہیں۔ اللہ تعالی نے انہیں باپ کے بغیر محض ماں سے پیدا فرمایا ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم علیہا السلام اپنی نیکی اور کثرت عبادت کے باعث ایک ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ اللہ تعالی انہیں اپنے پاس سے رزق عطا فرماتا تھا۔

سب سے پہلی بات جو حضرت عیسی علیہ السلام کے منہ سے نکلی وہ یہ تھی " إني عبد الله " میں اللہ کا بندہ ہوں۔ یہی عیسی علیہ السلام کی اصل حقیقت ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

(ذٰلِكَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ ۚ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِىۡ فِيۡهِ يَمۡتَرُوۡنَ ﴿۳۴﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنۡ يَّتَّخِذَ مِنۡ وَّلَدٍ ۙ سُبۡحٰنَهٗ ؕ اِذَا قَضٰۤى اَمۡرًا فَاِنَّمَا يَقُوۡلُ لَهٗ كُنۡ فَيَكُوۡنُ ﴿۳۵﴾) (سورہ مریم)

ترجمہ: یہ ہے عیسی ابن مریم، یہی ہے وہ حق کی بات جس میں وہ لوگ شک کرتے ہیں۔ اللہ کے لائق ہی نہیں کہ وہ کوئی بھی اولاد بنائے، وہ پاک ہے، جب وہ کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لیے بس یہی کہتا ہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتا ہے۔

شرعی دلائل سے ثابت ہے کہ وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے اور ان کا نزول علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے۔ ان کے بارے میں بہت سے دلائل موجود ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: وَاِنَّهٗ لَعِلۡمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمۡتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُوۡنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِيۡمٌ ﴿۶۱﴾ (سورہ الزخرف)

ترجمہ: اور بے شک وہ (عیسی علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی ہے، لہذا تم اس (قیامت کے آنے) میں شک نہ کرو اور تم میری پیروی کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: حضرت عیسی علیہ السلام کا قیامت سے پہلے تشریف لانا قیامت کی نشانی ہے۔

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے معنی یہ ہیں کہ عیسی علیہ السلام کا ظاہر ہونا ایک نشانی ہوگی، اس سے لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ قیامت اب بہت جلد آنے والی ہے، اس لیے کہ ان کا آنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ‌ ۚ وَيَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ يَكُوۡنُ عَلَيۡهِمۡ شَهِيۡدًا ۚ‏ ﴿۱۵۹﴾

ترجمہ: اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو عیسی علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور قیامت کے دن وہ ان سب پر گواہ ہوں گے۔

(۱) حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. (صحیح البخاری: الرقم، ۳۴۴۸)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے قریب ہے کہ تمہارے درمیان عیسی ابن مریم علیہما السلام عادل حکمران بن کر نزول فرمائیں گے۔ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ کو ختم کر دیں گے، اس وقت مال کی اس قدر کثرت ہو جائے گی کہ کوئی شخص اسے قبول ہی نہیں کرے گا۔ اسی زمانے میں ایک سجدہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے زیادہ قیمتی ہوگا۔

وضاحت: تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا: یعنی لوگوں کا نماز اور دیگر تمام نیکیوں میں رغبت اور شوق بہت بڑھ جائے گا، اس لیے کہ ان کی خواہشات کم ہو جائیں گی، وہ دنیا سے بے رغبت ہو جائیں گے اور انہیں قرب قیامت کا یقین ہو چکا ہوگا۔

(۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ

آپ مشہور صحابی حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے، قد و قامت درمیانہ، رنگ سرخ وسفید اور بال (شانوں تک پھیلے ہوئے) سیدھے صاف اور چمکدار ہوں گے جیسے غسل کے بعد ہوتے ہیں، سر جھکائیں گے تو اس سے موتیوں کی مانند قطرے ٹپکیں گے (یا ٹپکتے ہوئے معلوم ہوں گے) جسم پر ایک زرہ ہو گی (لوہے کا جنگی لباس) اور ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے ہوں گے۔

(علامات قیامت اور نزول مسیح: ۱۵۰)

(۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عادلانہ حکمرانی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ، لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ.

(صحیح مسلم: الرقم، ۳۹۱)

ترجمہ : حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ کی قسم! یقیناً عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام عادل حاکم (فیصلہ کرنے والے) بن کر اتریں گے، وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے، نوجوان اونٹنیوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے گا، پر کوئی انہیں پکڑنا گوارا نہیں کرے گا۔ آپس کی دشمنی، باہمی بغض اور حسد ناپید ہو جائے گا۔ اور لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائے گا مگر کوئی اسے لینے کو تیار نہ ہو گا۔

وضاحت: اَلْقِلَاصُ، ان جوان اونٹنیوں کو کہا جاتا ہے جو بہت نفیس اور قیمتی ہوتی ہیں۔ عربوں کے ہاں یہ سب سے عمدہ مال ہوتا تھا۔ اس زمانے میں لوگ ایسے قیمتی جانور بھی چھوڑ دیں گے۔ ان سے بے پرواہ ہو جائیں گے۔ کوئی انہیں پالنے پوسنے اور کھلانے پلانے کی کوشش کرے گا نہ ان کی خرید و فروخت میں دلچسپی لے گا۔

(۳) یاجوج ماجوج

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخری زمانے میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دور میں دجال کے قتل کے بعد یاجوج وماجوج لوگوں کی طرف نکلیں گے اور زمین میں پھیل جائیں گے اور فساد مچائیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾ اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْۤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا ﴿۹۷﴾ (الکہف)

ترجمہ: اس کے بعد وہ (ذو القرنین بادشاہ) ایک اور راستے پر چل پڑے۔ یہاں تک کہ جب وہ دو پہاڑوں کے درمیان پہنچے تو انہیں ان پہاڑوں سے پہلے کچھ لوگ ملے جن کے بارے میں ایسا لگتا تھا کہ وہ کوئی بات نہیں سمجھتے۔ انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج اور ماجوج اس زمین میں فساد پھیلانے والے لوگ ہیں۔ تو کیا ہم آپ کو کچھ مال کی پیشکش کر سکتے ہیں، جس کے بدلے آپ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی دیوار بنا دیں؟ ذوالقرنین نے کہا: اللہ نے مجھے جو اقتدار عطا فرمایا ہے، وہی (میرے لیے) بہتر ہے۔ لہذا تم لوگ (ہاتھ پاؤں کی) طاقت سے میری مدد کرو، تو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط دیوار بنا دوں گا۔ مجھے لوہے کی چادریں لادو۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے (درمیانی خلا کو پاٹ کر) دونوں پہاڑی سروں کو ایک دوسرے سے ملا دیا تو کہا کہ: اب آگ دہکاؤ یہاں تک کہ جب اس (دیوار) کو لال انگارا کر دیا تو کہا کہ: پگھلا ہوا تانبا لاؤ، اب میں اس پر انڈیلوں گا۔ چنانچہ (وہ دیوار ایسی بن گئی کہ) یاجوج ماجوج نہ اس پر چڑھنے کی طاقت رکھتے تھے، اور نہ اس میں کوئی سوراخ بنا سکتے تھے۔

وضاحت : ثُمَّ اَتۡبَعَ سَبَبًا: یعنی وہ مشرق ومغرب کے درمیان ایک اور راستے پر چلا جو اسے بلند پہاڑوں والے شمالی علاقے میں لے گیا۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ: یہاں تک کہ وہ ایک ایسے علاقے میں پہنچا جو ترکوں کی سرزمین میں آرمینیا اور آذربائیجان کی سرحد کے قریب واقع تھا۔

(السدان) کہ معنی ہے دو پہاڑ، ان کے درمیان خالی جگہ تھی، جہاں سے یاجوج و ماجوج نکل کر آتے تھے، وہ ترکوں کے علاقے میں فساد انگیزی کرتے اور کھیتی اور نسل کو تباہ کر دیتے تھے۔

جب ان ترکوں نے ذوالقرنین کے پاس قوت دیکھی تو انہوں نے اندازہ لگا لیا کہ یہ بادشاہ صاحب اختیار اور باصلاحیت ہے۔ انہوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے اور یاجوج و ماجوج کے درمیان اس راستے کو بند کرنے کے لیے ایک دیوار کھڑی کر دے تاکہ وہ ان پر حملہ نہ کر سکے۔

یاجوج ماجوج عجمی نام ہیں ۔یہ آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔یاجوج ماجوج دو قبیلے ہیں۔ وہ زمین میں انواع و اقسام کا فتنہ وفساد برپا کرتے تھے حتی کہ ذوالقرنین نے ان کو روکنے کے لیے دیوار بنا دی۔ یہ دیوار ان کے اور عام لوگوں کو میں حائل ہوگئی۔ بلاشبہ وہ دیوار کے پیچھے موجود ہیں اور ان کے پاس کھانا پینا بھی ہے۔ ان کی زندگی اور نظام معیشت خاص طرز کے ہیں۔ یاجوج و ماجوج ہمہ وقت اس دیوار کو گرانے کی کوشش میں مشغول رہتے ہیں، چنانچہ وہ اسے کھودنے کی اور اس میں سوراخ لگانے کی کوشش جاری رکھتے ہیں۔

یاجوج ماجوج کی شباہت

عَنِ ابۡنِ حَرۡمَلَةَ . وَهُوَ خَالِدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ حَرۡمَلَةَ. عَنۡ خَالَتِهِ قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ رَأۡسَهُ مِنۡ لَدۡغَةِ عَقۡرَبٍ فَقَالَ: إِنَّكُمۡ تَقُولُونَ: لَا عَدُوَّ، وَإِنَّكُمۡ لَنۡ تَزَالُوا تُقَاتِلُونَ عَدُوًّا، حَتَّى يَأۡتِيَ يَأۡجُوجُ وَمَأۡجُوجُ، عِرَاضُ الۡوُجُوهِ، صِغَارُ الۡعُيُونِ، صُهۡبُ الشِّعَافِ، وَمِنۡ كُلِّ حَدَبٍ يَنۡسِلُونَ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الۡمِجَانُّ الۡمُطۡرَقَةُ.

(مجمع الزوائد:الرقم، ۱۲۵۷۰)

ترجمہ: حضرت خالد بن عبداللہ بن حرملہ اپنی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ ﷺ نے بچھو کے کاٹنے کے سبب اپنا سر مبارک کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کہتے ہو کہ کوئی دشمن نہیں، حالانکہ تم ہمیشہ لڑائی کرتے رہو گے حتی کہ یاجوج و ماجوج آجائیں، چوڑے چہروں والے، چھوٹی چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے۔ وہ ہر ایک بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے تہہ والی ڈھالوں کی مانند ہوں گے۔

اذا وحی اللہ الی عیسیٰ علیہ السلام انی قد اخرجت عباد الی لایدان لاحد بقتالھم فحرز عبادی الی الطور ویبعث اللہ یاجوج وماجوج وھم من کل حدبٍ ینسلون فیمر اوائلھم علی بحیرۃ طبریۃ فیشربون ما فیھا ویمر اٰخرھم فیقولون لقد کان بھذہ مرۃ ماءٌ ویحصر نبی اللہ عیسیٰ علیہ السلام واصحابہ حتی یکون رأس الثور لاحدھم خیرا من مأۃ دینار لاحدکم الیوم فیرغب نبی اللہ عیسی واصحابہ فیرسل علیھم التغف فی رقابھم فیصبحون فرسی کموت نفس واحدۃ ثم یھبط نبی اللہ علیہ علیہ السلام واصحابہ الی الارض فلا یجدون فی الارض موضع شبر الا ملأہ زَھَمُھُم ونتنُھم فیرغب نبی اللہ عیسی علیہ السلام واصحابہ الی اللہ فیرسل اللہ طیرا کاعناق البخت فتحملھم فتطرحھم حیث شاء اللہ ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن منہ بیت مدر والاوبر فیغسل الارض حتی یترکھا کالزلفۃ

(صحیح مسلم: ۲/۴۰۰، باب ذکر الدجال)

نواس ابن سمعان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ایک طویل حدیث دجال کے بارے میں نقل کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجیں گے کہ میں اپنے ایسے بندوں کو زمین کی طرف نکالوں گا جن سے جنگ کرنے کی کسی کو طاقت نہیں ہو گی لہٰذا تم میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر محفوظ کرلو اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجیں گے جو ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے نظر آئیں گے ان کا اگلا حصہ بحیرہ طبریہ سے گزرے گا

تو اس کا پورا پانی پی لے گا اور ان کا آخری حصہ جب گزرے گا تو کہے گا کہ اس میں کبھی پانی تھا؟ اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور کر دیے جائیں گے یہاں تک کہ اس زمانے میں ایک بیل کا سر سو (۱۰۰) دینار سے زیادہ بہتر ہو گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ان ان کی گردنوں میں کیڑے بھیج دیں گے تو وہ سب کے سب ایک آدمی کے مرنے کی طرح مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے تو زمین پر ایک بالشت کے برابر بھی کوئی جگہ نہیں پائیں گے مگر وہ بدبو سے بھری ہوئی ہو گی تو اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجیں گے جن کی گردنیں اونٹ کی طرح ہوں گی وہ ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور اس جگہ پھینکیں گے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے کہ کوئی گھر، جھونپڑا مکان ایسا نہیں بچے گا جو دھل نہ جائے اور آئینہ کی طرح صاف نہ ہو جائے۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یاجوج ماجوج کے بارے میں وارد یہ احادیث حقیقت پر مبنی ہیں۔تم پر ایمان رکھنا واجب ہے کیونکہ یاجوج و ماجوج کا خروج علامات قیامت میں سے ہے۔ ان کے بارے میں وارد احادیث میں وضاحت سے یہ بتایا گیا ہے کہ ان کی کثرت تعداد کے باعث کسی کے پاس ان سے لڑنے کی طاقت نہیں ہوگی۔ وہ اللہ تعالی کے نبی عیسی علیہ السلام اور دجال سے نجات پانے والے ان کے ساتھیوں کا محاصرہ کر لیں گے۔ عیسی علیہ السلام یاجوج و ماجوج کے خلاف اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو اللہ تعالی ان سب کی گردنوں میں کیڑا پیدا کر دے گا وہ سب کے سب ہلاک ہو جائیں گے۔ ہلاکت کے بعد ان کی لاشوں کی بدبو سے اہل زمین بہت اذیت میں ہوں گے۔ عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی پھر اللہ تعالی سے دعا کریں گے تو اللہ تعالی ایسے پرندے بھیج دے گا جو انہیں اٹھا کر ایسی جگہ پھینکیں گے جہاں اللہ چاہے گا۔

(۴) دھواں

علامت قیامت مختلف نوعیت کی ہیں۔ بعض زمین سے تعلق رکھتی ہیں، جیسے خسف، خشک سالی وغیرہ۔ بعض ایسی ہیں جن کا تعلق لوگوں سے ہے، جیسے: عورتوں کی کثرت، اور مردوں کی قلت۔ بعض کا

تعلق انسانی اخلاق سے ہے، جیسے زنا کا پھیلنا بعض وہ ہیں جن کا تعلق آسمان سے ہے، ان ہی میں سے دھوئیں کا اٹھنا بھی ہے۔ اس کی دلیل، ارشاد باری تعالی ہے :

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴿١٠﴾ يَغْشَى النَّاسَ ۖ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١١﴾ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ﴿١٢﴾ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ﴿١٣﴾

(الدخان)

ترجمہ: تو آپ اس دن کا انتظار کیجیے جب آسمان صاف دھواں لائے گا۔ جو لوگوں پر چھا جائے گا (کہا جائے گا) یہ دردناک عذاب ہے۔ (کافر کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے یہ عذاب ہٹا دے، بلا شبہ ہم ایمان لانے والے ہیں۔ ان کے لیے نصیحت کیونکر ہو گی جبکہ ان کے پاس ایک کھول کھول کر بیان کرنے والا رسول آ گیا۔

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس دھوئیں سے مراد وہ دھواں ہے جو قریش کو شدت بھوک کی شکل میں اس وقت پہنچا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے دعوت کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے بد دعا فرمائی تھی۔ وہ اپنی آنکھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر دیکھتے تو انہیں بھوک اور قحط کی وجہ سے دھوئیں کے سوا کوئی نظر نہ آتا تھا۔

بہت سے علماء کرام اس طرف گئے ہیں کہ دھواں ان علامت قیامت میں سے ہے جن کا ابھی انتظار ہے تا حال وہ ظاہر نہیں ہوئی اور وہ قرب قیامت واقع ہو گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے "دخان" (یعنی دھواں) دو ہیں ایک تو گزر چکا اور دوسرا وہ ہو گا جس سے زمین و آسمان کا خلا بھر جائے گا۔ مؤمن پر تو اس کا اثر زکام جیسا ہو گا مگر کافروں کے کان اس سے پھٹ جائیں گے۔

---

(۱) دھواں کی کیفیت

عَنْ حذيفة عن النبى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إن من اشراط الساعة دخانا يملأ ما بين المشرق والمغرب يمكث فى الارض اربعين يوما فأ المؤمن فيصيبه شبه

الزكام وأما الكافر فيكون بمنزلة السكران يخرج الدخان من أنفه ومنخريه وعينيه وأُذنيه ودبره. (التذكرة باحوال الموتى وامور الاخرة: ۱۲۶۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے دھواں ہے جو مشرق اور مغرب کے درمیان ساری جگہوں کو بھر دے گا اور یہ دھواں زمین میں چالیس دن رہے گا مؤمن کو اس کی وجہ سے زکام کے مثل اثر ہوگا اور کافر کو اس کی وجہ سے نشہ کی سی کیفیت طاری ہو گی۔ دھواں اس کے ناک کے نتھنوں اور آنکھوں اور کانوں اور پیچھے کے راستے سے خارج ہو گا۔

(۲) فتنوں کے آنے سے پہلے نیکیوں میں جلدی کرو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَّالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ. (صحیح مسلم: الرقم، ۷۳۹۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھ چیزوں کے ظہور سے پہلے نیک اعمال میں جلدی کرلو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یا دھوئیں کا ظاہر ہونا، یا دجال کا ظاہر ہونا، یا زمین سے جانور کا نکلنا، یا تم میں کسی کا خاص وقت (موت) آجانا، یا سب کے لیے واقع ہونے والا معاملہ (قیامت کا) قائم ہو جانا۔

(۵) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

اللہ تعالیٰ نے جب سے سورج کو پیدا کیا ہے، وہ ہمیشہ مشرق ہی سے طلوع ہوتا آیا ہے مگر ایک روز سورج مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوگا اور جب ایسا ہو جائے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: (هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّآ أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ

ٰایتِ رَبِّكَ ؕ یَوۡمَ یَاۡتِیۡ بَعۡضُ ٰایتِ رَبِّكَ لَا یَنۡفَعُ نَفۡسًا اِیۡمَانُهَا لَمۡ تَکُنۡ ٰامَنَتۡ مِنۡ قَبۡلُ اَوۡ کَسَبَتۡ فِیۡۤ اِیۡمَانِهَا خَیۡرًا ؕ قُلِ انۡتَظِرُوۡۤا اِنَّا مُنۡتَظِرُوۡنَ)

ترجمہ: کیا وہ صرف اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں، یا آپ کا رب آئے، یا آپ کے رب کی بعض نشانیاں آئیں، جس دن آپ کے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اسے فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا۔ کہہ دیجیے: انتظار کرو، بے شک ہم بھی انتظار کرنے والے ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: إِنَّ هٰذِهِ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، وَلَا تَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَيْئًا حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ لَهَا: ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرُونَ مَتٰى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا). (صحیح مسلم، الرقم، ۳۹۹)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن پوچھا: جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدے میں چلا جاتا ہے، وہ مسلسل اسی حالت میں رہتا ہے حتی کہ اسے کہا جاتا ہے: اٹھو! جہاں سے آئے تھے ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس لوٹتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنی جائے قرار پر پہنچ جاتا ہے، پھر سجدہ ریز ہو

جاتا ہے اور اسی حالت میں رہتا ہے یہاں تک کہ اس سے کہا جاتا ہے: بلند ہو جاؤ اور جہاں سے آئے تھے، ادھر لوٹ جاؤ تو وہ واپس جاتا ہے اور اپنے مطلع سے طلوع ہوتا ہے، پھر (ایک دن سورج) چلے گا، لوگ اس میں معمول سے ہٹی ہوئی کوئی چیز نہیں پائیں گے حتی کہ یہ عرش کے نیچے اپنے اسی مستقر پر پہنچے گا تو اسے کہا جائے گا: بلند ہو اور اپنے مغرب (جس طرف غروب ہوتا تھا،اسی سمت) سے طلوع ہو تو وہ اپنے مغرب سے طلوع ہو گا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا جانتے ہو یہ کب ہو گا؟ یہ اس وقت ہو گا جب کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں نیکی نہیں کمائی تھی۔

(٦) جانور لوگوں سے بات کرے گا

آخری زمانے میں اچھے برے لوگ خلط ملط ہو جائیں گے حتی کہ مؤمن و منافق اور مسلم و کافر کی پہچان مشکل ہو جائے گی۔ان حالات میں اللہ تعالی ایک جانور ظاہر کر دے گا۔

ارشاد باری تعالی ہے: وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ ۝۸۲

ترجمہ: اور جب ان پر قرب قیامت کے وعدے کی بات پوری ہو جائے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور نکالیں گے، وہ ان سے کلام کرے گا۔ بے شک یہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ان رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ تخرج الدابة معها خاتم سليمان وعصا موسىٰ فتجلو وجه المؤمن وتختم انف الكافر بالخاتم حتى ان اهل الخوان ليجتمعون فيقول هذا يا مؤمن ويقول هذا يا كافر.

(الجامع للترمذی: ۲/ ۳۵۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلے گا (صفا پہاڑ سے) اور اس کے ساتھ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اور سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہو گی جس سے وہ کافر کے ناک پر انگوٹھی سے مہر لگائے گا اور مومن کے چہرے کو عصا سے روشن کرے گا یہاں تک کہ جب لوگ ایک دسترخوان پر جمع ہوں گے تو وہ کہے گا یہ مومن ہے اور یہ کافر۔

دابۃ الارض لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگائے گا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ، ثُمَّ يغمرون فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُولُ: مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِينَ. (مسند احمد: الرقم، ۲۲۳۰۸)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین سے ایک جانور نکلے گا، جو لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگائے گا اور وہ (نشان زدہ) لوگ بہت زیادہ ہو جائیں گے، حتیٰ کہ آدمی کسی سے اونٹ خریدے گا تو کوئی پوچھے گا کہ یہ تو نے کس سے خریدا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے یہ کسی نشان زدہ سے خریدا ہے۔

(۷، ۸، ۹) خسف یعنی تین مقامات پر زمین کا دھنسنا

خسف: کا مطلب ہے زمین کا پھٹنا اور جو کچھ اس کے اوپر ہو اس کو نگل لینا۔

علامت کبریٰ میں سے تین مقامات پر ''خسوف'' یعنی زمین کا دھنسنا بھی ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے۔ لوگ ان واقعات سے بہت خوفزدہ ہو جائیں گے اور ان کے اثرات بہت ہولناک ہوں گے۔

نوٹ : ان میں سے کوئی بھی خسف جب ہوگا تو اس کی خبر بڑی تیزی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیل جائے گی کیونکہ ایسا ہوگا تو پھر وہ علامت قیامت بنے گا ورنہ اگر لوگوں تک اس کی خبر نہ پہنچے تو پھر علامت کیسے بنے گا معلوم ہوتا ہے کہ شاید موجودہ دور میں پیدا ہونے والی ذرائع ابلاغ کی تیز رفتاری اسی کے لیے گراؤنڈ ہموار کر رہی ہے۔

عن ام سلمة تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سيكون بعدى خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف فى جزيرة العرب فقلت يا رسول الله أيخسف بالأرض وفيهم الصالحون قال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إذا كان أكثر أهلها الخبث. (المعجم الاوسط، الرقم، ۳۶۴۷)

ترجمہ : ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تین مقامات پر یعنی مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے جزیرہ عرب میں زمین دھنس جائے گی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا زمین سب کو نگل جائے گی جب کہ نیک لوگ بھی اس پر بستے ہیں؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اس زمین پر بدکاروں کا غلبہ ہو گا۔

(۱۰) یمن کی آگ

قیامت کی سب سے آخری علامت اور نشانی یہ ہوگی کہ یمن کی جانب سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف لے جائے گی اور انھیں وہاں جمع کرے گی۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ اٰيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ. (صحیح مسلم: الرقم، ۷۲۸۵)

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلا شبہ وہ (قیامت) قائم نہیں ہوگی حتی کہ تم اس سے پہلے دس (۱۰) نشانیاں دیکھ لو: آپ نے ذکر فرمایا: دھواں، دجال، زمین سے جانور کا نکلنا، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، عیسی علیہ السلام کا نزول، یاجوج ماجوج کا نکلنا، تین جگہ زمین کے دھنسنے کے واقعات، یعنی مشرق میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، اور جزیرۃ العرب میں زمین کا دھنس جانا۔ سب سے آخر میں جو علامت ظاہر ہوگی وہ یمن کی طرف سے نکلنے والی ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف لے جائے گی۔

★★★

فتنوں سے بچنے والے اعمال

فتنوں سے بچنے والے اعمال

فتنوں کے دور میں نجات کا راستہ

عَنْ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

الزم بيتك واملك عليك لسانك وخذ ما تعرف ودع ما تنكر وعليك بخاصة أمر نفسك ودع عنك أمر العامّة (المستدرک علی الصحیحین للحاکم: الرقم، ۷۷۵۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (فتنوں کے زمانے میں) اپنے گھر میں رہو، اپنی زبان کو قابو میں رکھو، اچھے کام کرتے رہو اور برے کام چھوڑ دو اور لازم رکھو اپنے نفس کے خاص معاملہ کو (اپنی فکر رکھو) اور لوگوں کے معاملات میں نہ پڑو۔

وضاحت : آخری ہدایت اس مخصوص وقت سے متعلق ہے، جب کہ اچھی بات کہنے سننے کا کوئی فائدہ مرتب ہونے کی اور دوسروں سے اس پر عمل کرنے کی سرے سے کوئی امید نہ ہو۔

❁

زمانۂ فتن میں صبر کا عظیم اجر

عَنْ ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من ورائكم زمان صبر للمتمسك فيه اجر خمسين شهيدا منكم (کنز العمال: الرقم ۳۰۸۵۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمھارے بعد صبر کا زمانہ آئے گا، اس زمانے میں جو شخص دین کو مضبوطی سے تھامے رکھے گا اسے تمھارے پچاس شہیدوں کے برابر اجر ملے گا۔

❁

فتنے کے زمانے میں بہترین لوگ

عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ، قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا،

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا، قَالَ: رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخِوفُونَهُ.

(الجامع للترمذي:٢/٤٠/ابواب الفتن، باب ماجاء فی الرجل یکون فی الفتنة)

ترجمہ: حضرت ام مالک بہزیہ کہتی ہیں کہ ایک دن جب رسول کریم ﷺ نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ بہت جلد ظاہر ہوگا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس فتنے کے زمانے میں سب سے بہتر کون شخص ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اس زمانے میں سب سے بہتر شخص وہ ہوگا جو اپنے مویشیوں کی (دیکھ بھال اور ان کے گھاس چارے کے انتظام میں مصروف رہے اور ان کا حق ادا کرے (یعنی ان پر جو زکوۃ وغیرہ واجب ہو اس کو ادا کرے) اور اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہے اور وہ شخص بھی سب سے بہتر ہوگا جو اپنے گھوڑے کی پشت پر سوار ہو کر اس کی باگ پکڑے کھڑا ہو اور دشمنان دین کو خوف زدہ کرتا ہو اور دشمن اس کو ڈراتے ہوں۔

وضاحت: رَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ، مطلب یہ ہے جو شخص اس فتنے فساد میں الجھنے اور آپس میں ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہونے کی بجائے اپنی طاقت ان لوگوں کے خلاف استعمال کرنے کی طرف متوجہ ہو جو دین اسلام کے اصل دشمن مخالف ہیں، وہ شخص بہتر شمار ہوگا کیونکہ یہ چیز نہ صرف یہ کہ دین وملت کی اصل خدمت ہونے کی وجہ سے اس کو اجر وثواب کا مستحق بنائے گی بلکہ فتنے سے بچانے کا بہترین ذریعہ بھی ثابت ہوگی۔ (عون الترمذی:٢/٦٩)

فتنے کے زمانے میں عبادت کا ثواب

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ.

(صحیح مسلم:٢/٤٠٦/کتاب الفتن، باب فضل العبادة فی الهرج)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا فتنے کے زمانے میں (اور مسلمانوں کے باہمی محاذ آرائی اور قتل وقتال کے وقت پوری استقامت و مداومت کے ساتھ دین پر قائم رہنے) اور عبادت و نیکی کرنے کا ثواب میری طرف ہجرت کرنے کے ثواب کی مانند ہے۔

ظلم پر صبر کرنا

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ ، قَالَ : أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ ، فَقَالَ : اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(صحیح البخاری:۲/ ۱۰۴۷/کتاب الفتن، باب لا یأتی زمان، الرقم، ۶۷۸۹)

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی (تابعی) کہتے ہیں کہ ایک دن ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجاج بن یوسف کے مظالم اور ایذا رسانیوں کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا (صبر کرو) کیونکہ آئندہ جو بھی زمانہ آئے گا وہ گزشتہ زمانے سے بدتر ہوگا (پس تمہیں کیا معلوم کہ آنے والے زمانے میں کیسے کیسے حکمران ہوں گے جو شاید حجاج سے بھی زیادہ ظالم ہوں اس لیے تم حجاج کے مظالم اور ایذا رسانیوں پر صبر کرو یہاں تک کہ تم (روز آخرت میں) اپنے پروردگار سے ملاقات کرو یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا اصل مقصود امت کے لوگوں کو تسلی دینا ہے ظلم پر صبر کرنے کی تلقین کرنا ہے اور اس بات کی طرف راغب کرنا ہے کہ اپنے زمانے کو غنیمت جان کر زیادہ سے زیادہ اخروی فائدے حاصل کرنے میں مشغول رہو کیا خبر کہ آنے والے زمانوں میں کسی کو اتنا بھی موقع مل سکے یا نہیں۔ (عون الترمذی:۲/ ۱۹۸)

فتنوں کے زمانے میں دین پر استقامت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ .

(الجامع للترمذي:۲/۵۲/ابواب الفتن، باب ماجاء فی النهی عن سب الرياح)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں اپنے دین پر ثابت قدم رہنے والے کی مثال ایسی ہوگی جیسے کوئی شخص آگ کے

انگاروں سے مٹھی بھرے۔

وضاحت: آخری زمانے میں دین پر چلنا اور اس پر قائم رہنا اس قدر مشکل ہو جائے گا جیسے آگ کو پکڑنا مشکل ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس زمانے میں کافر و فاسق اور سرکش و بد دین لوگوں کا ہر طرف غلبہ ہوگا اور وہ اہل ایمان و اہل دین کو ستائیں گے، پریشان کریں گے، ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑیں گے، جس کی وجہ سے ایمان پر قائم رہنا آسان نہ ہوگا، بلکہ ایسا سخت اور مشکل ہوگا جیسے آگ کو تھامنا مشکل ہوتا ہے۔

سب سے بہترین بات ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی جس طرح سخت صبر اور مشقت کے تحمل کے بغیر آگ کو پکڑنا ممکن نہیں اسی طرح اس زمانے میں اپنے دین کی حفاظت اور خود ایمان کا تحفظ بغیر صبر عظیم کے ممکن نہیں۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے:٦٢)

اختلاف دور کرنے کا طریقہ

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول هذه الأمة خيارهم وآخرهم شرارهم مختلفين متفرقين فمن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليأته منيته وهو يأتي إلى الناس ما يحب أن يؤتى إليه. (المعجم الكبير للطبرانی: الرقم ١٠٥١٧)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اس امت کا اول حصہ بہترین لوگوں کا ہے اور پچھلا حصہ بدترین لوگوں کا ہے جن کے درمیان باہمی اختلاف و انتشار کار فرما ہوگا پس جو شخص اللہ تعالی پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کی موت اس حالت پر آنی چاہیے کہ وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہو جس سے وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دور میں اختلافات کی کثرت کا ذکر کیا جیسا کہ آج امت میں دیکھنے کو ملتا ہے کہ ہر گروہ دوسرے کا مخالف بلکہ ہر فرد دوسرے کا مخالف ہے، اسی حدیث میں آگے اختلاف کو دور کرنے کا طریقہ بھی بتایا وہ یہ کہ جو چیز اور جو بات اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسرے لوگوں کے لیے بھی پسند کرو، تو ان سب اختلافات و تنازعات کا علاج ہو جائے گا مثلاً آدمی چاہتا ہے کہ لوگ میری تعظیم کریں مجھے چاہیں اور میری مانیں تو مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ

دوسروں کے لیے بھی یہی چاہے اور وہ خود دوسرے لوگوں سے ایسا ہی سلوک کرے جیسا اپنے لیے چاہتا ہے۔ (حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے: ۱۳۳)

ایک جامع دعا

عن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اللّٰهم اصلح لي ديني الذي هو عصمة امري واصلح لي دنياي التي فيها معاشي واصلح لي آخرتي التي فيها معادي واجعل الحياة زيادة لي في كل خير واجعل الموت راحة لي من كل شر.

(صحیح مسلم: ۲/۳۴۹/ کتاب الذکر، باب فی الادعیۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخرت کو جس میں میری بازگشت ہے اور کردے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب۔

دجال سے حفاظت کی دعا

عن ابي الدرداء رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم من حفظ عشر آيات من اول سورة الكهف عصم من الدجال. (صحیح مسلم: الرقم، ۱۸۸۳)

ترجمہ: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی دس (۱۰) آیتیں یاد کرلے وہ دجال سے محفوظ ہو جائے گا۔

سورۂ کہف کی فضیلت

عن عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم من قرء من سورة الكهف عشر آيات عند منامه عصم من فتنه الدجال و من قرا خاتمتها عند رقاده كان له نورا من لدن قرنه الى قدمه يوم القيامة .(جامع الأحاديث: الرقم، ۲۳۴۹۰)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سونے سے پہلے سورہ کہف کی دس (۱۰) آیتیں پڑھ لے وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا، اور جو سونے سے پہلے سورہ کہف کی آخری دس (۱۰) آیتیں پڑھ لے، قیامت کے دن اس کے سر سے پاؤں تک نور ہوگا۔

❁

زندگی اور موت کے فتنوں سے پناہ مانگنا

عن انس بن مالك يقول كان نبي صلى الله عليه وسلم يقول اللهم إني أعوذبك من العجز والكسل والجبن والهرم وأعوذبك من عذاب القبر وأعوذبك من فتنة المحيا والممات.

(صحيح البخاری:۲/۹۴۲/ کتاب الدعوات: باب التعوذ من فتنة المحيا والممات، الرقم،۶۱۲۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور کاہلی سے اور بزدلی سے اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

❁

اللہ کے غصے سے پناہ مانگنا

عن ابن عمر قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم اللّٰهم إني أعوذبك من زوال نعمتك وتحويل عافيتك وفجاءة نقمتك وجميع سخطك.

(سنن ابی داؤد: ۱/ ۲۱۶/ کتاب الصلوٰۃ، باب فی الاستعاذۃ)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا تھی اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں نعمت کے زوال سے اور تیری تندرستی دی ہوئی پلٹ جانے سے (یعنی تندرستی کے بدلے بیماری آنے سے) اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے سب غصوں سے۔

فتنہ دجال سے پناہ

عن عبد الله بن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعلمهم هذا الدعاء كما يعلمهم السورة من القرآن يقول اللّٰهم إني أعوذبك من عذاب جهنم وأعوذبك من عذاب القبر وأعوذبك من فتنه المسيح الدجال وأعوذبك من فتنه المحيا والممات. (سنن ابی داؤد:۱/ ۲۱۵/ کتاب الصلوٰۃ، باب فی الاستعاذۃ)

ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ دعا اس طرح سکھلاتے تھے جیسے قرآن کریم کی کوئی سورت سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنے سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔

صلى الله تعالىٰ على خير خلقه وعلىٰ اله وصحبه اجمعين

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

تمت بالخیر

ضمیمہ شکیلی فتنہ پر
نہایت دلچسپ مکالمہ

حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ اور فتنۂ شکیلیت

(۱) سوال : حضرت مہدی کا اور ان کے والد کا نام کیا ہے؟

(۱) جواب : حضرت مہدی کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہوگا، یعنی حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ ہوں گے۔

(۲) سوال : شکیل اور اس کے والد کا نام کیا ہے؟

(۲) جواب : شکیل کا نام شکیل احمد خان اور اس کے باپ کا نام حنیف خان ہے، اور یہ نام حدیث سے بالکل ثابت نہیں، اور شکیل نے جو تاویل کی ہے کہ میرا نام محمد سے شروع ہوتا ہے تو پھر بہت سے مسلمانوں کا نام محمد سے شروع ہوتا ہے، تو کیا سارے ہی حضرت مہدی ہیں؟

(۳) سوال : حضرت مہدی کا تعلق کون سے خاندان سے ہے؟

(۳) جواب : حضرت مہدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے ہیں، اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔

(۴) سوال : جب شکیل سے پوچھا گیا کہ حضرت مہدی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نسل سے ہیں اور تمہارا تو دور دور تک اس سے کوئی تعلق نہیں، تو اس پر شکیل نے کیا جواب دیا؟

(۴) جواب : شکیل نے اس حدیث کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آج کل خاندان کا کوئی ریکارڈ نہیں جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مہدی کا نسب بتا دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مہدی کا نسب نامہ محفوظ ہے، اور جس کا نسب نامہ ہی محفوظ نہ ہو اور وہ خود کو مہدی کہے تو یہ اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

(۵) سوال : حضرت مہدی کا حلیہ کیسا ہوگا اور کس کے مشابہ ہوگا؟

(۵) جواب : حضرت مہدی کا چہرہ روشن ہوگا، پیشانی کشادہ ہوگی، ناک بلند و خوبصورت ہوگی اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہوں گے۔

(۶) سوال : شکیل بن حنیف کا حلیہ کیسا ہوگا، اور کس کے مشابہ ہوگا؟

(۶) جواب : جیسا کہ حضرت مہدی کا حلیہ حدیث میں بیان کیا گیا ہے ان میں سے کوئی ایک خوبی بھی اس میں نہیں پائی جاتی اور نا ہی اس کی مشابہت کسی نبی سے ہے۔

(۷) سوال : کیا حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے کوئی واقعہ پیش آئے گا؟

(۷) جواب : حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے شام وعراق اور مصر کی ناکہ بندی، دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کا ظہور اور مِنیٰ میں حجاج کی باہمی خونریزی اور سفیانی کا فتنہ انگیز خروج کا واقعہ پیش آئے گا۔

(۸) سوال : کیا اس طرح کا کوئی واقعہ شکیل بن حنیف کے ظہور سے پہلے پیش آیا؟

(۸) جواب : اس طرح کے واقعے کی بات تو بہت دور اس کے ظہور سے پہلے ایک چیونٹی کے مرنے کا واقعہ بھی پیش نہیں آیا اور نا ہی کسی طرح کی کوئی ناکہ بندی یا حجاج کے درمیان خونریزی وغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔

(۹) سوال : دریائے فُرات سے نکلے ہوئے سونے کے پہاڑ کی وجہ سے ایک خلیفہ کے تین لڑکوں کے درمیان جنگ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے ہوگی یا بعد میں، اور اس جنگ میں کتنے فی صد افراد قتل ہوں گے؟

(۹) جواب : یہ واقعہ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے پیش آئے گا جس کے نتیجہ میں خلیفہ کے تین لڑکوں کے درمیان جنگ میں ۹۹ فی صد افراد قتل ہو جائیں گے۔

(۱۰) سوال : کیا شکیل بن حنیف کے ظہور سے پہلے خلیفہ کے تین لڑکوں کے درمیان کوئی جنگ ہوئی اور کوئی قتل ہوا؟

(۱۰) جواب : بالکل نہیں، اس کے ظہور سے پہلے نہ کوئی جنگ ہوئی اور نا کوئی قتل ہوا بلکہ بہار میں کوئی خلیفہ ہی نہیں اور نا ہی بھارت میں کوئی خلیفہ ہے تو ان کے لڑکوں کے درمیان جنگ کہاں سے ہوگی اور اب تو وہ ظاہر بھی ہو چکا ہے یہ تو واضح طور پر اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۱) سوال : ایسا کونسا واقعہ پیش آئے گا جس کے فوراً بعد حضرت مہدی کا ظہور ہوگا؟

(۱۱) جواب: ایک خلیفہ کی موت پر اس کی جانشینی کے تعلق سے اختلاف ہوگا پھر فوراً بعد حضرت مہدی کا ظہور ہوگا۔

(۱۲) سوال : کیا شکیل بن حنیف کے ظہور سے پہلے کسی خلیفہ کی جانشینی پر اختلاف کے فوراً بعد شکیل کا ظہور ہوا؟

(۱۲) جواب : آپ حضرات کو تو معلوم ہے کہ خلافت تو بھارت میں چلتی نہیں اور شکیل تو بہار میں

پیدا ہوا تو ظاہر ہے کہ اس کے ظہور سے پہلے نہ کوئی خلافت کا واقعہ پیش آیا اور نا ہی اس کے بعد وہ ظاہر ہوا، اور اس کی بے تکی تاویل ہے کہ اس کے ظہور سے پہلے مولانا انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا، جبکہ سب کو پتہ ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کے امیر تھے نہ کہ خلیفہ۔

(۱۳) سوال : حضرت مہدی کہاں سے کہاں کا سفر کریں گے اور کیوں کریں گے؟

(۱۳) جواب : حضرت مہدی مدینہ سے مکہ معظّمہ کا سفر کریں گے، کیونکہ وہ نہیں چاہیں گے کہ کوئی ان کو پہچانے اور ان سے بیعت کرے، اس لیے خلیفہ بننے سے بچنے کے لیے ہجرت کریں گے۔

(۱۴) سوال : کیا شکیل بن حنیف کا مکہ یا مدینہ سے کوئی تعلق ہے؟ اور کیا یہ بھی خلیفہ بننے سے بچ رہا ہے؟

(۱۴) جواب : شکیل بن حنیف کا مکہ اور مدینہ سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے اور نا ہی یہ خلیفہ بننے سے بچ رہا ہے بلکہ یہ تو اعلان کرتا پھر رہا ہے کہ میں مہدی بھی ہوں اور عیسی بھی جبکہ یہ دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔

(۱۵) سوال : کیا حضرت مہدی سے لوگ بیعت کرنے پر اصرار کریں گے؟ اور حضرت مہدی پہلی بیعت کس مقام پر کریں گے؟

(۱۵) جواب : جی بالکل لوگ حضرت مہدی سے بیعت کرنے پر اصرار کریں گے اور آپ رضی اللہ عنہ سب سے پہلی بیعت، مقامِ ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان کریں گے۔

(۱۶) سوال : کیا شکیل بن حنیف سے بیعت کرنے پر کسی نے اصرار کیا؟ اور کیا شکیل بن حنیف نے پہلی بیعت مقام ابراہیم پر کی؟

(۱۶) جواب : بالکل کسی نے اصرار نہیں کیا، بلکہ یہ تو مہدی ہونے پر دلیلیں دیتا پھر رہا ہے، لیکن پھر بھی چند سادہ لوح آدمی کے سوا کوئی بھی اس کو مہدی ماننے کو تیار نہیں اور نا ہی اس کی پہلی بیعت مکہ میں ہوئی بلکہ مکہ سے تو دور دور تک اس کا کوئی تعلق نہیں۔

(۱۷) سوال : حضرت مہدی کے ظہور کے بعد ایک لشکر کہاں سے اور کس ارادے سے چلے گا اور اس کے ساتھ راستہ میں کیا واقعہ پیش آئے گا؟

(۱۷) جواب : حضرت مہدی کے ظہور کے بعد ایک لشکر ملکِ شام سے چلے گا ان پر حملہ کرنے کے ارادے سے لیکن اللہ تعالی مقامِ بیدا پر زمین میں اس لشکر کو دھنسا دے گا۔

(۱۸) سوال : کیا شکیل بن حنیف کے ظہور کے بعد کوئی ایسے لشکر کا واقعہ پیش آیا؟ جسے زمین میں دھنسایا گیا ہو؟

(۱۸) جواب : شکیل کے ظہور کے بعد تو اس کی وجہ سے ایک مکھی کو بھی زمین میں نہیں دھنسایا گیا پھر لشکر تو بہت بڑی چیز ہے، اور پھر اس کے ظہور کے بعد مقامِ بیدا کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا۔

(۱۹) سوال : حضرت مہدی سے بیعت کے لئے کون لوگ اور کہاں سے آئیں گے؟

(۱۹) جواب : حضرت مہدی سے بیعت کے لئے شام وعراق کے علماء، اولیاء اور قطب حضرات تشریف لائیں گے۔

(۲۰) سوال : کیا شکیل بن حنیف کے پاس شام وعراق کے علماء واولیاء اور قطب حضرات بیعت کرنے آئے؟

(۲۰) جواب : بالکل نہیں بلکہ اس پر تو تمام علماء و مفتیان کفر کا فتوی دے رہے ہیں۔

حضرت عیسی علیہ السلام اور فتنہ شکیلیت

(۱) سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پورا نام کیا ہے؟ اور ان کے والدین کا نام کیا ہے؟

(۱) جواب : حضرت عیسیٰ رضی اللہ عنہا کا نام عیسیٰ ابن مریم ہے، اور ان کی والدہ کا نام مریم بنت عمران ہے، اور حضرت عیسی علیہ السلام کے والد نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالی نے ان کو اپنی قدرت سے پیدا کیا۔

(۲) سوال : شکیل کا پورا نام کیا ہے؟ اور اس کے والدین کا نام کیا ہے؟

(۲) جواب : شکیل کا پورا نام شکیل احمد بن محمد حنیف خان ہے اور اس کے والد کا نام محمد حنیف خان ہے اور اس کی والدہ کا نام صنوبر بیگم ہے اس لیے اس کا عیسیٰ ہونے کا دعوی بالکل غلط ہے کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی ماں کا نام قرآن سے ثابت ہے اور قرآن میں کہیں بھی صنوبر بیگم کا ذکر نہیں ہے۔

(۳) سوال : حضرت عیسی علیہ السلام کا تعلق کس خاندان سے ہے اور ان کی جائے پیدائش کہاں ہے؟

(۳) جواب : حضرت عیسی علیہ السلام کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے جن میں بہت سے نبی آئے۔ اور ان کی جائے پیدائش کوہ ساعیر کے دامن میں ہے جو کہ بیت المقدس سے آٹھ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے، یہ جگہ بیت اللحم کے نام سے مشہور ہے۔

(۴) سوال : شکیل احمد بن محمد حنیف خان کا تعلق کس خاندان سے ہے اور اس کی جائے پیدائش

کہاں ہے؟

(۴) جواب : شکیل احمد بن محمد حنیف کا تعلق خان برادری سے ہے جس میں کبھی کوئی نبی پیدا نہیں ہوا، اور بہار کے دربھنگہ ضلع میں عثمان پور رتن پورہ نامی گاؤں میں پیدا ہوا۔

(۵) سوال : حضرت عیسی علیہ السلام پر کون سی کتاب نازل ہوئی اور کب نازل ہوئی اور کیا آپ علیہ السلام کو کتاب یاد تھی؟

(۵) جواب: حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی اور یہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے چھ سو(۶۰۰) سال پہلے رمضان کی چودھویں رات میں نازل ہوئی اور حضرت عیسی علیہ السلام انجیل کے حافظ تھے کیونکہ ہر نبی اپنی کتاب کے حافظ ہوتے ہیں۔

(۶) سوال : کیا شکیل پر بھی کوئی کتاب نازل ہوئی؟ کیا شکیل کو انجیل یاد ہے؟ کیونکہ نبی تو اپنی کتاب کے حافظ ہوا کرتے ہیں۔

(۶) جواب: شکیل پر کوئی کتاب تو نازل نہیں ہوئی البتہ اللہ کی لعنت ضرور نازل ہوئی اور ان شاءاللہ دونوں جہاں میں وہ اللہ کے عذاب کا مزہ چکھے گا، اور پوری انجیل تو درکنار اس کو انجیل کا الف بھی یاد نہیں۔

(۷) سوال : کیا اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو معجزات عطا کیے اگر کیے تو ان میں سے چند معجزے کا ذکر کیجیے۔

(۷) جواب : جی بالکل : اللہ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو معجزات عطا کیے جس طرح ہر نبی کو عطا کیے جاتے ہیں، ان میں بڑے بڑے معجزات یہ ہیں کہ کوڑھیوں کو ان کے ہاتھوں شفا مل جاتی تھی اور مٹی کے پرندوں میں روح پھونک کر اڑا دیتے تھے اور مردوں کو زندہ کر کے تھے۔

(۸) سوال : کیا شکیل بھی یہ معجزہ دکھا سکتا ہے؟ مثلاً مٹی کے پرندوں میں روح ڈالنا اور مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ؟

(۸) جواب : ہرگز نہیں شکیل نہ یہ معجزات دکھاتا ہے اور نہ دکھا سکتا ہے اور نہ دکھا پائے گا کیونکہ معجزہ صرف نبیوں کو ملتے ہیں اور شکیل نبی تو دور دور تک ولیوں کی فہرست میں بھی شامل نہیں۔

(۹) سوال : کیا حضرت مہدی اور عیسی علیہ السلام ایک ہی شخص ہے؟

(۹) جواب : ہرگز نہیں دونوں الگ الگ شخص ہیں جیسا کہ بہت سی مثالوں اور حوالوں سے ثابت ہے،

جیسا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا حضرت مہدی کی امامت میں نماز پڑھنا اور حضرت مہدی کے زمانۂ خلافت میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول اور حضرت مہدی کا ۴۹ سال کی عمر میں دنیا سے رخصت ہونا جبکہ حضرت عیسی علیہ السلام کا مزید ۴۰ یا ۶۰ سال دنیا میں رہنا، ایسی بہت سی باتیں یہ بتارہی ہیں کہ یہ دونوں الگ الگ شخصیت ہیں۔

(۱۰) سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہاں اور کیسے نازل ہوں گے؟

(۱۰) جواب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارے کے پاس دو فرشتوں کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔

(۱۱) سوال : کیا شکیل بن حنیف دمشق میں نازل ہوا؟

(۱۱) جواب : بالکل نہیں، جیسا کہ پیچھے گزر چکا کہ وہ بہار کے دربھنگہ ضلع میں پیدا ہوا، دمشق سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔

(۱۲) سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس وقت نازل ہوں گے اور ان کی پہلی نماز کونسی ہوگی اور کس کے پیچھے ہوگی؟

(۱۲) جواب : حضرت عیسیٰ علیہ السلام فجر کے وقت (جبکہ نماز کی اقامت ہو چکی ہوگی) نازل ہوں گے اور آپ کی پہلی نماز نمازِ فجر ہی ہوگی اور حضرت مہدی کی امامت میں ہوگی۔

(۱۳) سوال : شکیل کی پہلی نماز کونسی ہوگی اور کیا یہ حضرت مہدی کے پیچھے نماز پڑھ چکا؟

(۱۳) جواب : شکیل نے پہلی نماز تو پڑھی ہی نہیں کیوں کہ وہ تو اپنی ماں کی گود میں تھا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام یہاں پیدا نہیں ہوں گے بلکہ آسمان سے نازل ہوں گے، اور یہ تو حضرت مہدی کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا کیونکہ یہ خود بیک وقت مہدی اور عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(۱۴) سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لوگ کیسے پہچانیں گے؟

(۱۴) جواب : حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پہچان بتادی گئی ہے، وہ میانہ قد ہوں گے، رنگ سرخی اور سفیدی مائل ہوگا، گیروا رنگ کے دو پیلے کپڑے پہنے ہوں گے، پانی نہ پڑنے کے باوجود ان کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہوں گے، سر اوپر کریں گے تو موتیوں کی مانند پانی کے قطرے گریں گے۔

(۱۵) سوال : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو کیفیت اور پہچان بتائی گئی کیا شکیل بن حنیف کے اندر یہ

تمام خصوصیات ہیں؟ کیا اس کے سر سے موتیوں کی مانند پانی کے قطرے گرتے ہیں؟

(۱۵) جواب: حضرت عیسٰی علیہ السلام کی جو کیفیات وخصوصیات بتائی گئیں، ان میں سے ایک بھی خاصیت شکیل کے اندر موجود نہیں اور ایسا بھی نہیں کہ شکیل بن حنیف زرد رنگ کے کپڑے پہن کر پیدا ہوا ہو اور نا ہی اس کے بالوں سے موتیوں کے مانند پانی کے قطرے گرتے ہیں۔

(۱٦) سوال: حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہونے کے بعد کتنے سال ٹھہریں گے اور آپ کی قبر مبارک کہاں ہوگی؟

(۱٦) جواب: حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہونے کے بعد چالیس(۴۰) یا ساٹھ(٦۰) سال ٹھہریں گے پھر یاجوج ماجوج کے ہلاک ہونے کے بعد آپ کا انتقال ہوگا اور آپ کی قبر مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس ہوگی۔

(۱۷) سوال: شکیل بن حنیف کی عمر تو اس حساب سے نکل گئی یہ بتائیں کہ اس کی موت کے بعد اس کی قبر کہاں ہوگی؟

(۱۷) جواب: شکیل بن حنیف کی موت کے بعد اس کی قبر کا مدینہ میں ہونا تو دور کی بات ہے اس کی زندگی میں اس کا داخلہ مدینہ میں نہیں ہوسکتا اور جیسا کہ یہ دعویٰ کرتا ہے مہدی اور عیسٰی ہونے کا تو حضرت عیسٰی علیہ السلام تو دجال کے بعد آئیں گے تو کیا دجال آچکا ہے؟ یہ تمام باتیں اس کے جھوٹا ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔

(۱۸) سوال: کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کی سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مر جائے گا؟ اور کہاں تک آپ کی سانس کی ہوا جائے گی؟

(۱۸) جواب: جی بالکل، مرجائے گا اللہ کی طرف سے ان کو یہ معجزہ ملے گا اور جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی وہاں تک آپ کی سانس کی ہوا پہونچے گی۔

(۱۹) سوال: کیا کوئی کافر شکیل بن حنیف کے سانس لینے سے مرا ہے؟

(۱۹) جواب: ہرگز نہیں، اس کی سانس سے کافر تو دور، کوئی مکھی بھی نہیں مرتی۔

(۲۰) سوال: حضرت عیسٰی علیہ السلام دنیا میں آکر کیا کیا کارنامے انجام دیں گے؟

(۲۰) جواب: دجال کو قتل کریں گے، اسلام کی دعوت دیں گے، صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ معاف کریں گے وغیرہ وغیرہ۔

(۲۱) سوال : کیا شکیل بن حنیف یہ کارنامے انجام دے رہا ہے؟

(۲۱) جواب : بالکل نہیں، شکیل بن حنیف کا آقا (دجال) ابھی تک آیا نہیں ہے، تو یہ کارنامے کہاں سے انجام دے گا، جب تک دجال کا کردار یہ خود ہی ادا کر رہا ہے۔

حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور مہدئ کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ

	حضرت مہدی کے علامات اوصاف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں	حوالہ جات	مہدئ کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
(۱)	حضرت مہدی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نسل میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے۔	ترمذی، ابو داؤد، حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ	شکیل نے اس حدیث کا یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آج کل خاندان کا کوئی ریکارڈ نہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے رسول نے حضرت مہدی کا نسب بتا دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مہدی کا نسب نامہ محفوظ رہے گا۔ اس لیے جس شخص کا نسب نامہ ہی محفوظ نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو مہدی کہتا ہو تو یہ اس کے جھوٹا ہونے کی ایک اور علامت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور شکیل بن حنیف کا نسب نامہ محفوظ نہیں اس لیے یہ دونوں اپنے مہدی ہونے کے دعوے میں جھوٹے ہیں۔
(۲)	حضرت مہدی کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ ہو گا یعنی حضرت مہدی محمد بن عبد اللہ ہوں گے	ترمذی، ابو داؤد، حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ	شکیل کا نام اور ولدیت حدیث سے بالکل الگ یعنی شکیل بن حنیف ہے۔ اس مجہول النسب شخص کے مطابق نام کا صرف محمد سے شروع ہونا اور والد کے نام سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صفاتی نام کافی ہے۔ اگر شکیل کی یہ تاویلیں مان لی جائیں تو صرف ہندوستان میں ہی لاکھوں مہدی ہونے کا دعوی کریں تو انھیں جھوٹا کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہوسکتی کیونکہ یہاں اکثر مسلمان اپنے نام کو محمد سے شروع کرتے ہیں اور والد کا نام بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی نہ کسی دادا سے مل ہی جائے گا۔ جیسے محمد سعد بن اسماعیل، محمد خلیل بن ہاشم وغیرہ۔

	حضرت مہدی کے علامات اوصاف احادیث نبوی ﷺ میں	حوالہ جات	مہدئ کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
(۳)	حضرت مہدی علیہ السلام مدینہ کے رہنے والے ہوں گے اور خلافت سے بچنے کے لیے مدینے سے مکہ کی طرف جائیں گے۔	ابو داؤد	شکیل خان کا مدینہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ بہار کے در بھنگہ میں ایک چھوٹے سے دیہات (قریہ یعنی گاؤں) کا رہنے والا ہے۔
(۴)	حضرت مہدی روشن چہرہ، کشادہ پیشانی اور بلند ناک والے ہوں گے۔	ابو داؤد	شکیل کے اندر یہ صفات بھی موجود نہیں اور اگر وہ مصنوعی طور پر یہ چیز پیدا کر بھی لے تو باقی علامتیں جو پیچھے گزریں مثلاً خاندان اور مقام وہ چیز نہیں پیدا کی جا سکتیں۔ اس لیے بہر حال جھوٹا ہی رہے گا۔
(۵)	حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے شام و عراق و مصر کی ناکہ بندی، دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کا ظہور، منیٰ میں حجاج کی باہمی خونریزی اور سفیانی کا فتنہ انگیز خروج ہے۔	مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، حاکم، ابن ماجہ	حدیث میں بیان کیے گئے ان سارے واقعات میں سے کوئی واقعہ بھی اب تک پیش نہیں آیا۔ ان واقعات کے ظہور سے پہلے شکیل کا حدیث نبوی ﷺ کے ساتھ مذاق کر کے دعوی کرنا یقینا آپ ﷺ کی پیشین گوئی کو جھٹلانا ہے۔
(۶)	حضرت مہدی لوگوں کے اصرار کرنے پر سب سے پہلی بیعت حجر اسود اور مقام ابراہیم (کعبہ کے پاس) کے درمیان کریں گے۔	مسند احمد، طبرانی، ابو داؤد، حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ	شکیل نے اپنے مہدی ہونے کا دعوی خود سے لکشمی نگر، دہلی میں کیا اور برسوں سے وہ بیعت کر رہا ہے جبکہ وہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی زیارت سے بھی محروم ہے اور ان شاء اللہ محروم ہی اس دنیا سے جائے گا۔ یہ بھی اس کے جھوٹا ہونے کی ایک اور نشانی ہے۔

	حضرت مہدی کے علامات اوصاف احادیث نبوی ﷺ میں	حوالہ جات	مہدیٔ کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
(۷)	حضرت مہدی کی خبر ملتے ہی شام سے ایک لشکر ان پر حملہ کے لیے چلے گا جو مقام بیدا پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔	مسلم	شکیل کے کون سے مخالفین کا لشکر اس مقام پر یا کسی بھی جگہ زمین میں دھنسایا گیا؟ وہ یا اس کے چیلے بتائیں جواب نہیں ہے تو اس سے بھی اس کا جھوٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔
(۸)	ایک خلیفہ (یعنی شریعت کا پابند حاکم) کی موت پر اس کی جانشینی پر اختلاف ہوگا اور پھر فورا حضرت مہدی محمد بن عبداللہ کا ظہور ہوگا۔	مسند احمد، ابو داؤد، حاکم	شکیل نے اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ ۱۹۹۵ میں تبلیغی جماعت کے امیر مولانا محمد انعام الحسن رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا حالانکہ اس کذاب کو اتنا بھی علم نہیں کہ خلیفہ شریعت کی زبان میں اس حاکم کو کہتے ہیں جو اسلامی نظام کا والی ہوتا ہے جبکہ مولانا انعام الحسن کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ صرف ایک جماعت کے امیر تھے پورے اسلامی نظام کے نہیں اور وہ حاکم بھی نہیں تھے مشورے سے کام کرتے تھے۔
(۹)	حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا جس کے لیے خلیفہ کے تین لڑکوں کے بیچ ایسی جنگ ہوگی جس میں ۹۹٪ لوگو کا قتل ہو جائے گا۔	مسلم، ابن ماجہ	شکیل ہمیں اس سونے کے پہاڑ کا پتہ دے اور اس کے لیے جو خون خرابہ ہوا اس کی تفصیلات دے۔ اس کا جواب بھی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ابھی تک ایسا نہیں ہوا ہے، جب ایسا نہیں ہوا تو جو کوئی اپنے مہدی ہونے کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے اور شکیل بن حنیف کا معاملہ ایسا ہی ہے لہذا اس لحاظ سے بھی وہ جھوٹا ہے۔
(۱۰)	شام و عراق کے علماء، اولیاء قطب حضرت مہدی سے بیعت کرنے کے لیے ان کے پاس آئیں گے اور ان سے بیعت کریں گے۔	ابو داؤد، طبرانی	ان جگہوں سے کوئی بھی شکیل کے پاس نہیں آیا اور ہندوستان کے علماء، اولیاء اور قطب شکیل فراڈ سے بیعت کرنے کے بجائے اس پر کفر کا فتوی لگا چکے ہیں۔

شائع کردہ: شاہ ولی اللہ فقہ اکیڈمی الہند، ممبرا

حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام اور مسیح کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ

	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے علامات اور اوصاف قرآن و احادیث میں	حوالہ جات	مسیح کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
(۱)	آپ علیہ السلام کا نام عیسی علیہ السلام ہے۔	سورہ آل عمران، سورہ مریم، بخاری و مسلم	اس کذاب کا نام شکیل ہے۔
(۲)	حضرت عیسی علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔	سورہ مریم، سورہ آل عمران	شکیل کے باپ کا نام حنیف ہے۔
(۳)	حضرت عیسی علیہ السلام کی ماں کا نام مریم ہے۔	سورۃ آل عمران، سورہ مائدہ، سورہ مریم	کیا شکیل کی ماں مریم علیہ السلام ہیں؟
(۴)	حضرت عیسی علیہ السلام کا خاندان بنی اسرائیل ہے۔	سورہ آل عمران، مریم وصف، بخاری ومسلم	شکیل کا اس خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ شکیل کے پاس اپنا نسب نامہ ہی نہیں ہے۔
(۵)	حضرت عیسی علیہ السلام کو کوڑھیوں کو شفا، مٹی کے پرندوں میں روح اور مردوں کو زندہ کر دینے کا معجزہ ملا تھا۔	سورۃ آل عمران	شکیل یہ چیز ہرگز نہیں۔
(۶)	حضرت عیسی علیہ السلام پر انجیل (بائبل) نازل ہوئی۔	سورہ مائدہ، سورہ حدید	کیا شکیل کو اصلی انجیل یاد ہے؟ یا اس کو دیکھا بھی ہے؟
(۷)	قرآن اور صحیح احادیث کی روشنی میں پوری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ نے ان کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا اور قیامت کے قریب ان کا نزول آسمان سے ہوگا۔	سورۃ ال عمران، سورہ نساء، سورہ زخرف	شکیل کذاب کو کیونکہ خود حضرت عیسیٰ ہونے کا دعوی کرنا تھا اس لیے اس نے قادیانیوں کے دلائل کا سہارا لے کر قرآن کی آیات اور صحیح احادیث کی غلط تاویل کر کے پچھلے ۱۴۰۰ سال سے صحابہ، تابعین، علماء، اولیاء اور تمام امت کے اس عقیدے کو غلط کہہ دیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب دوبارہ نازل ہوں گے۔

	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے علامات اور اوصاف قرآن و احادیث میں	حوالہ جات	مسیح کذاب شکیل بن حنیف لعنت اللہ علیہ کے حالات
(۸)	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہوں گے۔	سورہ نساء، بخاری، مسلم و دیگر کتب حدیث	شکیل کذاب حنیف صاحب کے گھر میں پیدا ہوا اور اس کے مطابق حضرت عیسی علیہ السلام کی روح اس کے اندر ہے (نعوذ باللہ) کیا قرآن یا حدیث میں یہ صراحت ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی روح کسی انسان کے اندر داخل ہوگی؟ جواب نہیں
(۹)	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام نماز فجر کے وقت دمشق (سیریا) کے مشرقی مینار کے پاس ۲/ فرشتوں کے کاندھوں پر دونوں ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے۔	صحیح مسلم، ابوداؤد، ترمذی، مسند احمد، حاکم	شکیل آسمان سے نازل نہیں ہوا بلکہ عام لوگوں کی طرح اپنے ماں۔ باپ کے ذریعے دربھنگہ، بہار میں پیدا ہوا۔
(۱۰)	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام کے سانس کی ہوا جس کافر کو لگے گی وہ مرجائے گا اور آپ علیہ السلام کے سانس کی ہوا وہاں تک جائے گی جہاں تک آپ کی نگاہ جائے گی۔	صحیح مسلم	کیا شکیل کو یہ شرف حاصل ہے؟
(۱۱)	حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام نازل ہونے کے بعد دجال کو قتل کریں گے۔	صحیح مسلم	کیا شکیل اپنے مسیح ہونے کے دعوی کے بعد یہ کارنامہ انجام دے چکا؟؟

شائع کردہ: شاہ ولی اللہ فقہ اکیڈمی الہند، ممبرا۔

مہدی موعود اور شکیل بن حنیف ایک تقابلی مطالعہ

(۱)	مہدی موعود کا نام محمد ہوگا۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۸)	جبکہ جھوٹے مدعی مہدویت کا نام "شکیل" ہے۔
(۲)	مہدی موعود کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۸)	اس کے باپ کا نام "حنیف" ہے۔
(۳)	مہدی موعود حسنی سید ہوں گے۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۹)	اس کا خاندان عجمی ہے۔
(۴)	مہدی موعود مدینہ منورہ کے رہنے والے ہوں گے۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۹)	وہ "دربھنگہ" کا رہنے والا ہے۔
(۵)	مہدی موعود خلافت کے مدعی نہ ہوں گے اور ان کو ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ خلافت کی اہلیت سے نوازیں گے۔ (سنن ابن ماجہ ص: ۳۰۰)	شکیل بن حنیف از خود خلافت کا مدعی ہے اور حقیقی خلافت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔
(۶)	ایک مسلمان خلیفہ جس کا لقب "نفس زکیہ" ہوگا، اس کے انتقال کے بعد مہدی موعود کا ظہور ہوگا۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۹)	"نفس زکیہ" کا بھی اس سے کوئی جوڑ نہیں ہے۔
(۷)	مہدی موعود سے مکہ معظّمہ میں حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان باصرار خلافت کی بیعت لی جائے گی۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۹)	شکیل کے ہاتھ پر حرم شریف میں کسی نے بیعت خلافت نہیں کی۔
(۸)	حضرت مہدی اپنے زمانے کے عیسائیوں سے جنگ کریں گے اور ۷۰ ہزار کا لشکر لے کر قسطنطنیہ (ٹرکی) کو فتح کریں گے۔ (مسلم شریف ۲/ ۳۹۱۔۳۹۲)	شکیل بن حنیف کی کسی سے کوئی جنگ نہیں ہوئی اور نہ اس کے ہاتھ پر قسطنطنیہ فتح ہوا۔

(۹)	حضرت مہدی کے مقابلے کے لیے ملک شام کا ایک ظالم وجابر بادشاہ جس کا نام "سفیانی" ہوگا اپنی فوج لے کر چلے گا، جسے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام "بیداء" میں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ (مسلم شریف ۲/ ۳۸۸)	شکیل کے خلاف "سفیانی" کا لشکر نہیں نکلا اور نہ اس کے لیے کوئی لشکر مقام "بیداء" میں دھنسایا گیا۔
(۱۰)	حضرت مہدی کے دور خلافت میں ہر طرح عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا اور ظلم کا خاتمہ ہوگا۔ (ابو داؤد شریف: ۲/ ۵۸۸)	موجودہ دور میں ہر طرف ظلم و ناانصافی کا دور دورہ ہے جو کسی سے مخفی نہیں ہے۔
(۱۱)	حضرت مہدی موعود کے زمانے میں ہی دجال کا خروج ہوگا اور اس کی فوجوں سے آپ مقابلہ فرمائیں گے۔ (درمنثور ۲/ ۲۴۲)	شکیل کے دور میں دجال کا خروج نہیں ہوا۔
(۱۲)	حضرت مہدی ہی کے زمانے میں سیدنا عیسی علیہ وعلی نبینا علیہ الصلاۃ والسلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اور نزول کے بعد دمشق کی جامع مسجد میں فجر کی پہلی نماز حضرت مہدی کی اقتدا میں ادا فرمائیں گے۔ (سنن ابن ماجہ ص: ۲۹۸)	شکیل کے دور میں حضرت عیسی علیہ السلام کا نزول بھی نہیں ہوا۔

مذکورہ بالا تقابل سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ جس شخص میں سچے مہدی موعود کے بارے میں احادیث صحیحہ سے ثابت شدہ علامات نہ پائی جائیں، وہ دیکھنے میں کتنا ہی دیندار ہو، یا اس کی گفتگو کتنی پر اثر ہو، اسے مہدی موعود ہرگز تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اور مذکورہ واضح علامات کے بغیر شکیل بن حنیف یا اور کسی کو جو شخص "مہدی موعود" مانتا ہے، اس کے گمراہ اور بددین ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اور جو شخص آخری زمانے میں سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کا منکر ہو، وہ بھی نصوص قطعیہ کا انکار کرنے والا اور اسلام سے خارج ہے۔ اللہ تعالی سبھی اہل ایمان کو ہر طرح کی گمراہیوں اور بدفکری سے محفوظ رکھیں، آمین۔

ترتیب

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم الطلبہ دار العلوم دیوبند

شائع کردہ: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

نوٹ: آپ حضرات سے درخواست ہے کہ اس مکالمہ کو اپنے مختلف پروگراموں میں پیش کریں تا کہ امت اس فتنے سے محفوظ رہے۔

فہرست مصادر

۱	القرآن الکریم
۲	التفسیر المظہری
۳	الدر المنثور فی التفسیر بالماثور
۴	معارف القرآن
۵	صحیح البخاری
۶	صحیح مسلم
۷	سنن أبی داوود
۸	الجامع للترمذی
۹	سنن النسائی
۱۰	سنن ابن ماجہ
۱۱	مشکوٰۃ المصابیح
۱۲	المستدرک علی الصحیحین للحاکم
۱۳	السنن الکبریٰ للبیہقی
۱۴	مسند احمد
۱۵	مسند ابی یعلیٰ
۱۶	المعجم الکبیر للطبرانی
۱۷	المعجم الأوسط للطبرانی
۱۸	المعجم الصغیر للطبرانی
۱۹	الزہد والرقائق لابن المبارک والزہد لنعیم بن حماد

۲۰	الترغیب والترھیب
۲۱	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء
۲۲	اتحاف الجماعۃ بما جاء فی الفتن والملاحم واشراط الساعۃ
۲۳	التذکرۃ بأحوال الموتی وأمور الآخرۃ
۲۴	تاریخ دمشق لابن عساکر
۲۵	دلائل النبوۃ للبیہقی
۲۶	اللآلئ المصنوعۃ فی الأحادیث الموضوعۃ
۲۷	آدب النساء لعبد الملک بن حبیب
۲۸	کنز العمال
۲۹	جامع الأحادیث
۳۰	فیض القدیر
۳۱	نصر الباری
۳۲	عون الترمذی
۳۳	مظاہر حق (جدید)
۳۴	معارف الحدیث
۳۵	حدیث نبوی اور دور حاضر کے فتنے
۳۶	جب دنیا ریزہ ریزہ ہو جائے گی
۳۷	معلومات کا انسائیکلوپیڈیا

نوٹ

اس کتاب میں

ہمارے لیے نہایت خوشی اور مسرت کا موقع ہے کہ ہمارے باذوق اور فاضل دوست مولانا سید سعادت علی صاحب معدنی نے فتنوں اور علاماتِ قیامت سے متعلق تمام روایات اور نبوی ہدایات کو بڑی تفصیل، خوش اسلوبی اور حسنِ ترتیب کے ساتھ ایک رسالے میں جمع کر دیا ہے، یہ کتاب ہمارے لیے ایک رہبر کا کام کرے گی، فتنوں سے آگاہی اور اس کی حفاظت کا سامان فراہم کرے گی، اللہ اس خدمت کو قبول فرمائے، اور اس کو خاص وعام کے لیے مفید بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

مفتی سرفراز احمد قاسمی (استاذ فقہ و ادب جامعہ اسلامیہ اشرف العلوم، نالاسوپارہ، پالگھر)

میرے علمی دوست عزیز گرامی جناب مولانا سید سعادت علی صاحب معدنی نے زید مجدہم اپنی سابقہ تالیفات کی طرح قرب قیامت کے فتنے سے متعلق احادیث کو کتب حدیث کی متعدد کتابوں سے چن چن کر حوالجات کے ساتھ یکجا کرنے کی کوشش کی ہے سرسری مطالعہ سے محسوس ہوا کہ موصوف نے کافی محنت و مشقت سے زیر نظر کتاب فتنے، علامت قیامت اور نبوی ہدایات میں جمع فرما کر امت پر احسان فرمایا ہے۔

قاضی عبداللہ نور قاسمی (دارالقضاء آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، تھانے (مہاراشٹر)

امت کی بروقت رہبری کے لیے حضرت مولانا نے قلم اور قدم اٹھایا تا آنکہ یہ بہترین رسالہ تیار ہوگیا جو چشم کشا ہے۔ مولانا نے مواد بڑی عرق ریزی سے بالترتیب جمع فرمایا۔

قاری رشید احمد اجمیری (خادم التفسیر والحدیث دارالعلوم اشرفیہ)